

از  
الحاج محمد بوٹا رہبر

# اذکار الانبیاء







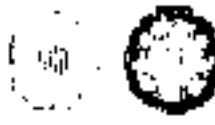


ARE THE BABYLONIANS, THE ASSYRIANS,  
THE CANNANITES AND OTHERS.

THE NATIONS OF SUDAN, INDIA, SIND,  
COPTS AND OTHER'S

## PEOPLE BEFORE

- ALLAH, GLORIOUS AND HIGH, IS NOT THE GOD OR LORD OF THE ARABS OR MUSLIMS ONLY.
- ALLAH IS THE ONE AND ONLY GOD. HE IS THE LORD OF THE UNIVERSE. HIS NAME IS SELF-GIVEN.
- AL-ISLAM (AS A RELIGION) IS NOT AN EXCLUSIVE MESSAGE TO THE ARABS. IT IS A UNIVERSAL MESSAGE TO ALL MANKIND.
- AL-ISLAM AIMS TO TAKE ALL MANKIND BACK TO THEIR LORD, THE CREATOR OF THE WHOLE UNIVERSE.
- AL-ISLAM (AS A TERM) MEANS DIRECT SUBMISSION TO THE WILL OF ALLAH AND THE PERSON WHO IS SUBMITTED TO ALLAH, IS CALLED A MUSLIM.
- THE WORD AND THE MESSAGE OF AL-ISLAM HAVE BEEN MENTIONED BY ALL THE PROPHETS IN THE HOLY QUR'AN:
- NOAH SAID: "I AM ORDAINED TO BE AMONG THE MUSLIMS" (THE QUR'AN 10:73).
- ABRAHAM AND ISHMAEL SAID: "O OUR LORD, MAKE US MUSLIMS TO YOU". (THE QUR'AN 2:128).
- MOSES ORDERING THE CHILDREN OF ISRAEL SAID: "O MY PEOPLE! IF YOU DO REALLY BELIEVE IN ALLAH, THEN PUT YOUR TRUST IN HIM IF YOU ARE MUSLIMS". (THE QUR'AN 10:84).

**SYMBOLS**

-  MOST FAMOUS PROPHETS
-  STAR: FOR PROPHETS & MESSENGERS
-  2 STARS: FROM FATHER TO SON

ALL MANKIND ARE  
AND ADAM WAS

### GENEALOGY OF THE 25 PROPHETS & MESSENGERS OF AL-ISLAM

GENEALOGY ORDER	1	2	4	5	6	8	9	10	11	12	13	
NAME FROM THE QUR'AN	ADAM	ENOKH	EHEH	SHITH	ISHMAEL	ISMAEL	ISMAEL	ISMAEL	JACOB ISRAEL	JOSEPH	JETHUR	JUD
AGE	1000 950	81	150	58	175	143 120	180 178	147	110	?	92	
ERA	BC		2900	2000	1863	1781	1761	1800	1610	1600	1600	1600
	BC		2300	1900	1686	1638	1581	1653	1400	1400	1400	1500

NOTE:

1. AS THE MUSLIMS SOURCES DO NOT INCLUDE ENOUGH DETAILS RELATING TO THE GENEALOGICAL ORDER OF PROPHETS AND CHRISTIANS (AS THERE IS NO RESTRICTION TO ACCEPT THEIR SAYINGS ACCORDING TO THE MESSENGER OF ALLAH).
2. ABRAHAM WHO IS THE PATRIARCH OF ALL PROPHETS IS CALLED IN THE QUR'AN "ALLAH'S FRIEND".
3. ISHMAEL HAS BEEN THE FIRST AND ONLY SON OF ABRAHAM UNTIL HE BECAME ABOUT 14 YEARS OLD. THEN ISHMAEL WAS.
4. ISAAC IS THE SECOND SON OF ABRAHAM HE WAS GIVEN TO HIM AS A REWARD FOR HIS OBEDIENCE TO ALLAH WHEN HE WAS 100 YEARS OLD.
5. MUHAMMAD'S NAME WAS TRANSLATED TO DIFFERENT NAMES AS AL-MU'AZZI (IN ARABIC), MUIHAMANA (IN ARAMAIC), MUIHAMANA (IN SYRIAC).

- SUGGESTED READINGS:
1. THE HOLY QUR'AN TEXT, TRANSLATION AND COMMENTARY BY A YUSUF ALI
  2. MUHAMMAD IN THE BIBLE (BY PROF. ABDUL-AHAD DAWUD, 1969, 2003) FORMER ROMAN CATHOLIC BISHOP DAVID K. BRIDGES
  3. BY I. BADAWI (ISLAMIC INFORMATION FOUNDATION) LAUREL LANE, HALLIFAX, N.S. CAN.

THE TREE OF PROPHETS AND MESSENGERS WHOSE STORIES ARE NARRATED BY THE BIBLICAL PROPHECIES OF MUHAMMAD.



THE NATIONS OF SUDAN, INDIA, SIND, EGYPT AND OTHERS.

THE CANANITES AND OTHERS, SHEPHERDS CHILDREN (THE NON-ARAB BRANCH) ARE THE BABYLONIANS, THE ASSYRIANS, DAMASCUS, AND SURROUNDINGS ARABS

WERE SENT TO THE PEOPLE OF

13 & 14

LUT

« Job »

AYYUB

« Job »

ISAIH

« EZEKIEL »

ISHAQ

« Isaac »

ESAU

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL IN THE DESERT

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

THE ASSYRIAN CHILDREN OF ISRAEL

REUNION WITH THE CHILDREN OF ISRAEL

YUNUS

« Jonah »

21 WAS SENT TO THE PEOPLE OF NINOI

DAWUD

« David »

HARUN

« Aaron »

YUSUF

« JOSEPH »

AL-YAS

« ELISHA »

ILYAS

« ELIAS »

SULAIMAN

« Solomon »

ZAKARIYA

« Zechariah »

YAHYA

« John the Baptist »

THE GOSPEL (GOOD NEWS) OF JESUS

24

THE MESSIAH

ONE CREATOR  
ALTAH SAYS: « VERILY, THOU  
OF YOURS IS ONE UMMAH AND  
THEREFORE, SERVE ME (AND NOT  
THE MESSIAH OF OTHERS) »



One Humanity

S UMAH (BROTHERHOOD)

MY LORD AND CREATOR :

(NONE ELSE) (The Quran 21 : 92)

OF ALMAH SAYS : ALL PROPHETS ARE

OF ONE FAITH (RELIGION IS ONE) (HADITH)

MUHAMMAD, THE SEAL OF

PROPHETS AND MESSENGERS

IS SENT TO ALL MANKIND

THE QUR'AN



NEW ARABS  
KEDAR (GEN 25 : 13)  
WILDERNESS OF PARAN (GEN 21 : 21)

WAS SENT TO JUBILAH TO  
THE GIANTS, AND THE PEOPLE  
OF YEMEN AND TO  
OTHER ARABS

SHOAYB

« Jethro »

(12)

WAS SENT TO THE PEOPLE OF  
ARABS (MOSTLY ARABS)

SHEETS CHILDREN (THE ARAB BRANCH)  
ARE THE DESERT ARABS, THE MIXED  
ARABS, AND THE NEW ARABS

WAS SENT TO THE PEOPLE OF ADD

SALEH

« Methu »

(5)

WAS SENT TO THE PEOPLE OF THAMUD  
THE NATIONS OF TIHK (THIV),  
YALU AND (GOG AND MAGOG)  
AND OTHERS

HUD

« Eber »

(7)

DESERT ARABS

MAIL

« mael »

(5)

YEMEN

WILDERNESS OF PARAN

NEW ARABS

KEDAR

WILDERNESS OF PARAN

NEW ARABS



# اذکار الانبیاء

از الحاج محمد بوٹا رہبر

ریٹائرڈ سینئر ایس ایس (ہسٹری)

91-Q بلاک، 1-ج، جوہر ٹاؤن لاہور

موبائل: 0323-7871726

DATA ENTERED

## انتساب

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لیے

مرحوم والدین کے لیے اور تمام مومنین کے لیے

بخشش و مغفرت اور بلند درجات کا: ریعہ بنائے۔

پڑھنے والے حضرات بخشش کی دعا فرمائیں۔

آمین ثم آمین

قیمت: 300 روپے

## الحسن پبلی کیشنز

صدیق سنٹر، ۳۱ پیسہ اخبار روڈ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37123040 موبائل: 0333-4037831

## اللہ کے پیغمبروں کا ذکر قرآن میں ۱۹۷۹ء

سورت النساء آیت نمبر ۱۶۳ ترجمہ

بے شک ہم ہی نے وحی بھیجی ہے تمہاری طرف جیسے وحی بھیجی تھی ہم نے نوح علیہ السلام اور ان نبیوں کی طرف جو اس کے بعد ہوئے اور وحی بھیجی ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور اولاد یعقوب کی طرف اور عیسیٰ علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، یونس علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی طرف اور دی ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور۔

آیت نمبر ۱۶۳ ترجمہ:

اور کچھ رسول ہیں کہ بیان کیے ہیں ان کے حالات ہم نے اس سے پہلے اور کچھ رسول کہ نہیں بیان کیے ہم نے ان کے حالات تم سے (ان کی طرف بھی وحی بھیجی) اور کلام کیا اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے جیسے کلام کیا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۱۶۵ ترجمہ:

یہ سب رسول بھیجے گئے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے (بنا کر) تاکہ نہ رہے لوگوں کے پاس اللہ کے حضور کوئی حجت رسولوں کے آجانے کے بعد اور ہے اللہ سب پر غالب بڑی حکمت والا۔

آیت نمبر ۱۶۶ ترجمہ:

(اب بھی اگر کوئی نہیں مانتا نہ مانے) لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ نازل کیا ہے اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اس کو اپنے علم سے اور فرشتے بھی گواہ ہیں حالانکہ کافی ہے اللہ گواہ



## پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک اس دنیا میں لوگوں کو اللہ کے فرمان کے مطابق زندگیاں گزارنے کا سبق دینے کے لیے لگ بھگ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے جن میں تین سو تیرہ رسول ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور کتب نازل فرمائیں اور انہیں خاص امتوں پر بھیجا۔ جو اپنی امت کی رہنمائی کے لیے تھے۔ اس کتاب میں ان نبیوں کا ذکر ہے۔ جو اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی لفظ بھی تحریر نہیں کیا۔ صرف قرآن مجید سے اللہ کی آیات کا ترجمہ تحریر کیا ہے۔ ترجمہ از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی تاج کمپنی جلد 164/A اور قرآن آسان تحریک لاہور مرتبہ سید شبیر احمد 13/A ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور یا اگر کوئی اضافی تحریر ہے تو وہ قصص الانبیاء ممتاز اکیڈمی فضل الہی مارکیٹ اردو بازار لاہور سے لیا ہے۔ گزارش ہے اپنے تجربات اور وسیع علم کی روشنی میں میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی ضرور فرمائیں۔ کوتاہیوں اور خامیوں کی نشان دہی فرمائیں انشاء اللہ گلائیڈیشن آپ کی معاونت کے ساتھ شائع ہوگا۔

آپ کے مشوروں کا منتظر



## فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوانات	نمبر شمار
5	حضرت آدم علیہ السلام	1
17	حضرت ادریس علیہ السلام	2
18	حضرت نوح علیہ السلام	3
30	حضرت ہود علیہ السلام	4
35	حضرت صالح علیہ السلام	5
43	حضرت ابراہیم حلیل اللہ علیہ السلام	6
70	حضرت لوط علیہ السلام	7
80	حضرت شعیب علیہ السلام	8
87	حضرت اسماعیل علیہ السلام	9
90	حضرت اسحاق علیہ السلام	10
92	حضرت یعقوب علیہ السلام	11
96	حضرت یوسف علیہ السلام	12
116	حضرت ایوب علیہ السلام	13
119	حضرت یونس علیہ السلام	14
123	حضرت موسیٰ علیہ السلام	15
166	حضرت یوشع علیہ السلام	16
168	حضرت خضر علیہ السلام	17
170	حضرت الیاس علیہ السلام	18
171	حضرت داؤد علیہ السلام	19
178	حضرت سلیمان علیہ السلام	20
188	حضرت ذکریا علیہ السلام و حضرت یحییٰ علیہ السلام	21
191	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	22
207	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	23
221	نبی کے کہتے ہیں؟	24



أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

## (۱) حضرت آدم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں انہوں نے کہا وہ زمین پر خرابیاں اور خونریزیاں کرے گا۔ ہم آپ کی تسبیح کرنے کے لیے کافی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے مٹی سے پیدا کیا۔ اس میں اپنی روح ڈالی اور اس دنیا میں انسانیت کی ابتدا کی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سب چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کے سامنے لایا گیا۔ اور فرشتوں نے کہا ان چیزوں کے نام بتاؤ انہوں نے انکار کیا تو آدم علیہ السلام نے فوراً نام بتا دیے۔ فرشتوں سے کہا اے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر عزازیل جسے سجدہ نہ کرنے پر شیطان کا لقب ملا سجدہ کرنے سے انکار کیا اور کہا میں اسے سجدہ کیوں کروں یہ مٹی سے بنایا ہے اور ہمیں آگ سے بنایا گیا ہے۔ ہم اس سے بہتر ہیں اور اسے غرور کی وجہ سے کافر قرار دیا۔ آدم علیہ السلام سے ان کی بیوی حوا پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں رہنے کا کہا اور جن تمہیں جہاں سے چاہو بغیر روک ٹوک کھاؤ مگر ایک درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا اس کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے ان کو اس درخت کا پھل کھانے کے لیے بہکایا۔ پہلے حوا علیہ السلام نے کھایا پھر حوا علیہ السلام کے کہنے پر آدم علیہ السلام نے کھایا ان کی اس غلطی کی وجہ سے دونوں کو جنت سے نکال دیا گیا اور کہا تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت مقررہ تک ٹھکانہ اور معاش کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس غلطی کی معافی مانگی جو قبول ہو گئی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حوا جنت میں تھے۔ جنتی لباس تھا مگر درخت کا پھل کھانے سے وہ لباس اتر گیا اور شرم کا ہیں تنگی ہو گئیں تو جنت کے درختوں کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپنا شروع کر دیا۔

ابن عطیہ روایت کرتے ہیں کہ آپ جنت میں رہے سو سال ایک روایت ساٹھ سال ایک روایت ستر سال ہے۔



## آپ کا زمین پر اترنا

سعدی کا کہنا ہے حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں اترے ان کے ساتھ حجر اسود اور جنت کے پتوں کی ایک مٹھی بھی تھی ان درختوں کے پتوں کو بکھیرنے سے درخت اُگ آئے۔ ابن عمر فرماتے ہیں حضرت آدم صفا پر اترے اور حضرت حوا علیہا السلام مروہ پر اتریں۔ میدان عرفات میں جبل رحمت پر ایک دوسرے سے ملے۔ آپ کو زمین پر تمام چیزوں کی کاریگری سکھائی اور جنت کے پھلوں کا توشہ بھی عطا کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہترین دن جمعہ شمار ہے۔ اسی دن آدم پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی دن جنت سے نکالا گیا اور اسی دن قیامت برپا ہوگی۔ حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے ننگے تھے۔ ان کے جسم پر صرف جنتی درختوں کے پتے تھے جب گرمی نے تنگ کیا رونے لگے حضرت جبرائیل روئی لائے حوا علیہا السلام کو کاتنے کا طریقہ بتایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو دھاگہ سے کپڑا بنانا سکھایا۔ حضرت جبرائیل نے ہی حضرت آدم علیہ السلام کو حوا سے ملاپ کا طریقہ بتایا۔ قرآن کریم کی آیت کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اس کی پیٹھ پر اپنا دست قدرت پھیرا جس سے اولاد آدم ظاہر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ اہل جنت کے سے کام کریں گے۔ پھر آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا جس سے بقیہ اولاد ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ جہنمیوں والے کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بلند کیا تو آپ نے اپنی اولاد کو دیکھا ان میں غنی بھی تھے۔ فقیر بھی۔ خوبصورت بھی تھے اور بدصورت بھی تھے یہ دیکھ کر بارگاہ خداوندی میں عرض کی۔ اے خالق و مالک تو نے میری اولاد کو ایک جیسا کیوں نہیں بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اس لیے کہ میں شکر کو پسند کرتا ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں انبیا کو بھی دیکھا ان کا نور نبوت چمک رہا تھا۔ ابن جریر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے عرش کی سیدھ میں نیچے زمین پر میرا گھر ہے اسے تعمیر کرو اس کا طواف کرو جس طرح فرشتے عرش پر طواف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیج کر حضرت آدم علیہ السلام کو وہ خانہ کعبہ کی جگہ دکھادی اور مناسک سکھا دیئے۔ حضرت جبرائیل نے زمین پر معاش کا ذریعہ گندم اُگانی سکھا کر آٹا بنانے کا طریقہ بتلا کر روٹی بنانی سکھائی۔



## پہلا لباس

حضرت آدم علیہ السلام نے مینڈھے کی اون اتار کر اس سے لباس تیار کیا۔ اور حوا علیہ السلام نے اپنے لیے بھی لباس تیار کیا۔

## قصہ آدم علیہ السلام کے بچوں کا

علماء مفسرین نے لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کے جڑواں بچے پیدا ہوتے تھے۔ ایک بچہ اور ایک بچی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ ہر بچے کا دوسرے بچے کے ساتھ پیدا ہونے والی بچی سے شادی کی جائے۔ کسی بچے کو اپنے ساتھ پیدا ہونے والی بہن سے نکاح کرنا جائز نہ تھا۔

## آدم علیہ السلام کے بیٹوں قابیل اور ہابیل کا واقعہ

حضرت آدم علیہ السلام کے ان دونوں بیٹوں نے اللہ کی راہ میں قربانی دی ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ دوسرے نے کہا قسم ہے۔ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ پہلے نے کہا کہ اللہ پر ہیز گاروں کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرے گا میرا اور اپنا گناہ اٹھائے گا اور دوزخی ہوگا ظلم کرنے والوں کی یہ سزا ہے۔ پس اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ اور ہو گیا نقصان اٹھانے والوں میں سے۔ اور لگا دیکھنے اب کیا کروں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کو بھیجا جو زمین کو کھودنے لگا تاکہ اس کو دکھائے کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے۔ اگر موجودہ تورات کی تاریخوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی نو پشتوں کو دیکھا ہے گویا جب حضرت نوح علیہ السلام کے والد پیدا ہوئے حضرت آدم علیہ السلام زندہ تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کی عمر جب گیارہاں سال ہوئی آپ آدم علیہ السلام فوت ہوئے۔

## کل تعداد انبیاء و رسل

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کتنے ہو گزرے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ میں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم رسول کتنے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔



## حضرت آدم کا ہنسنا اور رونا

بخاری و مسلم میں حدیث معراج میں ہے۔ نبی کریم ﷺ کا جب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس سے گزر رہا تو آپ ﷺ آسمانی دنیا پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے نبی کریم ﷺ کو نیک بیٹے اور صالح نبی کے الفاظ سے خوش آمدید کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے دائیں بائیں کچھ لوگ تھے۔ جب آپ نے دائیں طرف دیکھا تو ہنس دیے اور بائیں طرف دیکھا تو رو پڑے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کیا معاملہ ہے؟ جبرائیل نے بتایا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور دائیں بائیں ان کی اولاد کی روہیں ہیں۔ جب انہوں نے دائیں طرف والی روہوں کو دیکھا جو جنتی ہیں تو ہنس دیئے اور جب بائیں طرف والی روہوں کو دیکھا وہ دوزخی ہیں تو رو پڑے۔

## حضرت آدم علیہ السلام کا حسن و جمال

محمد بن سنی حضرت حسنؑ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ذہانت تمام نبی آدم کی ذہانت کے برابر ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس سے گزرا دیکھا انہیں حسن کا ایک کثیر حصہ عطا کیا گیا ہے۔ کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن حضرت آدم علیہ السلام کے حسن سے آدھا تھا اور یہی صحیح بھی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و صورت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنائی۔ اس میں اپنی روح پھونکی یقیناً اس نے انہیں تمام چیزوں سے زیادہ حسن و جمال بخشا ہوگا۔

## حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا کلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انہوں نے چھینکا اور الحمد للہ کہا اس پر ان کے رب نے فرمایا رحمک ربک اے آدم علیہ السلام تجھ پر تیرے رب نے رحم فرمایا۔

## حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اولادِ آدم علیہ السلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر اپنا دست قدرت پھیرا اور ان کی پیٹھ سے قیامت تک پیدا ہونے والا ہر ذی روح ظاہر ہو گیا اور ہر شخص کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور چمک رہا تھا۔ تو



حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب یہ کون لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہیں ان لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی تھا جس کی پیشانی کے نور نے حضرت آدم علیہ السلام کو حیران کر دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا! اے باری تعالیٰ یہ شخص کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ شخص آخری امتوں میں ہوگا اس کا نام داؤد علیہ السلام ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الہی تو نے اسے کتنی عمر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساٹھ سال۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ یہ عمر بہت کم ہے آپ اس کی عمر بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ میری عمر سے چالیس سال اور دے دیجئے۔ جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہو گئی تو ملک الموت آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا میری عمر ابھی چالیس سال باقی ہے۔ فرشتے نے عرض کیا۔ کیا آپ نے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو نہیں عطا کر دیے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا تو ان کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ وہ بھول گئے تھے اب ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔

### حضرت آدم علیہ السلام کی وفات

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ایک سو چار صحائف اتارے ان میں سے پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی وفات بروز جمعہ ہوئی۔ فرشتے خوشبو اور کفن جنت اور حریم قدس سے لائے۔ حضرت شیث سے تعزیت کی اور انہیں وصیت فرمائی۔ جس دن آدم علیہ السلام کی رحلت ہوئی اس دن سے برابر سات دن رات تک چاند اور سورج کو گرہن لگا رہا۔

### حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق قرآن کی روشنی میں

سورت بقرہ (۲) آیت ۳۰ ترجمہ: اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا ایسے کو (نائب) بنائے گا جو اس میں فساد پھیلانے گا اور خون ریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں (پھر اللہ نے) فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

آیت ۳۱ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء کو ملائکہ کے سامنے پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتادو۔

آیت ۳۲ ترجمہ: بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا اتنا جانتے ہیں

بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

آیت ۳۳ ترجمہ: فرمایا اے آدم علیہ السلام! بتا دے انہیں سب اشیاء کے نام جب اس نے (یعنی آدم علیہ السلام نے) انہیں سب اشیاء کے نام بتا دیئے تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا میں نہ کہتا تھا جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

آیت ۳۲ ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

سورت الحجر ۱۵ آیت ۲۸ ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرو جب آپ کے رب نے فرشتوں سے (ارشاد) فرمایا کہ میں ایک بشر کو بھتی ہوئی مٹی سے جو بد بودار سیاہ گارے سے ہے پیدا کرنے والا ہوں۔

آیت ۲۹ ترجمہ: سو میں جب اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی طرف سے روح ڈال دوں تو تم اس کے روبرو سجدہ میں گر پڑنا۔

آیت ۳۰ ترجمہ: سو سارے کے سارے فرشتوں نے (آدم علیہ السلام کو) سجدہ کیا۔

آیت ۳۱ ترجمہ: سوائے ابلیس کے اس نے اس بات کو قبول نہ کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو۔

آیت ۳۲ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

آیت ۳۳ ترجمہ: کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جس کو آپ نے بھتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہے پیدا کیا ہے۔

آیت ۳۴ ترجمہ: ارشاد ہوا تو (اچھا پھر) جہاں سے نکل کیونکہ بے شک تو مردود ہو گیا۔

آیت ۳۵ ترجمہ: اور بے شک تجھ پر (میری) لعنت رہے گی قیامت کے دن تک۔

سورت الاعراف ۷ آیت ۱۱ ترجمہ: اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے ہی تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔



آیت ۱۲ ترجمہ: حق تعالیٰ نے فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا بولا میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔  
آیت ۱۳ ترجمہ: فرمایا تو یہاں سے اتر جا تجھے کوئی حق حاصل نہیں یہاں رہ کر غرور کرے سو نکل تو ذلیلوں میں ہے۔

آیت ۱۴ ترجمہ: وہ کہنے لگا مجھے مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔

آیت ۱۵ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھ کو مہلت دی گئی۔

آیت ۱۶ ترجمہ: وہ کہنے لگا بسبب اس کے آپ نے مجھ کو گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لیے سیدھی راہ پر تاک میں بیٹھوں گا۔

آیت ۱۷ ترجمہ: پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان سے اکثروں کو احسان ماننے والے نہ پائیں گے۔

آیت ۱۸ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جو شخص ان میں سے تیرا کہنا مانے گا۔ میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا۔

### حواء علیہ السلام کی تخلیق

آیت ۱۸۹ ترجمہ: اور اللہ ایسا قادر ہے جس نے تم کو ایک تن واحد (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا (حوا) بنایا تاکہ وہ اس اپنے جوڑے سے انس حاصل کرے۔ پھر جب میاں نے بیوی سے قربت کی تو اس کو حمل رہ گیا ہلکا سا سو وہ اس کو لیے ہوئے چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بو جھل ہو گئی تو دونوں میاں بیوی اللہ سے جو کہ ان کا مالک ہے دعا کرنے لگے کہ اگر آپ نے ہم کو صحیح و سالم اولاد دے دی تو ہم خوب شکر گزاری کریں گے۔

حضرت ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو جنت سے نکالا اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس میں مقیم فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں چلتے تو انہیں وحشت اور تنہائی محسوس ہوئی اور ان کی بیوی ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ ایک دن وہ سوئے اور جب اٹھے تو دیکھا ان کے سر ہانے ایک عورت بیٹھی ہے۔ جو ان کی پسلی سے پیدا کی گئی تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا میں عورت ہوں۔ آپ نے پوچھا تجھے کس لئے

پیدا کیا گیا ہے؟ اس نے بتایا تا کہ میری وجہ سے آپ کو راحت و آرام نصیب ہو۔ پھر فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی وسعت علمی کا اندازہ لگانے کے لیے پوچھا! اے آدم اس عورت کا نام کیا ہے تو آپ نے بتایا اس کا نام حوا ہے۔ فرشتوں نے پھر سوال کیا اس کا نام حوا کیوں رکھا گیا ہے تو آپ نے فرمایا اس لئے کہ اسے ایک زندہ جسم سے پیدا کیا گیا ہے۔

محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حوا کی تخلیق پسلی سے ہوئی جب آدم علیہ السلام سوئے تھے تو ان کی بائیں پسلی نکال کر حوا کو تخلیق کیا گیا اور اس کی جگہ گوشت بھر دیا گیا۔

سورت النساء (۴) آیت (۱) ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔

سورت البقرہ (۲) آیت ۳۵ ترجمہ: اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم علیہ السلام! رہا کرو تم اور تمہاری بیوی جنت میں پھر کھاؤ دونوں اس میں سے با فراغت جس جگہ سے چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے ورنہ تم بھی ان ہی میں شمار ہو جاؤ گے جو اپنا نقصان کر بیٹھے ہیں۔

آیت ۳۶ ترجمہ: پھر لغزش آدم اور حواء کو شیطان نے اس درخت کی وجہ سے سو بر طرف کر کے رہا ان کو اس عیش سے جس میں وہ تھے اور ہم نے کہا کہ نیچے اترو تم میں سے بعضے بعضوں کے دشمن رہیں گے اور تم کو زمین پر چند نئے ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ایک معیاد معین تک۔

آیت ۳۷ ترجمہ: بعد ازاں حاصل کر لئے آدم علیہ السلام نے اپنے رب چند الفاظ تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی ان پر (یعنی توبہ قبول کر لی) بے شک وہی ہیں بڑے توبہ قبول کرنے والے بڑے مہربان۔

سورت الاعراف ۷ آیت ۱۹ ترجمہ: اور ہم نے حکم دیا اے آدم علیہ السلام تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر جس جگہ سے چاہو دونوں آدمی کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت جاؤ کبھی ان لوگوں کے شمار میں آ جاؤ جن سے نامناسب کام ہو جایا کرتا ہے۔

آیت ۲۰ ترجمہ: پھر شیطان نے ان دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کا پردہ کا بدن ایک دوسرے سے پوشیدہ تھا۔ دونوں کے روبرو بے پردہ کر دے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم



دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ۔ یا ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

آیت ۲۱ ترجمہ: اور ان دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانے میں آپ دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

آیت ۲۲ ترجمہ: پس ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا۔ پس ان دونوں نے جو درخت کو چکھا دونوں کا شرمگاہوں کا پردہ ایک (جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے) ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گیا اور دونوں اپنی شرمگاہوں کو چھپانے کے لیے جنت کے پتے جوڑنے لگے اور ان کے رب نے انہیں پکارا۔ کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے ممانعت نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

آیت ۲۳ ترجمہ: دونوں کہنے لگے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جائے گا۔

آیت ۲۴ ترجمہ: حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم باہم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور نفع حاصل کرنا ایک مدت تک۔

آیت ۲۵ ترجمہ: فرمایا کہ تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی میں سے پھر پیدا ہونا ہے۔

آیت ۲۶ ترجمہ: اے اولادِ آدم علیہم السلام! ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو تمہاری پردہ داریوں کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں۔

سورت طہ ۲۰ آیت ۱۱ ترجمہ: پھر ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم پادر کھویہ (ابلیس) بلاشبہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے سو کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلو اور اے پھر تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔

آیت ۱۱۸ ترجمہ: یہاں جنت میں تو تمہارے لئے یہ آرام ہے کہ تم نہ کبھی بھوکے رہو گے اور نہ ننگے ہو گے۔

آیت ۱۱۹ ترجمہ: اور نہ یہاں پیاسے ہو گے اور نہ دھوپ میں تپو گے۔

آیت ۱۲۰ ترجمہ: پھر ان کو شیطان نے بہکایا کہنے لگا کہ اے آدم ﷺ کیا میں تم کو ہمیشگی (کی خاصیت ابدی زندگی) کا درخت بتاؤ اور ایسی بادشاہی کا درخت بتاؤں جس میں کبھی ضعف (زوال) نہ آئے۔

آیت ۱۲۱ ترجمہ: سو اس کے بہکانے سے اس درخت کا پھل کھالیا اور ان دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور اپنا ستر ڈھانپنے کو دونوں اپنے اوپر جنت کے (درختوں کے) پتے چپکانے لگے اور آدم ﷺ سے اپنے رب کا قصور (نافرمانی) ہو گئی سو غلطی میں پڑ گئے (بھٹک گئے)۔

آیت ۱۲۳ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں جنت سے اترو اور دنیا میں ایسی حالت سے جاؤ کہ ایک کا دشمن ایک ہوگا پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو (تم میں) جو شخص میری اس ہدایت کا اتباع کرے گا تو وہ نہ دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں (شقی) بد بخت ہوگا۔

آیت ۱۲۴ ترجمہ: اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز ہم اس کو اندھا کر کے (قبر سے) اٹھائیں گے۔

آیت ۱۲۵ ترجمہ: وہ (تعجب سے) کہنے لگا اے میرے رب آپ نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو (دنیا میں) آنکھوں والا تھا۔

آیت ۱۲۶ ترجمہ: ارشاد ہوگا کہ ایسا ہی تیرے پاس میرے احکام پہنچے تھے پھر تو نے ان کا کچھ خیال نہ کیا اور ایسا ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جائے گا۔

حضرت آدم ﷺ کے لیے چار فضیلتیں

سورت الحجر ۱۵ آیت ۲۹ ترجمہ: سو میں جب اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی طرف سے روح ڈال دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا۔

سورت البقرہ آیت ۳۱ ترجمہ: (۱) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ﷺ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ پھر پیش کیا ان کو فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے اگر ہو تم سچے۔



## حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں احادیث

حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ نے یحییٰ رضی اللہ عنہ اور محمد بن جعفر بقول عوف کہتے ہیں کہ مجھ سے قسامہ بن زبیر نے بیان کیا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مشیتِ خاک سے پیدا فرمایا جو پوری زمین سے لی گئی تھی۔ پس آدم علیہ السلام کی اولاد زمین کے موافق پیدا ہوئی کوئی ان میں سے سفید ہے کوئی سرخ ہے کوئی سیاہ تو کوئی سانولا کوئی نیک ہے تو کوئی بدکار کوئی سخت مزاج ہے تو کوئی خوش مزاج اور کوئی نہ زیادہ سخت مزاج اور نہ نرم مزاج بلکہ معتدل مزاج رکھتا ہے۔

## حضرت آدم علیہ السلام کا قد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ گز لمبا تھا پس آج تک انسان کی قد و قامت مسلسل کم ہو رہی ہے۔

## حضرت آدم علیہ السلام کی زمین پر پہلی خوراک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی زمین پر پہلی خوراک گندم تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام گندم کے سات دانے لائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا یہ کیا ہے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اسی درخت کا پھل ہے جس سے آپ کو روکا گیا تھا۔ آپ نے کہا میں اسے کیا کروں۔ حضرت جبرائیل نے بتایا اسے زمین میں کاشت کرو حضرت آدم علیہ السلام نے وہ دانے زمین میں کاشت کر دیئے گندم کے ہر دانے سے سو سے بھی زائد پودے اگے فصل پک کر تیار ہوئی اسے کاٹا صاف کیا آٹا بنایا روٹی پکائی اور کھائی۔

## حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل اور قابیل کا واقعہ

سورت المائدہ (۵) آیت ۲۷ ترجمہ اور آپ ان اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنائیے جب کہ دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی اور ان میں سے ایک کی تو مقبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی۔ وہ دوسرا کہنے لگا میں تجھ کو ضرور قتل کر دوں گا اس ایک نے جواب

دیا کہ خدا تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے۔

**آیت ۲۸ ترجمہ:** اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لیے دست درازی کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لیے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں۔ میں تو خدا پروردگارِ عالم سے ڈرتا ہوں۔

**آیت ۲۹ ترجمہ:** میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے پھر تو دوزخیوں میں شامل ہو جاوے اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی۔

**آیت ۳۰ ترجمہ:** سو اس کے جی نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا پھر اس کو قتل ہی کر ڈالا جس سے بڑے نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو گیا۔

**آیت ۳۱ ترجمہ:** پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کو ابھیجا کہ وہ زمین کھودتا تھا تا کہ وہ اس کو تعلیم کر دے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طریقہ سے چھپا دے۔ کہنے لگا افسوس میری حالت پر کیا میں اس سے بھی گیا گزرا کہ اس کو ہی کے برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا سو بڑا شرمندہ ہوا۔

## حضرت آدم علیہ السلام کے وصال کا دن اور جنت کے پھل کھانے کی خواہش

ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ امام احمد بن حمزہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک بوڑھا شخص حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے نبی حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا! اے میرے بیٹو! مجھے جنت کے پھلوں کے کھانے کی خواہش ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام کے بیٹے پھلوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ راستے میں فرشتے ملے جن کے ہاتھ میں کفن، خوشبوئیں بیچے اور ٹوکریاں تھیں۔ فرشتوں نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد محترم بیمار ہیں انہیں جنت کے پھلوں کے کھانے کی خواہش ہے فرشتوں نے کہا واپس آ جاؤ۔ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی روح قبض کر لی۔ انہیں غسل دیا۔ کفن پہنایا اور خوشبو لگائی پھر ان کے لیے قبر کھودی لحد تیار کی اس کے بعد ان پر نماز جنازہ ادا کی انہیں قبر میں رکھا اور مٹی برابر کر دی۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کو بتایا یہ ہے طریقہ تجھیز و تکفین کا۔

## حضرت آدم علیہ السلام کی عمر

ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث کے مطابق آپ علیہ السلام کی عمر لوح

محفوظ میں ایک ہزار سال درج تھی۔



## (۲) حضرت ادریس علیہ السلام

سورت مریم ۱۹ آیت ۵۶ ترجمہ: اور اس کتاب میں ادریس علیہ السلام کا ذکر کیجئے۔ بے شک وہ بڑے راستی والے نبی تھے۔

آیت ۵۷ ترجمہ: اور ہم نے ان کو (کمالات میں) بلند رتبہ تک پہنچایا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ادریس علیہ السلام کی تعریف فرمائی ہے اور انکی نبوت اور صدیقیت کو ظاہر فرمایا ہے۔ پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ کے بعد شیث علیہ السلام تھے ان کے بعد نبوت کا نور ادریس علیہ السلام کی وساطت سے انسانیت کو نصیب ہوا۔

## قلم سے لکھنے کی ابتداء

محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ادریس علیہ السلام ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے لکھنے کا طریقہ جاری کیا۔

## آیت ۵۷ اور ہم نے ان کو بلند رتبہ تک پہنچایا کا مقصد

ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال بن یساف کی موجودگی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق آیت ۵۷ (ارشاد ربانی) کا کیا مقصد ہے کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ادریس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں ہر روز تمہیں تمام بنی آدم کے نیک کاموں کے مطابق بلند کروں گا۔ شاید اس سے مراد اس دور کے لوگ ہوں کہ آپ علیہ السلام یہ بات پسند کی کہ زیادہ سے زیادہ نیک عمل کریں۔ آپ علیہ السلام کے پاس ایک فرشتہ آیا جو آپ کا بہت گہرا دوست تھا۔ آپ نے اس کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف اس طرح وحی کی ہے۔ لہذا آپ موت کے فرشتے سے بات کریں کہ وہ مجھے مہلت دے تاکہ میں زیادہ سے زیادہ نیک عمل بجلا سکوں۔ تو اس فرشتے نے آپ کو دو پروں کے درمیان اٹھایا اور آپ کو لے کر آسمان کی طرف چلا گیا جب وہ چوتھے آسمان پر پہنچا تو اسے موت کا فرشتہ ملا جو نیچے اتر رہا تھا۔ دوست فرشتے نے ملک الموت سے اس سلسلے میں بات کی۔ ملک الموت نے پوچھا: ادریس علیہ السلام کی روح قبض کرو جبکہ وہ چوتھے آسمان پر ہیں سو فرشتہ اجل نے ادریس علیہ السلام کی روح قبض کر لی

جبکہ وہ چوتھے آسمان پر تھے۔

فرشتے نے اپنے پروں کے نیچے دیکھا تو ادریس علیہ السلام رحلت فرما چکے تھے اور ان کے دوست فرشتے کو معلوم بھی نہ ہو سکا تھا کہ وہ کب جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔ یہ روایت اسرائیلیات سے ہے اس کے بعض پہلو قابل قبول نہیں۔ عوفی بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام کو ساتویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور آپ کی وفات آسمان پر ہی ہوئی ضحاک نے بھی یہی کہا ہے۔ یہ حدیث کما آپ چوتھے آسمان پر ہیں متفق علیہ ہے اور یہی صحیح ہے۔

### (۳) حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کی ولادت باسعادت حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے ایک سو چھبیس سال بعد ہوئی۔ ابن جریر اور دیگر علماء تفسیر کے بیان کی روشنی میں یہی ثابت ہوتا ہے۔

#### آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان فاصلہ

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان دس کرونوں کا فاصلہ ہے جیسا کہ حافظ ابو حاتم بن حیان نے اپنی صحیح میں کہا ہے اور ان کے درمیان جتنے لوگ پیدا ہوئے تمام اسلام پر تھے۔

#### حضرت نوح علیہ السلام کا مختصر قصہ

حضرت نوح علیہ السلام کی ولادت باسعادت حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے ایک سو چھبیس سال بعد ہوئی۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان دس کرونوں کا فاصلہ ہے اور اس دوران جتنے لوگ پیدا ہوئے۔ تمام اسلام پر تھے۔

#### حضرت نوح علیہ السلام کی قوم

حضرت نوح علیہ السلام جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے انہیں بنو راسٹ کہا جاتا ہے۔



## سب سے پہلے رسول

حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت مبعوث فرمایا جب دنیا پر بت پرستی تھی۔ نسل آدم علیہ السلام گمراہی اور بت پرستی میں بھٹک رہی تھی۔ آپ نے اپنی قوم کو اللہ کی عبادت کا درس دیا اور فرمایا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہ ہے اس کی قوم کے سرداروں نے کہا اے نوح علیہ السلام ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ آپ نے کہا اے میری قوم میں ذرا بھی گمراہی میں نہیں میں تو رسول ہوں سارے جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اپنے رب کے پیغامات تمہیں پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ میں اللہ کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میری قوم اگر گمراہی ہے تم پر میرا قیام اور پسند و نصیحت کرنا۔ میں نے اللہ پر توکل کر لیا اور تم بھی متفقہ فیصلہ کر لو اپنے شریکوں سے مل کر قوم کے لوگوں نے کہا تمہاری پیروی حقیر و ذلیل کرتے ہیں اور ہم نہ دیکھتے ہیں تم کو ہم پر فضیلت بلکہ تمہیں جھوٹا دیکھتے ہیں۔ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ خود بخود جانتا ہوں غیب کونہ میں فرشتہ ہوں۔ انہوں نے کہا اے نوح علیہ السلام تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور اس کو طول دیا اور لے آؤ ہمارے اوپر عذاب جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اگر تم سچے ہو۔ نوح علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! انہوں نے میری نافرمانی کی۔ رئیسوں نے کہا (اے لوگو) نوح علیہ السلام کے کہنے پر ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور (خاص طور پر) اور سواع کو مت چھوڑنا اور نہ یغوث، یعوق اور نسر کو اور انہوں نے گمراہ کر دیا بہت سے لوگوں کو۔

## حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو بددعا

نوح علیہ السلام نے عرض کیا! اے میرے رب نہ چھوڑ روئے زمین پر کافروں میں سے کسی کو بتا ہوا اگر تو نے ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا تو وہ گمراہ کر دیں گے تیرے بندوں کو اور نہ جنیں گے مگر ایسی اولاد جو بڑی بدکار سخت ناشکر گزار ہوگی۔

## بت پرستی کیسے شروع ہوئی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سواع، یغوث، یعوق اور نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب یہ رحلت فرما گئے تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ اندازی کی کہ وہ ان کی مجالس اور بیٹھکوں کی جگہ ان کے نام کے بت بنا کر رکھ دیے لوگ انہیں

پوجنے لگے۔ زمانہ قدیم میں جب کوئی نیک شخص مرجاتا تو لوگ اس کی قبر پر ایک عبادت گاہ بنا دیتے۔ اس عبادت گاہ میں اس کی تصویر بنا دیتے۔ لوگ ان عبادت گاہوں کو پوجنا شروع کر دیتے اور منت مانگنا شروع کر دیتے۔ برصغیر میں اب بھی مزاروں پر منتیں مانگی جاتی ہیں۔

### حضرت نوح علیہ السلام سے سخت دشمنی

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کا کوئی طریقہ کار ثابت نہ ہوا لوگ سرکشی پر ڈٹے رہے۔ بتوں اور مورتیوں کی پوجا سے بالکل اجتناب نہ کیا بلکہ آپ کی تبلیغ سے دشمنی کا شعلہ بھڑک اٹھا اور وہ ہر وقت آپ کے خلاف سوچنے لگے اور حضرت نوح علیہ السلام کو دھمکیاں دینے لگے کہ اگر آپ کی تبلیغ کا سلسلہ یوں ہی چلتا رہا تو ہم تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے اور شہر سے نکال دیں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال قیام پذیر رہے۔ آپ کی جدوجہد سود مند ثابت نہ ہوئی جب کوئی کفار مرنے لگتا وہ جاتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کرتا کہ تم پر نوح علیہ السلام کی مخالفت لازم ہے کچھ بھی ہو تم ایمان نہیں لاؤ گے۔

### رب کا پیغام:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آپ کو اس روپہ پر تنگ دل ہونے کی ضرورت نہیں فتح کی گھڑی آنے والی ہے عنقریب آپ عجیب خبر سنیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسی بے نظیر کشتی تیار کرو جیسی زمانے کی آنکھ نے نہ دیکھی ہو اور نہ دیکھ سکیں گے ایسے جب فیصلہ ہو جائے گا اور عذاب کا نزول شروع ہو جائے گا تو کوئی مجرم نہیں بچ پائے گا۔ ایسے میں آپ نے انکے لیے دعایا التجا نہیں کرنی۔

### نوح علیہ السلام کشتی بنانے میں مصروف

اللہ کے حکم کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنانا شروع کر دی۔ قوم کے رئیس وہاں سے گزرتے تو مذاق اڑاتے۔

### کشتی کا ساز

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ کشتی کی لمبائی اسی گز ہو اور اس کے باہر تار کول لگا دی جائے۔ اس کا اگلا حصہ نو کدار ہوتا کہ پانی کو آسانی سے چیر سکے



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق چوڑائی تین سوگز اور لمبائی ایک ہزار دو سوگز۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لمبائی چھ سوگز اور چوڑائی تین سوگز تھی لیکن اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بلندی تیس گز تھی اور تین منزلیں تھیں۔ نخلی منزل چوپائیوں اور درندوں کے لیے۔ درمیانی میں انسان تھے اور اوپر والی میں پرندے تھے۔ کشتی میں دروازہ اور ڈھکن تھا تاکہ پانی اندر داخل نہ ہو سکے۔

### کشتی میں سوار

جب عذاب کے آثار شروع ہونے لگے تو ہر جانور کا جوڑا نر، مادہ اور ہر پرندے کا جوڑا نر، مادہ تاکہ آگے نسل چل سکے اپنے اہل خانہ کو ساتھ لینے کا حکم تھا اور یہ فیصلہ بھی ہو چکا تھا کہ جو کفر پر ڈٹا ہوا ہے اس کے لیے دعا نہ کرنا جن میں ان کی بیوی اور لڑکا بھی شامل تھا۔

### کشتی میں سوار مسلمانوں کی تعداد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کشتی میں مردوں اور عورتوں کو ملا کر کل تعداد اسی تھی۔ کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تعداد بہتر تھی ایک قول یہ بھی ہے کہ تعداد صرف دس تھی۔ گھر کے افراد خود، تین بیٹے، تین بہو اور ایک پام کی بیوی (بہو)۔

### پانی کا سیلاب اور کشتی کا چلنا

اللہ تعالیٰ کے حکم سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور زمین کو بھی حکم دیا گیا کہ تمام چشموں کو چلا دے اور پانی سے خشکی سمندر بن جائے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے دعا مانگی اپنے رب سے کہ میں عاجز آ گیا ہوں پس تو بدلہ لے۔ پھر ہم نے کھول دیئے آسمان کے دروازے موسلا دھار بارش کے ساتھ اور جاری کر دیا ہم نے زمین سے چشموں کو پھر دونوں پانی مل گئے ایک مقصد کے لیے جو پہلے مقرر ہو چکا تھا اور ہم نے سوار کر دیا نوح علیہ السلام کو تختیوں اور میخوں والی (کشتی) پر۔ مفسرین کہتے ہیں کہ طوفان کا پانی سب سے بڑے پہاڑ سے بھی پندرہ گزاؤ پر نکل گیا تھا۔

### بیٹا بھی ڈوبا بیوی بھی

پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اور وہ ان سے الگ تھا۔ بیٹا سوار ہو جاؤ ہمارے ساتھ

نہ ملو کافروں کے ساتھ۔ بیٹے نے کہا مجھے کشتی کی ضرورت نہیں میں پناہ لے لوں گا کسی پہاڑ کی وہ بچا لے گا مجھے پانی سے آپ نے کہا (بیٹا) آج کوئی بچانے والا نہیں اللہ کے حکم سے۔ ایک موج ان کے درمیان حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں شامل ہو گیا۔ اسی طرح ان کی بیوی بھی موجوں کی لپیٹ میں آ گئی۔

ایک روایت یہ بھی ہے جب پانی طوانی شکل اختیار کرنے لگا تو بچے کی ماں ڈر گئی وہ بچے کو لے کر گھر سے نکل گئی اور پہاڑ کی راہ لی اور جب پانی وہاں پہنچا بچے کو لے کر پہاڑ پر چڑھنے لگی مگر پانی میں دونوں غرق ہو گئے۔ طوفان کے بعد روئے زمین پر کوئی کافر زندہ نہ رہا۔ سب فنا و برباد ہو گئے۔ کشتی میں سوار ایک سو پچاس دن کا عرصہ لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے کشتی کا منہ مکہ مکرمہ کی طرف پھیر دیا اور وہ بیت اللہ کے ارد گرد چالیس دن تک پھرتی رہی۔ پھر اس کا رخ جو دی پہاڑی کی طرف کر دیا پانی ختم ہونے پر کشتی جو دی پہاڑی پر ٹھہر گئی وہاں ایک بستی کی بنیاد رکھی۔ آپ طوفان کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہے اللہ بہتر جانتا ہے۔

طوفان ختم مشرکوں کا صفایا

نوح علیہ السلام کے ساتھ صرف وہ لوگ بچے جو دین میں ان کے پیروکار ہوئے اور اللہ کے حکم کے پابند رہے۔ باقی تمام مشرکوں کا صفایا ہو گیا۔

## قرآن پاک میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر

سورت الاعراف (۷) آیت ۵۹ ترجمہ: ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا سو انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا مبعود ہونے کے لائق نہیں۔ مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔  
آیت ۶۰ ترجمہ: ان کی قوم کے آبرو دار لوگوں نے کہا کہ ہم تم کو صریح غلطی میں (بتلا) دیکھتے ہیں۔

آیت ۶۱ ترجمہ: انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم مجھ میں تو ذرا بھی غلطی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا رسول ہوں۔

آیت ۶۲ ترجمہ: تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور

۱۲۵۰۶۵



میں خدا کی طرف سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جن کی تم کو خبر نہیں۔

آیت ۶۳ ترجمہ: اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت جو تمہاری ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آگئی تاکہ وہ شخص تم کو ڈراوے اور تاکہ تم ڈر جاؤ اور تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔

آیت ۶۴ ترجمہ: سو وہ لوگ ان کی تکذیب ہی کرتے رہے تو ہم نے نوح علیہ السلام کو اور جو لوگ کشتی میں سوار ان کے ساتھ تھے بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا بے شک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

سورت یونس ۱۰ آیت ۱۱ ترجمہ: اور آپ ان کو نوح علیہ السلام کا قصہ پڑھ کر سنائیے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم کو میرا رہنا (یعنی وعظ گوئی کی حالت میں) اور احکام خداوندی کی نصیحت کرنا بھاری اور ناگوار معلوم ہوتا ہے تو میرا تو خدا ہی پر بھروسہ ہے سو تم (میرے ضرر پہنچانے کے متعلق) اپنی تدبیر (جو کچھ کر سکو) مع اپنے شریکاء (یعنی بتوں) کے پختہ کر لو پھر وہ تمہاری تدبیر تمہاری گھٹن (اور دل تنگی) کا باعث نہ ہونا چاہیے پھر میرے ساتھ جو کچھ کرنا ہے کر گزرو اور مجھ کو مہلت نہ دو۔

آیت ۱۲ ترجمہ: پھر بھی اگر تم اعراض ہی کیے جاؤ تو (یہ سمجھو کہ) میں نے تم سے (اس تبلیغ پر) کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا اور میں تم سے کیوں مانگتا کیونکہ میرا معاوضہ تو صرف اللہ ہی کے ذمہ ہے اور چونکہ مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں اطاعت کرنے والوں میں رہوں۔

آیت ۱۳ ترجمہ: سو باوجود اس موعظت کے بھی وہ لوگ انکو جھٹلاتے رہے۔ پس اس پر عذاب طوفان کا مسلط ہوا اور ہم نے اس عذاب سے ان کو اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے ان کو نجات دی اور ان کو زمین پر آباد کیا اور باقی جو لوگ رہ گئے تھے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا ان کو اس طوفان میں غرق کر دیا سو دیکھنا کیسا بُرا انجام ہوا ان لوگوں کا جو عذاب الہی سے مٹائے جا چکے تھے۔

سورت المؤمنون ۲۳ آیت ۲۳ ترجمہ: اور ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اور اس کے سوا کوئی تمہارے لئے معبود بنانے کے لائق نہیں اور جب یہ بات ثابت ہے۔

آیت ۲۴ ترجمہ: تو پھر کیا تم دوسروں کو معبود بنانے سے ڈرتے نہیں ہو پس نوح علیہ السلام کی یہ

بات سن کر ان کی قوم میں جو کافر رئیس تھے کہنے لگے کہ یہ شخص بجز اس کے کہ تمہاری طرح کا ایک معمولی آدمی ہے اور کچھ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ تم سے برتر ہو کر رہے اور اللہ کو (رسول بھیجنا) منظور ہوتا تو فرشتوں کو بھیجتا ہم نے یہ بات اپنے پہلے بڑوں سے نہیں سنی۔

**آیت ۲۵ ترجمہ:** بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے سو ایک وقت خاص یعنی اس کے مرنے کے وقت تک اس کا اور انتظار کر لو۔

**آیت ۲۶ ترجمہ:** نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرا بدلہ لے بوجہ اس کے کہ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا ہے۔

**آیت ۲۷ ترجمہ:** پس ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کے پاس حکم بھیجا کہ تم کشتی تیار کر لو ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے پھر جس وقت ہمارا حکم آئیے اور علامت اس کی یہ ہے کہ زمین سے پانی ابلنا شروع ہو تو اس وقت ہر قسم کے جانوں میں سے ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ یعنی دو دو عدد اس کشتی میں داخل کر لو اور اپنے گھر والوں کو بھی سوار کر لو..... باتنا اس کے جس پر ان میں سے (غرق ہونے کا) حکم نافذ ہو چکا ہے اور یہ سن لو کہ مجھ سے کافروں کی نجات کے بارے میں کچھ گفتگو مت کرنا کیونکہ وہ سب غرق کیے جائیں گے۔

**آیت ۲۸ ترجمہ:** پھر جب تم اور تمہارے ساتھی مسلمان کشتی میں بیٹھ چکو تو یوں کہنا شکر ہے خدا کا جس نے ہم کو کافر لوگوں سے (یعنی ان کے افعال اور تکالیف سے) نجات دی۔

**سورت ہود ۱۱ آیت ۲۵ ترجمہ:** اور ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کے پاس رسول بنا کر اور یہ پیغام دے کر بھیجا کہ تم اللہ کے سوا اور کسی اور کی عبادت مت کرو۔

**آیت ۲۶ ترجمہ:** تم کو (بصورت عبادت غیر اللہ کے) صاف صاف ڈراتا ہوں میں تمہارے حق میں ایک بڑے تکلیف دینے والے دن کے عذاب کا اندیشہ کرتا ہوں۔

**آیت ۲۷ ترجمہ:** سو ان کی قوم میں جو کافر سردار تھے وہ جواب میں کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا اتباع انہیں لوگوں نے کیا ہے جو ہم میں بالکل رذیل ہیں (جن کی عقل اکثر خفیف ہوتی ہے) پھر وہ اتباع بھی محض سز سزئی رائے سے اور ہم تم لوگوں میں یعنی تم میں اور مسلمانوں میں کوئی بات اپنے سے زیادہ بھی نہیں پاتے بلکہ ہم تو تم کو (بالکل) جھوٹا سمجھتے ہیں۔



**آیت ۳۱ ترجمہ:** اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے تمام خزانے ہیں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ تمام غائب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نگاہوں میں حقیر ہوں میں ان کی نسبت تمہاری طرح یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو ثواب نہ دے گا ان کے دل میں جو کچھ ہو اس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے میں تو اگر ایسی بات کہہ دوں تو اس صورت میں ستم ہی کر دوں۔

**آیت ۳۲ ترجمہ:** وہ لوگ کہنے لگے کہ اے نوح علیہ السلام تم ہم سے بحث کر چکے پھر بحث بھی بہت کر چکے سواب ہم بحث و حسرت نہیں کرتے جس چیز سے تم ہم کو دھمکایا کرتے ہو کہ عذاب آجائے گا وہ ہمارے سامنے لے آؤ۔

**آیت ۳۶ ترجمہ:** اور نوح کے پاس وحی بھیجی گئی کہ سوا ان کے جو اس وقت تک ایمان لا چکے ہیں اور کوئی نیا شخص تمہاری قوم میں سے ایمان نہ لائے گا سو جو کچھ یہ لوگ کفر و ایزا کر رہے ہیں اس پر کچھ غم نہ کرو۔

**آیت ۳۷ ترجمہ:** اور تم اس طوفان سے بچنے کے لیے ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر لو اور (یہ سن لو کہ) مجھ سے کافروں کی نجات کے بارے میں کچھ گفتگو مت کرنا کیونکہ وہ سب غرق کیے جائیں گے۔

**آیت ۳۸ ترجمہ:** اور وہ کشتی تیار کرنے لگے اور جب کبھی ان کی قوم میں سے کسی رئیس گروہ کا ان پر گزر ہوتا تو ان سے ہنسی کرتے آپ فرماتے کہ اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم تم پر ہنستے ہیں جیسا تم ہم پر ہنستے ہو۔

**آیت ۴۰ ترجمہ:** یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب کا) قریب آ پہنچا اور زمین سے پانی اُبلنا شروع ہوا ہم نے نوح علیہ السلام سے فرمایا کہ ہر قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ یعنی دو عدد اس کشتی میں چڑھا لو اور اپنے گھر والوں کو بھی چڑھا لو باتشاء اس کے جس پر (غرق ہونے کا) حکم نافذ ہو چکا ہے اور گھر والوں کے علاوہ دوسرے ایمان والوں کو بھی اور تیجہ قلیل آدمیوں کے ان کے ساتھ کوئی ایمان نہیں لایا تھا۔

**آیت ۴۲ ترجمہ:** اور وہ کشتی ان کو لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوح علیہ السلام نے اپنے ایک (سکے یا سوتیلے) بیٹے کو پکارا اور وہ کشتی سے علیحدہ مقام پر تھا کہ اے میرے پیارے

بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور عقیدہ میں کافروں کے ساتھ مت ہو۔

آیت ۴۳ ترجمہ: وہ کہنے لگا کہ میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھ کو پانی میں غرق ہونے سے بچالے گا۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ آج اللہ کے قہر سے کوئی بچانے والا نہیں (نہ پہاڑ نہ کوئی اور چیز) جس پر وہی رحم کرے اور دونوں باپ بیٹوں کے بیچ میں ایک موج حائل ہوگئی پس وہ (بھی مثل دوسرے کافروں کے) غرق ہو گیا۔

آیت ۴۵ ترجمہ: اور جب نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا اور عرض کیا کہ اے میرے رب میرا یہ بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور آپ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور آپ احکم الحاکمین اور بڑی قدرت والے ہیں۔

آیت ۴۶ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے نوح علیہ السلام یہ شخص (ہمارے علم ازلی میں) تمہارے (ان) گھر والوں میں نہیں (جو ایمان لا کر نجات پاویں گے بلکہ) یہ (خاتمہ تک) تباہ کار (یعنی کافر رہنے والا) ہے سو مجھ سے ایسی چیز کی درخواست مت کرو جس کی تم کو خبر نہیں میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادان نہ بن جاؤ۔

آیت ۴۷ ترجمہ: انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں اس امر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ (آئندہ) آپ سے ایسے امر کی درخواست کروں جس کی مجھ کو خبر نہ ہو اور گذشتہ معاف کر دیجئے کیونکہ اگر آپ میری مغفرت نہ فرمائیں گے اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے تو میں تو بالکل تباہ ہی ہو جاؤں گا۔

آیت ۴۸ ترجمہ: کہا گیا کہ اے نوح علیہ السلام اب جو دی پر سے پہاڑ پر اترو ہماری طرف سے سلام اور برکتیں لے کر جو تم پر نازل ہونگی اور ان جماعتوں پر کہ تمہارے ساتھ ہیں اور بہت سی ایسی جماعتیں بھی ہوں گی کہ ہم ان کو دنیا میں چند دن روز عیش دیں گے پھر آخرت میں ان پر ہماری طرف سے سزائے سخت واقع ہوگی۔

سورت الشعراء ۲۶ آیت ۱۰۵ ترجمہ: قوم نوح علیہ السلام نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

آیت ۱۰۶ ترجمہ: جب کہ ان سے ان کے برادری کے بھائی نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔

آیت ۱۱۱ ترجمہ: وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم تم کو مانیں گے حالانکہ رذیل لوگ تمہارے ساتھ



ہولے ہیں۔

آیت ۱۱۳ ترجمہ: ان سے حساب کتاب لینا بس اللہ کا کام ہے کیا خوب ہو کہ تم اس کو سمجھو۔

آیت ۱۱۶ ترجمہ: وہ لوگ کہنے لگے کہ اگر تم (اس کہنے سننے سے) اے نوح علیہ السلام باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیے جاؤ گے۔

آیت ۱۱۷ ترجمہ: نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری قوم مجھ کو (برابر) جھٹلا رہی ہے۔

آیت ۱۱۸ ترجمہ: سو آپ میرے اور ان کے درمیان میں ایک (عملی) فیصلہ کر دیجئے اور مجھ کو اور جو ایماندار میرے ساتھ ہیں ان کو (اس ہلاکت سے) نجات دیجئے۔

آیت ۱۱۹ ترجمہ: تو ہم نے ان کی دعا قبول کی (اور) ان کو اور جو ان کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں (سوار) تھے ان کو نجات دی۔

آیت ۱۲۰ ترجمہ: پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔

سورت القمر ۵۴ آیت ۹ ترجمہ: ان لوگوں سے پہلے قوم نوح علیہ السلام نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندے خاص (نوح علیہ السلام) کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ مجنون ہے اور نوح علیہ السلام کو دھمکی دی گئی۔

آیت ۱۰ ترجمہ: تو نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں در ماندہ ہوں سو آپ ان سے انتقام لے لیجئے۔

آیت ۱۱ ترجمہ: پس ہم نے کثرت سے برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیے۔

آیت ۱۲ ترجمہ: اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے پھر (آسمان اور زمین کا) پانی اس کام کے (پورا ہونے کے) لئے مل گیا۔

آیت ۱۳ ترجمہ: جو (علم الہی میں) تجویز ہو چکا تھا ہم نے نوح علیہ السلام کو تختوں اور میٹھوں والی کشتی پر۔

آیت ۱۴ ترجمہ: جو کہ ہماری نگرانی میں رواں تھی (مع مومنین کے) سوار کیا یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کے لیے کیا۔

آیت ۱۵ ترجمہ: جس کی بیقدری کی گئی تھی اور ہم نے اس واقعہ کو عبرت کے واسطے رہنے دیا۔

سورت تحریم ۶۶ آیت ۱۰ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوح علیہ السلام کی بی بی کا اور لوط علیہ السلام کی بی بی کا حال بیان فرماتا ہے وہ دونوں ہمارے خاص بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں تھیں سوان عورتوں نے اپنے دونوں بندوں کا حق ضائع کیا تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں ان کے ذرا کام نہ آسکے اور ان دونوں عورتوں کو (بوجہ کافر ہونے کے) حکم ہو گیا کہ اور جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی دوزخ میں جاؤ۔

آیت ۱۱ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں (کی تسلی) کے لیے فرعون کی بی بی حضرت (آشیہ) کا حال بیان کرتا ہے جب کہ ان بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے واسطے جنت میں اپنی قرب میں مکان بنائیے اور مجھ کو فرعون (کے شر) سے اور اس کے عمل (کفر کے ضرر اور اثر) سے محفوظ رکھیے اور مجھ کو تمام ظالم یعنی کافروں کو گوں سے محفوظ رکھیے۔

آیت ۱۲ ترجمہ: اور نیز مسلمانوں کی تسلی کے لیے عمران کی بی بی حضرت مریم علیہا السلام کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنے ناموس کو محفوظ رکھا۔ سو ہم نے ان کے چاک گریبان میں اپنی روح پھونک دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو ان کو ملائکہ کے ذریعہ پہنچے تھے) اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت والوں میں سے تھیں۔

سورت نوح ۱۷ آیت ۱ ترجمہ: یقیناً ہم ہی نے بھیجا تھا رسول بنا کر نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف (اس ہدایت کے ساتھ) کہ ڈراؤ اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ آجائے ان پر دردناک عذاب۔

آیت ۳ ترجمہ: یہ کہ عبادت کرو تم اللہ کی اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

آیت ۷ ترجمہ: اور واقعہ یہ ہے کہ میں نے جب بھی انہیں دعوت دی اس غرض سے کہ معاف کر دے تو انہیں تو ٹھونس لیتے وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں اور ڈھانک لیتے چہرے اپنے کپڑوں سے اور اڑ جاتے اپنی ضد پر اور بہت زیادہ تکبر کرتے۔

آیت ۹ ترجمہ: پھر میں نے تبلیغ کی ان میں اعلانیہ اور سمجھایا انہیں چپکے چپکے بھی۔

آیت ۱۰ ترجمہ: سو میں نے کہا معافی مانگو اپنے رب سے یقیناً ہے وہ بہت زیادہ معاف فرمانے والا۔



آیت ۲۱ ترجمہ: کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے رب یقیناً انہوں نے میری نافرمانی کی اور بیروی کی ان کی جنہوں نے نہ اضافہ کیا ان کے مال اور اولاد میں مگر خسارے کا۔

آیت ۲۶ ترجمہ: اور کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے رب نہ باقی چھوڑ زمین پر ان کافروں میں سے کوئی بسنے والا۔

آیت ۲۷ ترجمہ: یقیناً تو نے اگر انہیں چھوڑ دیا تو گمراہ کریں گے یہ تیرے بندوں کو اور نہیں پیدا ہوں گے ان کی نسل سے مگر بدکار اور سخت کافر۔

آیت ۲۸ ترجمہ: اے میرے رب معاف فرمادے مجھے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو داخل ہو میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے اور سب مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو بھی (معاف فرمادے) اور نہ اضافہ کر ظالموں کے لیے مگر ہلاکت میں۔

### نوح علیہ السلام کی بیٹے کو وصیت

امام احمد نے عطا بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نبی نوح علیہ السلام کی رحلت کا وقت آیا تو آپ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی، بیٹا! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں میں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے روکتا ہوں میں تمہیں حکم دیتا ہوں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (کے ذکر) کا بے شک سات آسمان اور سات طبقات ارضی ٹوٹ کر بکھر جائیں تو بھی یہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ انہیں پھر سے جوڑ سکتا ہے۔ دوسری چیز جس کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم سبحان اللہ اور الحمد للہ کا ذکر کیا کرو۔ یہ وہ تسبیح ہے جو پوری مخلوق خدا کی زبان سے صبح و شام جاری و ساری ہے۔ انہیں دو کلمات طیبات کے وسیلے سے مخلوق خدا کو رزق ملتا ہے اور میں تمہیں دو چیزوں سے منع کرتا ہوں (۱) شرک اور (۲) تکبر سے

### نوح علیہ السلام کے بیٹے کی ہلاکت

حضرت نوح علیہ السلام کے ڈوبنے والے بیٹے کا نام ”یام“ (کنعان) بتایا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لیے اللہ سے التجائیں اور دعائیں کیں اور پوچھا اور معلوم کرنا چاہا کہ جب اہل بیعت کی نجات کا وعدہ ہو چکا ہے تو پھر اسے کیوں غرق کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ وہ آپ کے اہل بیعت میں شامل نہیں یعنی جن کی نجات کا میں نے وعدہ کیا ہے اس کا شمار ان خوش نصیبوں میں نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا شمار ان میں ہے جن کے متعلق ہلاکت و بربادی کا فیصلہ کیا جا چکا

ہے۔ اس لئے تقدیر نے اسے مخالف دین کے راستے پر گامزن کر دیا ہے سو وہ بھی کفر اختیار کرنے والوں کے ساتھ غرق ہوگا۔

## حضرت نوح علیہ السلام کی عمر مبارک

اہل کتاب کا خیال ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو آپ کی عمر مبارک چھ سو سال تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اتنا زیادہ فرمایا ہے کہ آپ طوفان کے بعد ساڑھے تین سو سال زندہ رہے لیکن یہ قول غور و فکر کا محتاج ہے کیونکہ قرآن پاک میں ذکر نہ ہے قرآن مجید سے اتنا تو صراحتاً معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعثت کے بعد اپنی قوم میں طوفان آنے تک ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ فرماتے رہے پھر طوفان آیا اور ظالموں کو نسبت و نابود کر دیا لیکن طوفان کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

## (۴) حضرت ہود علیہ السلام

### حضرت ہود علیہ السلام کا شجرہ نسب

حضرت ہود علیہ السلام کا تعلق عاد بن عوص بن سام بن نوح قبیلہ سے تھا۔ یہ لوگ عرب تھے جو احناف میں رہائش پذیر تھے۔ یہ ریتلے پہاڑوں کا علاقہ یمن میں عمان اور حضرموت کے درمیان پڑتا ہے۔ جس وادی میں قوم ہود رہائش پذیر تھی اس وادی کا نام مغیث بتایا جاتا ہے ان میں سے اکثر لوگ مضبوط اونچے ستونوں والے گھروں میں رہائش پذیر تھے۔

### مختصر ذکر ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی اصلاح و ہدایت کے لیے بھیجا حضرت نوح علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔ آپ نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی۔ نہیں ہے تمہارا کوئی معبود اس کے سوا۔ کافر سردار کہنے لگے (اے ہود علیہ السلام) ہم تو خیال کرتے ہیں تم نے نادان ہو اور ہم گمان کرتے ہیں تم جھوٹوں میں سے ہو۔ ہود علیہ السلام نے کہا اے میری قوم نہیں مجھ میں ذرا نادانی بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں۔ میں اپنے رب کے پیغام پہنچانے آیا ہوں اور میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ تم تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پاس



نصیحت تمہارے رب کی طرف سے ایسے آدمی کے ذریعہ آئی جو تم میں سے ہے یاد کرو اللہ تعالیٰ نے قوم نوح علیہم السلام کے بعد تمہیں جانشین بنایا اور جسمانی لحاظ سے بڑھا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ وہ کہنے لگے اے ہود علیہ السلام تم اس لئے آئے ہو کہ ہم ایک خدا کی عبادت کریں اور چھوڑ دیں ان معبودوں کو جن کی عبادت کر رہے ہیں ہم تو یہ کہیں گے کہ تمہیں بتلا کر دیا ہے ہمارے کسی خدا نے دماغی خلل میں۔ ہود علیہ السلام نے کہا میں گواہ بناتا ہوں اللہ تعالیٰ کو اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں بے زار ہوں ان بتوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔ پس سازش کر لو میرے خلاف سب مل کر پھر مہلت نہ دو مجھے بھروسہ ہے اللہ تعالیٰ پر جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے کوئی جاندار بھی ایسا نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے پکڑا ہوا ہے اسے پیشانی کے بالوں سے پھرا کر تم روگردانی کرو تو میں نے پہنچا دیا ہے تمہیں وہ پیغام جسے دے کر مجھے بھیجا گیا تھا تمہاری طرف۔ میرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے اور جب ہمارا حکم آ گیا ہم نے نجات دی ہود علیہ السلام اور جو ایمان لائے تھے ان کے ساتھ قوم عاد نے انکار کیا اپنے رب کی آیتوں کا اور بنا فرمائی کی رسول کی۔ پیروی کرتے رہے ہر متکبر منکر حق کے حکم کی سوان کے پیچھے لگا دی اس دنیا میں بھی لعنت اور قیامت کے دن بھی۔

### عذاب کی دھمکی

اب وہ ہود علیہ السلام سے کہنے لگے اے آدمی وہ عذاب جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے رہتے ہو اگر تم سچے ہو۔ ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ نزول عذاب کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ میں تمہیں وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جو مجھے دیکر بھیجا گیا ہے۔

### عذاب بادل کی شکل میں

پس جب انہوں نے عذاب کو بادل کی صورت میں دیکھا کہ ان کی وادیوں کی طرف آرہا ہے تو بولے یہ بادل ہے ہم پر برسے والا ہے (نہیں نہیں) یہ تو عذاب ہے یہ تند و تیز ہوا ہے تمہیں نہیں کر کے رکھ دے گی ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پس جب صبح ہوئی تو نہ دکھائی دی کوئی چیز بجز ان کے ویران مکانوں کے سرد اور تند و تیز آندھی نے ہر چیز کو اس طرح اکھاڑ کر پھینکا جیسے مڈھ ہیں اکھڑی ہوئی کھجور کے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر مسلسل سات رات اور آٹھ دن مسلط رکھا اور کوئی فرد باقی نہ بچا۔ طوفان نوح علیہ السلام کے بعد شرک و بت پرستی میں مبتلا ہونے والی یہی قوم عاد تھی۔ یہ قوم بلند و بالا جگہوں پر محلات اور یادگاریں بنانے کی عادی تھی اس امید پر کہ ہمیشہ رہنا

## ہود علیہ السلام اور ساتھی محفوظ رہے

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ہود علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر ایک باڑے میں تشریف فرما ہو گئے یہ تند و تیز ہوا ان کے لیے رحمت تھی وہ۔ اس سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بادل یا جھکڑ دیکھتے تو آپ کے چہرے انور سے خوف کے آثار نمودار ہونے لگتے۔ آپ پریشانی کے عالم میں ہوتے اور جب بارش برستی تو خوش ہو جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے پوچھا یا رسول اللہ لوگ ابرو دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں کہ بارش ہوگی مگر آپ جب مطلع ابرو آلود دیکھتے ہیں تو ناپسندیدگی کا آثار ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں ڈرتا ہوں کہیں اس بادل میں قوم ہود علیہ السلام والا عذاب نہ ہو جس نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔

## حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورت ہود ۱۱ آیت ۵۰ ترجمہ: اور عادی طرف (بھیجا ہم نے) ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو۔ ہود علیہ السلام نے کہا! اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی نہیں ہے تمہارا کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہو تم (اپنے شرک میں) مگر جھوٹ گھڑنے والے۔

آیت ۵۱ ترجمہ: اے میری قوم! نہیں مانگتا میں تم سے اس (خدمت) پر کوئی صلہ نہیں ہے میرا اگر اس ہستی کے ذمہ جس نے مجھے پیدا کیا کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

آیت ۵۲ ترجمہ: اور اے میری قوم! معافی چاہو اپنے رب سے پھر پلٹو اسی کی طرف برسائے گا وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش اور اضافہ کرے گا مزید قوت کا تمہاری موجودہ قوت میں اور مت موڑو منہ (بندگی سے) مجرم بن کر۔

آیت ۵۳ ترجمہ: انہوں نے کہا! اے ہود علیہ السلام! نہیں لائے تم ہمارے پاس کوئی صریح شہادت اور نہیں ہیں ہم چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تمہارے کہنے سے اور نہیں ہیں ہم تمہاری بات ماننے والے۔

آیت ۵۴ ترجمہ: نہیں کہتے ہم مگر (یہی کہ) بتلا کر دیا ہے تم کو ہمارے معبودوں میں سے

کسی نے خرابی میں۔ ہود علیہ السلام نے فرمایا بے شک میں بناتا ہوں گواہ اللہ کو اور تم بھی گواہ رہو کہ یقیناً میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔

**آیت ۵۷ ترجمہ:** پھر اگر منہ پھیرتے ہو تم تو یقیناً میں پہنچا چکا ہوں تم کو وہ پیغام جو دے کر بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف اور جانشین کر دے گا میرا رب کسی اور قوم کو تمہاری جگہ اور نہیں بگاڑ سکو گے تم اس کا کچھ بھی۔

**آیت ۵۸ ترجمہ:** اور جب آپہنچا ہمارا عذاب تو نجات دی ہم نے ہود علیہ السلام کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے ان کے ساتھ اپنی رحمت خاص سے اور نجات دی ہم نے ان کو سخت عذاب سے۔

**آیت ۵۹ ترجمہ:** اور یہ ہے قوم عاد کہ انکار کیا تھا انہوں نے اپنے رب کی آیات کا اور نافرمانی کی اللہ کے رسولوں کی اور مانتے رہے کہنا ہر ظالم سرکش کا۔

**آیت ۶۰ ترجمہ:** آخر کار آپڑی ان پر اس دنیا میں بھی لعنت اور قیامت کے دن بھی سنو بلاشبہ عاد نے کفر کیا اپنے رب کے ساتھ خبردار رہو پھٹکار پڑی عاد پر جو قوم تھی ہود علیہ السلام کی۔

**سورت الاعراف ۷ آیت ۶۵ ترجمہ:** اور بھیجا ہم نے طرف قوم عاد کے ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! عبادت کرو اللہ کی نہیں ہے تمہارا کوئی معبود اس کے سوا کیا تم ڈرتے نہیں۔

**آیت ۶۶ ترجمہ:** کہا کچھ سرداروں نے جو کافر تھے اس کی قوم میں سے واقعہ یہ ہے کہ دیکھتے ہیں ہم تمہیں بتلا حماقت میں اور یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔

**آیت ۶۷ ترجمہ:** اے میری قوم کے لوگو! نہیں ہے مجھ میں حماقت کی کوئی بات بلکہ میں تو رسول ہوں بھیجا ہوا رب العالمین کا۔

**آیت ۶۸ ترجمہ:** پہنچا رہا ہوں میں تم کو پیغامات اپنے رب کے اور میں ہوں تمہارا سچا خیر خواہ۔

**آیت ۷۰ ترجمہ:** انہوں نے کہا کیا آئے ہو تم ہمارے پاس یہ پیغام لے کر کہ عبادت کریں ہم صرف اللہ کی جو ایک ہی ہے اور چھوڑ دیں ان سب کو جن کی عبادت کیا کرتے تھے ہمارے باپ دادا۔ اچھا تو لے آؤ تم وہ (عذاب) جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔ اگر ہو تم سچے۔



آیت ۱۷ ترجمہ: کہا (ہود علیہ السلام) نے یقیناً پڑ چکی ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے پھٹکار اور (اسکا) غضب کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جو رکھ لیے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (از خود) نہیں نازل کی اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سند۔ سو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

آیت ۱۸ ترجمہ: آخر کار بچا لیا ہم نے ہود علیہ السلام کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی مہربانی سے اور کاٹ دی ہم نے جڑ ان لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا تھا ہماری آیات کو اور نہ تھے وہ ایمان لانے والے۔

سورۃ الاحقاف ۴۶ آیت ۲۱ ترجمہ: اور سناؤ انہیں قصہ عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کا جب متنبہ کیا اس نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں جبکہ گزر چکے تھے متنبہ کرنے والے ان سے پہلے بھی اور (آتے رہے) اس کے بعد بھی کہ نہ عبادت کرو تم کسی کی سوائے اللہ کے۔ مجھے اندیشہ ہے تمہارے بارے میں ایک ہولناک دن کے عذاب کا۔

آیت ۲۲ ترجمہ: انہوں نے کہا کیا تم آئے ہو اس لئے کہ برگشتہ کر دو ہمیں بہکا کر ہمارے معبودوں سے۔ اچھا تو اب لے آؤ ہم پر (عذاب) جس سے تم ڈراتے ہو ہمیں اگر ہو تم سچے۔

آیت ۲۳ ترجمہ: انہوں نے جواب دیا کہ بس اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور میں پہنچا رہا ہوں تم کو وہ پیغام جو بھیجا گیا ہے مجھے دے کر لیکن میں دیکھتا ہوں تمہیں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو۔

## اللہ کا عذاب

آیت ۲۴ ترجمہ: پھر جب دیکھا انہوں نے اس (عذاب) کو بادل کی شکل میں آتے ہوئے اپنی وادیوں کی طرف تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہمیں سیراب کر دے گا۔ نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ جلدی مچا رہے تھے تم جس کی۔ یہ ہوا کا طوفان ہے جس میں ہے دردناک عذاب۔

آیت ۲۵ ترجمہ: تباہ کر ڈالے گا یہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے آخر کار وہ ہو گئے ایسے کہ نہ نظر آتی تھیں مگر ان کے رہنے کی جگہیں اس طرح ہم سزا دیتے ہیں مجرم لوگوں کو۔

سورۃ الذریت ۵۱ آیت ۴۱ ترجمہ: اور تمہارے لئے عبرت ہے قوم عاد کے واقعہ میں جب بھیجی ہم نے ان پر تباہ و برباد کر دینے والی ہوا۔

آیت ۲۲ ترجمہ: نہیں چھوڑتی تھی وہ کوئی چیز جس پر سے وہ گزر جاتی تھی مگر کر ڈالتی تھی وہ اسے ریزہ ریزہ۔

سورت القمر ۵۴ آیت ۱۹ ترجمہ: بلاشبہ ہم نے بھیج دی ان پر سخت طوفانی ہوا ایک ایسے منحوس دن میں جس کی نحوست نہ ختم ہونے والی تھی۔

آیت ۲۰ ترجمہ: جو اٹھا اٹھا کر پھینک رہی تھی لوگوں کو اس طرح گویا کہ وہ کھجور کے تنے ہیں جڑ سے اکھڑے ہوئے۔

سورت الحاقہ ۶۹ آیت ۶ ترجمہ: اور رہے عاد سو وہ ہلاک کیے گئے ایسی ہوا سے جو شدید سرد اور طوفانی تھی۔

آیت ۷ ترجمہ: مسلط رکھا اسے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل اس طرح کہ دیکھتے تم ان لوگوں کو کہ وہاں وہ گر کر مرے پڑے ہیں گویا کہ وہ تنے ہیں کھجور کے بوسیدہ۔

سورت الفجر ۸۹ آیت ۶ ترجمہ: کیا نہیں دیکھا تم نے کہ کیسا برتاؤ کیا تمہارے رب نے قوم عاد کے ساتھ۔

آیت ۷ ترجمہ: عاد ارم اونچے اونچے ستونوں والی۔

آیت ۸ ترجمہ: وہ کہ نہیں پیدا کی گئی اس کی مثل (کوئی قوم) ملکوں میں۔

## (۵) حضرت صالح علیہ السلام

### قوم ثمود کا تعارف

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی طرف پیغمبر بن کر تشریف لائے جو ایک مشہور قبیلہ تھا۔ اور اپنے دادا ثمود کی وجہ سے ثمود کہلاتا تھا۔ ثمود کے بھائی کا نام جدیس ہے یہ دونوں عابر بن ارم کے بیٹے ہیں جو سام بن حضرت نوح علیہ السلام کا صاحبزادہ ہے قوم ثمود قوم عاد کے بعد واقع ہوئی ہے یہ لوگ بھی بت پرست تھے۔

## حضرت صالح علیہ السلام کی تعلیم

حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں اللہ واحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت دی۔ جب آپ کی تبلیغی سرگرمیاں تیز تر ہو گئیں تو کافروں نے آپ کو قتل کرنے کی سازشیں کیں۔ چند بد بختوں نے آپ کی اس اونٹنی کو بھی قتل کر دیا اور اللہ نے انہیں سخت ترین سزا دی۔

## حضرت صالح علیہ السلام کا مختصر قصہ

قوم ثمود، قوم عاد کے بعد واقع ہوئی یہ لوگ بھی بت پرست تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کے لیے اپنا بندہ خاص اور رسول بھیجا جس کا نام حضرت صالح علیہ السلام تھا۔ آپ علیہ السلام نے انہیں اللہ واحدہ لاشریک کی دعوت دی۔ انہیں بتوں اور غیر خداؤں کی پوجا چھوڑنے کا کہا۔ کچھ لوگ آپ کی بات مان گئے اور مسلمان ہو گئے مگر امیر اور رئیس لوگ کفر کرتے رہے۔ انہوں نے میدانی علاقوں میں عالیشان محل بنا رکھے تھے۔ یہ عرب کے اصل باشندے تھے ان ظالموں نے قوم عاد کی تباہی سے سبق نہ سیکھا اور مخالفت رسول کی راہ اختیار کی۔

## حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا

اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی۔ نہیں ہے کوئی معبود اس کے سوا۔ اس نے اپنے فضل و کرم سے تمہیں اس زمین میں آباد کیا۔ یہ کھیتیاں یہ پھل تمہاری خاطر پیدا کیے۔ وہی خالق و رازق ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ بے شک میرا رب قریب ہے اور التجائیں قبول فرمانے والا ہے۔ جب تک میرے جسم میں جان ہے تمہیں حق کی دعوت دیتا رہوں گا جب تک کہ اللہ کوئی فیصلہ صادر نہیں فرمادیتا۔

## قوم کا جواب

قوم نے جواب دیا اے صالح علیہ السلام تم تو ان لوگوں میں سے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہو۔ تم ہو تو مگر ایک انسان ہماری طرح۔ کیا تم روکتے ہو ہمیں اس سے کہ ہم عبادت کریں ان بتوں کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا۔



## قوم کا چٹان سے اونٹنی معجزہ نکالنے کا مطالبہ

قوم کے لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے ایک مطالبہ رکھا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں تو اس پہاڑ کی چٹان سے ایک ایسی اونٹنی برآمد کرائیں جو بچہ دینے والی ہو۔ پھر ہم آپ کی پیروی کریں گے اور ایمان لے آئیں گے۔ آپ علیہ السلام نے ان سے پختہ وعدہ لینے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور اونٹنی برآمد ہو گئی۔ آپ نے قوم کے لوگوں سے یہ وعدہ بھی لیا کہ یہ جہاں سے چاہے چرے گی کوئی اپنے کھیتوں سے اسے چرنے سے نہیں روکے گا اور ایک دن کنویں سے یہ پانی پیئے گی اور ایک دن کنویں پر پانی کی آپ کی باری ہوگی۔ نیز کوئی اس کو بری نیت سے ہاتھ نہیں لگائے گا۔ جس دن پانی پینے کی اس کی باری ہوگی آپ کنویں سے پانی نہیں لیں گے۔ اونٹنی کا معجزہ آنے پر چند لوگ وعدہ کے مطابق ایمان لائے باقی نے وعدہ خلافی کی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ لوگ اونٹنی سے تنگ آنے شروع ہو گئے کیونکہ جس دن اونٹنی کے پانی پینے کی باری ہوتی وہ سارے کا سارہ پانی پی جاتی ان کو پانی نہ ملتا اور کھیتوں میں ان کی فصلیں بھی تباہ ہوتیں۔

## اونٹنی کو مارنے کا مشورہ

قوم جب اونٹنی کے پانی پینے اور چارہ کھانے سے تنگ آ گئی تو وہ اس کو مارنے کا سوچنے لگے۔ ایک دن جب اونٹنی نے اپنی پانی کی باری پر کنویں پر آنا تھا وہ وہاں گھات لگا کر بیٹھ گئے کہ جب اونٹنی آئے گی پانی پینے لگے گی اس کا کام تمام کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا جب اونٹنی پانی پینے آئی اس پر وار کیا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔

## حضرت صالح علیہ السلام کو جواب

جب انہوں نے اونٹنی کو مار دیا اور صالح علیہ السلام کو کہا! اے صالح علیہ السلام لے آؤ ہم پر اس عذاب کو جس کا تم نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ اگر تم اللہ کے رسولوں سے ہو۔

## حضرت صالح علیہ السلام اور گھروالوں کو ختم کرنے کا منصوبہ

پوری قوم نے مشورہ کیا اور یہ قرار داد متفقہ منظور کی کہ ہم رات کے اندھیرے میں چپکے سے صالح علیہ السلام اور ان کے گھروالوں پر حملہ کر کے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیں گے اور سب مل کر اس کے خاندان کو اس کا خون بہا دیا کریں گے اور پھر ہم کہیں گے اس کے وارث سے کہ ہم تو

موجود ہی نہ تھے جب انہیں ہلاک کیا گیا اور ہم بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔

## حضرت صالح علیہ السلام سے قوم کی معافی مانگنا

قوم کے لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا یہ اونٹنی کا واقعہ چندنا سمجھ لڑکوں سے ہوا ہے حضرت صالح علیہ السلام نے کہا اونٹنی کا نومولود بچہ تلاش کرو تا کہ اس کے ذریعہ اس جرم کی معافی ہو جائے۔ بچہ ان لوگوں کو دیکھتے ہی پہاڑ پر چڑھ گیا جب لوگ اس کو پکڑنے پہاڑی پر چڑھنے لگے پہاڑ اتنا بلند ہو گیا کہ چوٹی تک پرندہ بھی نہیں جاسکتا تھا۔ بچہ زار و قطار رو یا حتیٰ کہ اس کے آنسو بہنے لگے پھر وہ حضرت صالح علیہ السلام کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ بولاتا حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اور بتا دیا کہ کل صبح تمہارے چہروں پر زردی چھا جائے گی دوسرے دن چہروں پر سرخی چھاگئی اور تیسرے دن ان کے چہرے سخت سیاہ نظر آنے لگے جب چوتھا دن آیا انہیں ایک شدید کڑک نے آلیا اور وہ منہ کے بل اوندھے گر کر تباہ ہو گئے۔

## حضرت صالح علیہ السلام کا قرآن میں ذکر

سورت النمل ۲۷ آیت ۴۵ ترجمہ: اور یقیناً بھیجا ہم نے رسول بنا کر ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو (اس حکم کے ساتھ) کہ بندگی کرو اللہ کی تو یکا یک وہ دو فریق بن گئے اور باہم جھگڑنے لگے۔

آیت ۴۶ ترجمہ: صالح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم! کیوں جلدی مچاتے ہو تم برائی کے لیے بھلائی سے پہلے کیوں نہیں تم مغفرت طلب کرتے اللہ سے شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

آیت ۴۷ ترجمہ: کہنے لگے! منحوس قدم پایا ہے ہم نے تمہیں اور ان کو جو تمہارے ساتھ ہیں۔ صالح علیہ السلام نے کہا تمہاری بد قسمتی تو اللہ کے ہاں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تم ایسے لوگ ہو جو عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

آیت ۴۸ ترجمہ: اور تھے اس شہر میں نوجتھے دار جو فساد مچاتے رہتے تھے ملک میں اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے تھے۔

## حضرت صالح کو ختم کرنے کا منصوبہ

آیت ۴۹ ترجمہ: انہوں نے کہا قسم کھاؤ باہم اللہ کی کہ ہم شیخون ماریں گے صالح علیہ السلام اور

اس کے گھر والوں پر پھر ہم کہہ دیں گے، اس کے ولی سے، ہم موجود نہ تھے۔ اس کے خاندان کی ہلاکت کے موقع پر اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔

آیت ۵۰ ترجمہ: اور چلے وہ ایک چال اور پھر چلے ہم بھی ایک چال جس کی انہیں خبر ہی نہ ہوئی۔

آیت ۵۱ ترجمہ: سو دیکھ لو کیا ہوا انجام ان کی چال کا یہ کہ ہم نے تباہ کر کے رکھ دیا ان کو اور ان کی ساری قوم کو۔

آیت ۵۲ ترجمہ: سو یہ رہے ان کے گھر جو ویران پڑے ہیں اس ظلم کے نتیجے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔ بے شک اس میں ایک نشان عبرت ہے ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں۔

آیت ۵۳ ترجمہ: اور بچا لیا ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور اللہ سے ڈرتے رہتے تھے۔

سورت ہودا آیت ۶۱ ترجمہ: اور (بھیجا ہم نے) شمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو تو اس نے کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی نہیں ہے تمہارا کوئی معبود سوائے اس کے۔ اسی نے پیدا کیا ہے تم کو زمین سے اور آباد کیا ہے تم کو اس میں۔ سو معافی چاہو اس سے پھر پلٹو اسی کی طرف بے شک میرا رب قریب ہی ہے اور (دعا میں) قبول کرنے والا ہے۔

## بتوں کی پوجا سے روکنا

آیت ۶۲ ترجمہ: انہوں نے کہا! اے صالح علیہ السلام! تھے تم ہم میں ایک ایسے شخص جس سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں اس سے پہلے۔ کیا منع کرتے ہو تم ہمیں اس سے کہ عبادت کریں ہم ان کی جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا اور یقیناً ہم شک میں مبتلا ہیں اس (طریقے) کے بارے میں دعوت دے رہے ہو تم ہمیں جس کی (اور اس پر) دل نہیں جمتا۔

آیت ۶۳ ترجمہ: اور اے میری قوم یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے سو اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اس کو برائی (اور تکلیف دہی) کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو فوری عذاب آپکڑے۔

آیت ۶۵ ترجمہ: سو انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا تو صالح علیہ السلام نے فرمایا (خیر) تم اپنے



گھروں میں تین دن اور بسر کر لو یہ ایسا وعدہ ہے جس میں ذرا جھوٹ نہیں۔

آیت ۶۶ ترجمہ: سو جب ہمارا حکم (عذاب کے لیے) آپہنچا ہم نے صالح علیہ السلام کو اور جو ان کے ہمراہ اہل ایمان تھے۔ ان کو اپنی عنایت سے (اس عذاب سے) بچا لیا اور اس دن کی بڑی رسوائی سے بچا لیا بے شک آپ کا رب ہی بڑی قوت والا غلبہ والا ہے۔

آیت ۶۷ ترجمہ: اور ان ظالموں کو ایک دھماکہ نے آدبایا جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

آیت ۶۸ ترجمہ: جیسے ان گھروں میں کبھی بے ہی نہ تھے خوب سن لو (قوم) ثمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ خوب سن لو رحمت سے ثمود کو دوری ہوئی۔

### اللہ کی نشانی اونٹنی معجزہ

سورت الاعراف ۷ آیت ۷۳ ترجمہ: اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا! اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل آچکی ہے۔ یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے سو اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو دردناک عذاب آ پکڑے۔

آیت ۷۴ ترجمہ: اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاد کے بعد آباد کیا اور تم کو زمین پر رہنے کے لیے ٹھکانا دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے ہو سو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

آیت ۷۵ ترجمہ: ان کی قوم میں جو متکبر سردار تھے انہوں نے غریب لوگوں سے جو کہ ان میں سے ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ صالح علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیشک ہم تو اس پر پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے۔

آیت ۷۶ ترجمہ: وہ متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس پر یقین لائے ہو ہم تو اس کے منکر ہیں۔

آیت ۷۷ ترجمہ: غرض اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے

لگے کہ اے صالح علیہ السلام جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے تھے اس کو منگوائیے اگر آپ پیغمبر ہیں۔

آیت ۷۸ ترجمہ: پس آپکڑا ان کو زلزلے نے سواپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔

آیت ۷۹ ترجمہ: اس وقت صالح علیہ السلام ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے پروردگار کا حکم پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے تھے۔

سورۃ الشعراء ۲۶ آیت ۱۵۳ ترجمہ: ان لوگوں نے کہا کہ تم پر تو کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے۔

آیت ۱۵۴ ترجمہ: تم بس ہماری طرح کے ایک (معمولی) آدمی ہو اور آدمی نبی نہیں ہوتا سو کوئی معجزہ پیش کرو اگر تم سچے ہو۔

آیت ۱۵۵ ترجمہ: صالح علیہ السلام نے فرمایا یہ ایک اونٹنی ہے پانی پینے کے لیے ایک باری اس کی ہے اور ایک مقرر دن میں ایک باری تمہاری۔

آیت ۱۵۶ ترجمہ: اور (ایک یہ ہے کہ) اس کو برائی (اور تکلیف دہی) کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو ایک بھاری دن کا عذاب آپکڑے۔

آیت ۱۵۷ ترجمہ: سو انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر جب آثار عذاب کے نمودار ہوئے تو اپنی حرکت پر پشیمان ہوئے۔

آیت ۱۵۸ ترجمہ: پھر (آخر) عذاب نے ان کو آلیا پیشک اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے اور باوجود اس کے ان میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

سورۃ القمر ۵۴ آیت ۲۷ ترجمہ: ہم اونٹنی کو نکالنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لیے سو ان کو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر سے بیٹھے رہنا۔

آیت ۲۸ ترجمہ: اور ان لوگوں کو یہ بتلا دینا کہ پانی (کنویں کا) ان میں بانٹ دیا گیا ہے ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے گا۔

آیت ۲۹ ترجمہ: سو انہوں نے اپنے (قدار) رفیق کو بلایا سو اس نے اونٹنی پر وار کیا اور کوچیں کاٹ دیں۔

آیت ۳۰ ترجمہ: سو دیکھو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔

آیت ۳۱ ترجمہ: ہم نے ان پر ایک ہی نعرہ (فرشتہ کا) مسلط کیا سو وہ (اسی سے) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی باڑ لگانے والے کا چورا۔

سورت الشمس ۹۱ آیت ۱۲ ترجمہ: اس قوم میں جو سب سے زیادہ بد بخت تھا وہ (اوٹنی کے قتل کرنے کے لیے) اٹھ کھڑا ہوا۔

آیت ۱۳ ترجمہ: تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی اس اوٹنی سے اور اس کی پانی پینے سے خبردار رہنا۔

آیت ۱۴ ترجمہ: سو انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اوٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس ہلاکت کو (تمام قوم کے لیے) عام فرمایا۔

### چٹان سے اوٹنی برآمد

ائمہ مفسرین کرام فرماتے ہیں ایک دن شمود کے لوگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے۔ حضرت صالح علیہ السلام بھی وہاں تشریف لے گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور نصیحت کی۔ آنے والے عذاب سے ڈرایا اور ہر طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی۔ کافروں نے آپ سے معجزہ طلب کیا اور کہا ہم ایمان لانے کو تیار ہیں بشرطیکہ سامنے کی چٹان سے اوٹنی پیدا کر دیں۔ فلاں رنگ کی ہو انہوں نے اوٹنی کا رنگ قد و قامت اور دوسرے اوصاف گنوائے حاملہ بھی ہو۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا اگر یہ مطالبہ پورا ہو جائے تو میری رسالت اور پیغام کی تصدیق کرو گے۔ سب نے کہا ہاں ہم آپ کے ہاتھ بیعت کر لیں گے۔ اور ساری مخالفتیں ختم کر دیں گے۔ آپ نے ان سے عہد و میثاق لینے کے بعد عبادت گاہ میں جا کر اللہ سے سجدہ عبادت کے بعد دعا کی۔ اللہ نے اس چٹان سے جس قسم کی اوٹنی کا مطالبہ تھا اوٹنی برآمد کر دی۔ اوٹنی کو دیکھ کر کئی لوگ ایمان لے آئے مگر بہت سارے کفر و ضلالت اور سرکشی پر ڈٹے رہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں حکم دیا اور خبردار کیا کہ کہیں اس اوٹنی اور اس کے پیٹ میں بچہ کو اذیت اور نقصان دینے کے پرپے نہ ہو جانا۔ یہ اوٹنی قوم شمود کے لیے امتحان تھی۔ یہ اوٹنی اتفاق سے انہوں نے رکھ لی جہاں چاہے ان کے کھیتوں سے چرتی پھرے جس دن آئے سیر ہو کر جائے اور جس دن کنویں پر اس کی باری ہو سارا پانی پی جاتی لوگوں کو ضروریات کا پانی نہ ملتا۔ وہ لوگ اس سے تنگ آ گئے۔ سلسلہ طویل ہوا قوم کے لوگ



اکٹھے ہوئے اور یہ طے پایا کہ اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں تاکہ وہ چین سے رہ سکیں اور ضرورت کا پانی میسر آسکے۔ بد معاشوں کا ایک گروہ گھات لگا کر بیٹھ گیا کہ اونٹنی کب پانی پینے آئے حملہ کریں۔ اونٹنی جب گھاٹ پر آئی پانی پینے لگی تو ”مصرح“ نے تیر مارا اور دوسرے ساتھیوں کو ترغیب دی۔ قدار بن سلف نے پہل کی اور تلوار لے کر اس پر حملہ کیا اور ٹانگیں کاٹ دیں۔ اونٹنی کا نوزائندہ بچہ بھاگا اور بلند و بالا چوٹی پر چڑھ گیا اور تین مرتبہ بلبلیا پھر اس چٹان میں داخل ہوا اور غائب ہو گیا۔

انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھی اونٹنی کے ساتھ خاک و خون میں ملانے کا مشورہ کیا کہ رات کے اندھیرے میں چپکے سے صالح علیہ السلام اور اس کے گھردالوں پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں اور سب مل کر اس کے خاندان کو خون بہا ادا کر دیں۔ انہوں نے بھی خفیہ سازش کی ادھر ہم نے بھی خفیہ تدبیر کی اور وہ سمجھ نہ سکے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر آسمان سے پتھر برسائے۔

جنہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کے قتل کی تدبیر کی تھی اور نیست و نابود کر دیا۔ دوسروں پر آسمان سے ایک چیخ نے آلیا۔ زمین زلزلے کے جھٹکوں سے لرز اٹھی جسموں سے رو جیس پرواز کرنے لگیں۔ زندگی موت کے گھاٹ اترنے لگی۔ ایک سناٹا چھا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں سب کے سب کافر نیست و نابود ہو گئے۔ ثمود کی قوم کا ایک فرد بھی باقی نہ بچا۔ یہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کا انجام۔

## (۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تاریخ اور حافظ ابن عساکر کے حوالے سے والدہ ماجدہ کا

نام امیلہ تھا۔

**ولادت:** اہل کتاب لکھتے ہیں کہ جب تاریخ کی عمر پچھتر سال ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام، ماحور اور باران پیدا ہوئے باران سے حضرت لوط علیہ السلام پیدا ہوئے۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شادی

اہل کتاب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ شادی کی اور یہ کہتے ہیں۔ تاریخ اپنے بیٹے حضرت ابراہیم اور ان کی بیوی سارہ اور ان کے بھتیجے لوط بن ہاران کے ساتھ ہجرت کر کے ارض کنعان آگئے جسے بیت المقدس کہا جاتا ہے ان دنوں دمشق کے تمام لوگوں کا ذین ستارہ پرستی تھا۔ دمشق کے سب لوگ ان ستاروں کے لیے عیدیں اور میلے مناتے ستاروں اور مورتیوں کی عبادت کرتے۔ بت پرستی کا دور دورہ تھا صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی زوجہ حضرت سارہ اور بھتیجا حضرت لوط علیہ السلام اس لعنت سے محفوظ تھے۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر قصہ

پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کلدانیوں کی زمین میں پیدا ہوئے۔ یہ سرزمین بابل اور اس کے گرد نواح کا علاقہ ہے پھر آپ ارض کنعان کی طرف عازم سفر ہوئے۔ جسے بیت المقدس کہتے ہیں اور حران میں قیام پذیر ہوئے۔

## لوگوں کی پرستش

کلدانی سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے۔ وہ قطب شمالی کی طرف منہ کر کے قولاً اور فعلاً سات ستاروں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ دمشق کے سب لوگ ان ستاروں کے لیے عیدیں اور میلے منعقد کرتے تھے۔ اہل حران بھی ستاروں اور مورتیوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ تقریباً پوری دنیا میں بت پرستی کا دور دورہ تھا۔

## فتنوں کا خاتمہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی وہ واحد ہستی تھے۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان فتنوں کا خاتمہ فرمایا۔ آپ اللہ کی رحمت سے بچپن سے دانائے تھے۔ جب آپ جوان ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسالت کے منصب پر فائز کر کے اپنا خلیل بنا لیا۔

## اللہ کی عبادت کا درس

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا بتوں کی پوجا چھوڑ کر عبادت کرو اللہ تعالیٰ

کی اور اس سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے اور جن لوگوں نے انکار کیا اللہ تعالیٰ کا ان کے لیے عذاب الیم ہے۔

## باپ کو دعوت اسلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ بھی بتوں کا پجاری تھا سب سے پہلے آپ نے ان کو دعوت حق دی۔ انہوں نے کہا اے میرے باپ تو کیوں عبادت کرتا ہے ان کی جو نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ تجھے کوئی فائدہ دے سکتے ہیں۔ اے میرے باپ آیا ہے میرے پاس ایسا علم جو تیرے پاس نہیں آیا اس طرح تو میرا کہنا مان میں تجھے سیدھا راستہ دکھاؤں گا تو شیطان کے پیچھے نہ چل۔

## باپ کا جواب

باپ نے کہا کیا روگردانی کرنے والا ہے تو میرے خداؤں سے اے ابراہیم علیہ السلام اگر تم باز نہ آئے تو میں سنگسار کر دوں گا اور دور ہو جا میرے سامنے سے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا سلام ہو تم پر۔ میں مغفرت طلب کروں گا تیرے لئے اپنے رب سے بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔

قرآنی آیات سے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ سے گفتگو اور مکالمہ کتنے لطیف انداز اور اشاروں سے تھا۔ آپ نے فرمایا ان صورتوں کی عبادت عقلمندی نہیں جو نہ سنتی ہیں نہ بولتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں بھلا پتھر اپنے پوجا کرنے والوں کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔ آپ نے باپ کے لیے دعائے مغفرت کی کیونکہ آپ ان سے وعدہ کر چکے تھے۔ مگر جب آپ کو پتہ چل گیا اور یقین ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ ان سے بیزار ہو گئے۔

## قیامت کے دن باپ کا حشر

امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے ملاقات کریں گے۔ جبکہ ان کا چہرہ بری طرح غبار آلود ہوگا۔ آپ ان سے کہیں گے میں نہ کہتا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرنا باپ کہے گا۔ آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ آپ اللہ سے باپ کے حق میں دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے کافروں کے لیے جنت حرام کر دی ہے۔ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو تمام آسمانوں اور زمین



کن بادشاہی دکھائی کہ ستارے بھی نظر آتے ہیں کبھی غائب ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نظر سے تو کچھ غائب نہیں ہو سکتا اور کوئی خفیف ترین ذرہ بھی اس سے مخفی نہیں ہے اس لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی پروردگار نہیں اس لئے ستارے خدا نہیں ہو سکتے اور نہ چاند، سورج کا یہ کمال ہے اور نہ ہی وہ مورتیاں جو تمہارے ہاتھوں سے بنائی ہوئی ہیں ان کی پرستش کی جا سکتی ہے۔ بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا اور میں اس پر گواہی دینے والوں سے ہوں اور خدا کی قسم میں بند و بست کروں گا تمہارے بتوں کا جب تم چلے جاؤ گے پیٹھ پھرتے ہوئے۔

### لوگوں کا میلہ دیکھنے جانا اور ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا

ایک دن جب لوگ میلہ دیکھنے نکلے اور ابراہیم علیہ السلام کو بھی جانے کی دعوت دی۔ سو آپ نے ایک بار دیکھا ستاروں کی طرف۔ پھر کہا میری طبیعت ناساز ہے۔ چنانچہ وہ لوگ انہیں پیچھے چھوڑ کر چلے گئے۔

### بت خانہ داخل ہو کر بت توڑنا

پس آپ چپکے سے ان کے دیوتاؤں کی طرف گئے اور کہا کیا تم (یہ مٹھائیاں) نہیں کھاؤ گے تمہیں کیا ہو گیا تم بولتے نہیں۔ پھر پوری قوت سے ضرب لگائی ان پر دائیں ہاتھ سے۔ یہ ایک بہت بڑا ہال تھا جس میں سینکڑوں بت بڑے تھے اور ان کے سامنے طرح طرح کے کھانے پڑے تھے۔ دائیں ہاتھ سے ضرب لگانے کی وجہ یہ تھی کہ دائیں ہاتھ زیادہ قوی، زیادہ سخت اور بہت قہر آلود ہوتا ہے۔ آپ نے بتوں کو کلہاڑے کے ساتھ ریزہ ریزہ کیا اور بڑے بت کو توڑنے کی بجائے کلہاڑہ اس کے کندھے پر رکھ دیا تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ بڑے بت کی کارستانی ہے۔

### بت شکنی دیکھ کر لوگ حیران

جب لوگ میلے سے واپس آئے اور اپنے معبودوں کا یہ حال دیکھ کر کہنے لگے کس نے ہمارے معبودوں کا یہ حال کیا ہے۔

### عقل کے اندھے

اگر ان عقل کے اندھوں میں ذرا سی بھی غور و فکر کی صلاحیت ہوتی معبودوں کا یہ حال دیکھ کر آنکھیں کھل سکتی تھیں کہ اگر وہ خدا ہوتے تو ضرور توڑنے والے کا ہاتھ پکڑتے جو انہیں

توڑنے کے درپے تھا۔

### ابراہیم علیہ السلام کا نام لینا

کہا ہم نے ایک نوجوان کو سنا ہے وہ ان کا ذکر (برائی سے) کیا کرتا ہے۔ اسے ابراہیم علیہ السلام کہا جاتا ہے۔

### ابراہیم علیہ السلام کو بلانا

جب تمام لوگ جمع ہو گئے اور ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر لایا گیا پھر بھرے مجمع میں آپ سے پوچھا گیا۔ اے ابراہیم علیہ السلام کیا تو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ فرمایا ان کے اس بڑے نے یہ حرکت کی ہوگی۔ سو ان سے پوچھو اگر یہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ انہوں نے سر جھکا لیا اور ابراہیم علیہ السلام سے کہا۔ اے ابراہیم علیہ السلام تو تو جانتا ہے کہ یہ بول نہیں سکتے پھر تو کیوں کہتا ہے کہ ان سے پوچھو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان بتوں کی جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ تمہیں ضرر۔ افسوس ہے تم پر نیز ان بتوں پر جن کو تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا یعنی تم پوجتے ہو انہیں جنہیں تم خود تراشتے ہو۔

### حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا مشورہ

انہوں نے کہا بناؤ اس کے لیے وسیع آتش کدہ پھر پھینک دو اسے اس بھڑکتی آگ میں۔ بولے جلاؤ اس کو اور مدد کرو اپنے خداؤں کی۔

### آگ تیار کی گئی

ایک بہت بڑی جگہ تیار کی اس میں ایندھن جمع کیا گیا پھر ایندھن کو آگ لگادی۔ سرخ انگارے بننے شروع ہو گئے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے اتنی بڑی آگ اور بلند آگ پہلے شاید کبھی نہ دیکھی گئی ہو۔ حضرت ابراہیم کو ایک منجیق میں بٹھا کر آپ کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اور پھینکنے کے لیے تیار ہو گئے۔

امام بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جب آپ کو آگ میں پھینکا گیا۔ آپ نے کہا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سورت آل عمران میں بھی ذکر ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو آپ نے

بارگاہ خداوندی میں عرض کیا اے اللہ بے شک تو آسمان میں ایک ہے اور زمین پر میں ہی تیری عبادت کرنے والا ہوں۔

### ملائکہ خدمت میں

اسلاف بتاتے ہیں ابھی ابراہیم علیہ السلام پھینکے جا رہے تھے حضرت جبرائیل حاضر ہوا۔ اے ابراہیم علیہ السلام کیا کوئی حاجت ہے فرمایا مجھے آپ سے کوئی حاجت نہیں۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بارش کے فرشتے نے حاضر ہو کر عرض کیا جب حکم ہوگا بارش برسا دوں گا تو آپ نے فرمایا میرا رب ان چیزوں سے زیادہ تیز ہے۔

### آگ گل گزار

اللہ نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم کو کوئی نقصان نہ پہنچے صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل بھی ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ آپ کے چہرے پر پسینہ تک نہ تھا۔ سعدی فرماتے ہیں کہ سائے کا فرشتہ بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ آگ کے میدان سے ایک شاداب باغ گل گزار میں تشریف فرما تھے جس کے ارد گرد آگ کے شعلے تھے جن سے نہ لوگ اندر آ سکتے تھے اور نہ آپ باہر جا سکتے تھے۔

### حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ بھی آگ میں

ابن عساکر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو آواز دی اے میرے بیٹے میں تیرے پاس آنا چاہتی ہوں۔ آپ اللہ سے دعا کریں وہ تیرے ارد گرد سے آگ سے مجھے نجات دے۔ آپ نے فرمایا ہاں آئیے وہ آپ کے پاس جا پہنچیں آگ کے شعلے ان کے لیے بھی گلزار بن گئے۔ حضرت ابراہیم کو اپنے بازوؤں میں دبوچا، بو سے لیے گلے لگایا اور واپس آئیں۔ مشرکین نے تو ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر کامیاب ہونے کا منصوبہ بنایا تھا مگر وہ ناکام ہو گئے۔ وہ غالب ہونا چاہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو گزند پہنچانے کا ارادہ کیا تھا مگر ہم نے ان کو ناکام بنا دیا۔ وہ اللہ کے پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کو اذیت دیتے تھے۔ آخر خود دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے آخرت میں آگ کا عذاب ان کا مقدر ہوگا۔ لیکن وہ آگ ٹھنڈی ہونے والی نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے



پیشک وہ بہت ٹھکانا اور بہت بری جگہ ہے۔

## نمرود لعین سے ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک ایسے شخص سے مناظرے کا ذکر جو عظمت و کبریائی کی چادر اللہ سے چھیننا چاہتا تھا وہ اپنے رب ہونے کا مدعی تھا حالانکہ دوسرے بندوں کی طرح بے بس بندہ تھا۔ علما فرماتے ہیں کہ نمرود بابل کا بادشاہ تھا۔ بہت ظالم، سرکش اور کذاب تھا۔ مجاہد اور دیگر علماء کا فرمان ہے کہ نمرود دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک ہے جنہوں نے پوری دنیا پر بادشاہی کی ان میں کل چار بتائے جاتے ہیں دو مسلمان تھے ذوالقرنین اور سلیمان علیہ السلام مومن تھے اور وہ غیر مسلمان جن میں نمرود اور بخت نصر کا فر تھے۔ یہ علماء فرماتے ہیں نمرود نے چار سو سال تک حکومت کی۔ وہ باغی اور جابر حکمران تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدائے واحد لا شریک کی عبادت کی اسے دعوت دی تو جہالت اور گمراہی نے اسے اللہ کے انکار پر ابھارا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑنے لگا اس نے دعویٰ کیا کہ صرف میں ہی پروردگار ہوں میرے سوا کوئی رب نہیں میں بھی زندہ کر سکتا ہوں اور مار بھی سکتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نکالتا ہے سورج کو مشرق سے تو تو نکال لا اسے مغرب سے۔ کیونکہ جو موت زندگی کا مالک ہے وہ تو جو چاہے کر سکتا ہے نہ کوئی اسے روک سکتا ہے نہ مغلوب کر سکتا ہے۔ اگر تو سورج کو مغرب سے طلوع نہ کر سکے تو یقیناً تو ایسا نہیں جیسا تو گمان رکھتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی گمراہی، جہالت اور جھوٹے دعویٰ کو کھول کر بیان فرمادیا اور اس بات کو ظاہر کر دیا کہ اس کا مسلک باطل ہے۔ ہدایت نہیں دیتا ظالم قوم کو۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کے درمیان یہ مناظرہ اس دن ہوا جس دن آپ آگ سے باہر آئے اس سے پہلے نمرود کے ساتھ آپ کی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

جب نمرود پوری دنیا کا بادشاہ تھا علما تاریخ بیان کرتے ہیں کہ ایک ستارہ طلوع ہوا جس کی روشنی کے آگے چاند اور سورج کی روشنی مانند تھی لوگ ڈر گئے نمرود خود بھی خوف سے کانپ اٹھا۔ اس نے فوراً کاہن اور منجم جمع کیے اور اس نے ستارہ کے بارے پوچھا۔ کاہنوں اور ستارہ شناسوں نے بتلایا کہ آپ کی رعایا میں ایک بچہ پیدا ہوگا جس کے ہاتھوں آپ کا ملک زوال پذیر ہو جائے گا۔ نمرود نے حکم جاری کر دیا کہ کوئی میاں بیوی اکٹھے نہیں ہوں گے۔ آج سے جو بچہ پیدا ہوگا اسے

قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش انہی دنوں ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو فاجر اور ظالم کے ہاتھوں بچالیا اور خود قدرت نے ان کی حفاظت فرمائی۔ آپ بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت اچھی طرح پر دان چڑھایا۔

## قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر

سورت مریم ۱۹ آیت ۴۱ ترجمہ: اور اس کتاب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کیجئے وہ بڑے راست باز نبی تھے۔

آیت ۴۲ ترجمہ: جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ ایسی چیز کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ کچھ سنے اور نہ کچھ دیکھے اور نہ تمہارے کچھ کام آسکے۔

آیت ۴۳ ترجمہ: اے میرے باپ میرے پاس ایسا علم پہنچا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا تو تم میرے کہنے پر چلو تم کو سیدھا راستہ بتاؤنگا۔

آیت ۴۴ ترجمہ: اے میرے باپ تم شیطان کی پرستش مت کرو بیشک شیطان رحمن کا نافرمانی کرنے والا ہے۔

آیت ۴۵ ترجمہ: اے میرے باپ میں اندیشہ کرتا ہوں کہ تم پر رحمن کی طرف سے کوئی عذاب نہ آ پڑے پھر تم (عذاب میں) شیطان کے ساتھی ہو جاؤ۔

آیت ۴۶ ترجمہ: باپ نے جواب دیا کیا تم میرے معبودوں سے پھرے ہوئے ہو اے ابراہیم علیہ السلام اگر تم باز نہ آئے تو میں ضرور تم کو رجم کر دوں گا اور ہمیش ہمیش کے لیے مجھ سے برکنار رہو۔

آیت ۴۷ ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام نے کہا میرا سلام لو اب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کروں گا بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہیں۔

آیت ۴۸ ترجمہ: اور میں تم لوگوں سے اور جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کر رہے ہو ان سے کنارہ کرتا ہوں اور اپنے رب کی عبادت کروں گا امید ہے کہ اپنے رب کی عبادت کر کے محروم نہ رہوں گا۔

آیت ۴۹ ترجمہ: پس جب ان لوگوں سے اور جن کی خدا کو چھوڑ کر وہ لوگ عبادت کرتے

تھے ان سے علیحدہ ہو گئے تو ہم نے ان کو اسحق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمایا اور ہم نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو نبی بنایا اور ان سب کو ہم نے اپنی رحمت کا حصہ دیا اور (آئندہ نسلوں میں) ہم نے ان کا نام نیک اور بلند کیا۔

سورت الانعام ۶ آیت ۷۴ ترجمہ: اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کہ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے بے شک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح غلطی میں دیکھتا ہوں۔

آیت ۷۵ ترجمہ: اور ہم نے ایسے ہی طور پر ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھلائیں اور تا کہ کامل یقین کرنے والوں سے ہو جائیں۔

آیت ۷۶ ترجمہ: پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے سو جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔

آیت ۷۷ ترجمہ: پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے سو جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا اگر مجھ کو میرا رب ہدایت نہ کرتا رہے تو میں گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔

آیت ۷۸ ترجمہ: پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے۔ یہ تو سب سے بڑا ہے سو جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا اے قوم بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔

آیت ۷۹ ترجمہ: میں اپنا رخ اس طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔

سورت الاعیاء ۲۱ آیت ۵۲ ترجمہ: (ان کا وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی برادری (قوم) سے فرمایا کہ یہ کیا (واہیات) سورتیں ہیں جن کی عبادت پر تم جے بیٹھے ہو۔

آیت ۵۳ ترجمہ: وہ لوگ (جواب میں) کہنے لگے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے دیکھا ہے۔



آیت ۵۴ ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بے شک تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

آیت ۵۵ ترجمہ: وہ کہنے لگے کہ کیا تم (اپنے نزدیک) سچی بات (سمجھ کر) ہمارے سامنے پیش کر رہے ہو یا دل لگی کر رہے ہو۔

آیت ۵۶ ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں (دل لگی نہیں) بلکہ تمہارا رب (حقیقی جو لائق عبادت ہے) وہ ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا اور میں اس دعویٰ پر دلیل بھی رکھتا ہوں۔

آیت ۵۷ ترجمہ: اور خدا کی قسم میں تمہارے ان بتوں کی گت بناؤنگا جب تم (ان کے پاس سے) چلے جاؤ گے تو (ان کے چلے جانے کے بعد)۔

آیت ۵۸ ترجمہ: انہوں نے ان بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا بڑے بت کو چھوڑ کر کہ شاید وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی طرف (دریافت کرنے کے لیے) رجوع کریں۔

آیت ۵۹ ترجمہ: کہنے لگے یہ ہمارے بتوں کے ساتھ کس نے کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے بڑا ہی غضب کیا۔

آیت ۶۰ ترجمہ: بعضوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان آدمی کو جس کو ابراہیم علیہ السلام کر کے پکارا جاتا ہے ان بتوں کا (برائی سے) تذکرہ کرتے سنا ہے۔

آیت ۶۱ ترجمہ: (پھر) وہ لوگ بولے کہ (جب یہ بات ہے) تو اچھا اس کو سب آدمیوں کے سامنے حاضر کرو تا کہ وہ لوگ اس (اقرار کے) گواہ ہو جائیں۔

آیت ۶۲ ترجمہ: غرض وہ سب کے (رو برو آئے) ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے بتوں کے ساتھ تم نے یہ حرکت کی ہے اے ابراہیم علیہ السلام۔

آیت ۶۳ ترجمہ: انہوں نے جواب میں فرمایا کہ نہیں بلکہ ان کے اس بڑے (گرو) نے کی سوان (ہی) سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔

آیت ۶۴ ترجمہ: اس پر وہ لوگ اپنے جی میں سوچے پھر (آپس میں) کہنے لگے کہ حقیقت میں تم ہی لوگ ناحق پر ہو (کہ جو ایسا عاجز ہو وہ کیا معبود ہوگا)۔

آیت ۶۵ ترجمہ: پھر (شرمندگی کے مارے) اپنے سروں کو جھکا لیا (اور یہ بولے کہ) اے

ابراہیم علیہ السلام تم کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ یہ بت (کچھ) بولتے نہیں۔

آیت ۶۶ ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تو کیا خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ کچھ نفع پہنچا سکے اور نہ کچھ نقصان پہنچا سکے۔

آیت ۶۸ ترجمہ: آپس میں وہ لوگ کہنے لگے ان کو آگ میں جلاؤ اور اپنے معبودوں کا ان سے بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔

آیت ۶۹ ترجمہ: جب انہوں نے متفق ہو کر آگ میں ڈال دیا تو اس وقت ہم نے آگ کو حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے ضرر (بے گزند) ہو جا ابراہیم علیہ السلام کے حق میں۔

آیت ۷۰ ترجمہ: اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ برائی کرنا چاہا تھا سو ہم نے ان ہی لوگوں کو ناکام کر دیا۔

## ملک شام کی طرف ہجرت

آیت ۱۷ ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم کو اور ان کے برادر زادے لوط کو ایسے ملک (یعنی شام) کی طرف بھیج کر بچا لیا جس میں ہم نے دنیا جہان والوں کے واسطے خیر و برکت رکھی ہے۔

آیت ۷۳ ترجمہ: اور ہم نے ان کو مقتد بنایا کہ ہمارے حکم سے (خلق کو) ہدایت کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس نیک کاموں کے کرنے کا اور خصوصاً نماز کی پابندی اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا اور وہ (حضرات) ہماری عبادت (خوب) کیا کرتے تھے۔

سورت العنکبوت ۲۹ آیت ۲۴ ترجمہ: سو (ابراہیم علیہ السلام کی تقریر دلپذیر کے بعد) ان کی قوم کا (آخری) جواب بس یہ تھا کہ (آپس میں) کہنے لگے کہ ان کو یا تو قتل کر ڈالو یا ان کو جلا دو (چنانچہ جلانے کا سامان کیا) سو اللہ نے ان کو اس آگ سے بچا لیا بے شک اس واقعہ میں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔

سورت الصافات ۳۷ آیت ۸۸ ترجمہ: سو ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کو ایک نگاہ بھر کر دیکھا۔

آیت ۸۹ ترجمہ: کہہ دیا کہ میں بیمار ہونے کو ہوں۔

آیت ۹۰ ترجمہ: غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

آیت ۹۱ ترجمہ: تو یہ ان کے بتوں میں جا گھسے اور کہنے لگے کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو۔

آیت ۹۲ ترجمہ: تم کو کیا ہوا تم تو بولتے بھی نہیں ہو۔

آیت ۹۳ ترجمہ: پھر ان پر قوت کے ساتھ جا پڑے اور ضربیں لگائیں۔

آیت ۹۴ ترجمہ: سو وہ لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔

آیت ۹۵ ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو۔

آیت ۹۷ ترجمہ: وہ لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایک الاؤ تیار کرو اور ان کو اس دھکتی آگ میں ڈال دو۔

آیت ۹۸ ترجمہ: غرض ان لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ لڑائی کرنی چاہی تھی سو ہم نے انہیں کو نیچا دکھایا۔

آیت ۹۹ ترجمہ: اور ابراہیم کہنے لگے کہ میں تو اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہوں وہ مجھے اچھی جگہ پہنچا ہی دے گا (ملک شام)۔

### فرزند کی بشارت

آیت ۱۰۰ ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو ایک نیک فرزند دے۔

آیت ۱۰۱ ترجمہ: سو ہم نے ان کو ایک حلیم المزاج (بردبار) فرزند کی بشارت دی۔

### فرزند کی قربانی کا حکم

آیت ۱۰۲ ترجمہ: سو جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ برخوردار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو (با امراہی) ذبح کر رہا ہوں سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے وہ بولے کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ (بلا تامل) کیجئے انشاء اللہ آپ مجھ کو بہار (صبر) کرنے والوں میں سے دیکھیں گے۔

آیت ۱۰۳ ترجمہ: غرض دونوں نے خدا کے حکم کو تسلیم کر لیا اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کرنے کے لیے) کروٹ پر لٹایا (پیشانی کے بل)۔

آیت ۱۰۴ ترجمہ: اور (چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں اس وقت) ہم نے ان کو آواز دی کہ



اے ابراہیم علیہ السلام (شہادت ہو)۔

آیت ۱۰۵ ترجمہ: تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (وہ وقت بھی عجیب تھا) ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

آیت ۱۰۷ ترجمہ: اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض دے دیا۔

### حضرت اسحاق کی بشارت

آیت ۱۱۲ ترجمہ: اور ہم نے ایک انعام ان پر یہ کیا کہ ان کو اسحاق علیہ السلام کی بشارت دی کہ نبی اور نیک بختوں میں سے ہوں گے۔

آیت ۱۱۳ ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام پر اور اسحاق علیہ السلام پر برکتیں نازل کیں پھر آگے ان دونوں کی نسل میں بعضے اچھے بھی ہیں اور بعضے ایسے بھی ہیں جو بدیاں کر کے صریح اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

### حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

سورت ابراہیم علیہ السلام ۱۴ آیت ۳۵ ترجمہ: اور جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجئے اور مجھ کو اور میرے خاص فرزندوں کو بتوں کی عبادت سے بچائے رکھیے۔

آیت ۳۶ ترجمہ: اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہتیرے آدمیوں کو گمراہ کر دیا پھر جو شخص میری راہ پر چلے گا وہ تو میرا ہے ہی اور جو شخص (اس بات میں) میرا کہنا نہ مانے سو آپ تو کثیر المغفرت اور کثیر الرحمت ہیں۔

آیت ۳۷ ترجمہ: اے ہمارے رب! میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک (کف دست) میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں۔ اے ہمارے رب! وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں تو آپ کچھ لوگوں کے قلوب ان کی طرف مائل کر دیجئے اور ان کو (محض اپنی قدرت سے) پھل کھانے کو دیجئے تاکہ یہ لوگ (ان نعمتوں) کا شکر کریں۔

آیت ۳۸ ترجمہ: اے ہمارے رب! آپ کو تو سب کچھ معلوم ہے جو ہم نے اپنے دل میں رکھیں اور جو ظاہر کر دیں اور اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بھی مخفی نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔

آیت ۴۰ ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو بھی نماز کا خاص اہتمام رکھنے والا رکھیے اور میری اولاد میں بھی بعضوں کو اے ہمارے رب اور میری یہ دعا قبول کیجئے۔

آیت ۴۱ ترجمہ: اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کو بھی اور کل مومنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن۔

### خانہ کعبہ کی تعمیر

سورت آل عمران ۳ آیت ۹۶ ترجمہ: یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کے واسطے مقرر کیا گیا وہ مکان ہے جو مکہ میں ہے جس کی حالت یہ ہے وہ برکت والا ہے اور جہاں بھر کے لوگوں کا رہنا ہے۔

آیت ۹۷ ترجمہ: اس میں کھلی نشانیاں ہیں من جملہ ان کے ایک مقام ابراہیم علیہ السلام ہے اور جو شخص اس میں داخل ہو جاوے وہ امن والا ہو جاتا ہے اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کی سبیل کی اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہاں والوں سے غنی ہے (بے نیاز)

### حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لیے نبوت کی دعا

سورت البقرہ ۲ آیت ۱۲۴ ترجمہ: اور جس وقت امتحان لیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان کے پروردگار نے چند باتوں میں اور وہ ان کو پورے طور پر بجالائے (اس وقت) حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا معتقد (امام) بناؤں گا انہوں نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی کسی کسی کو (نبوت دیجئے) ارشاد ہوا کہ میرا یہ عہدہ (نبوت) خلاف ورزی کرنے والوں کو نہ ملے گا۔

آیت ۱۲۵ ترجمہ: اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ) جس وقت ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے ثواب (معبد) اور مقام امن ہمیشہ سے مقرر رکھا اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو (کبھی کبھی) نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیا کرو اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف حکم بھیجا کہ میرے اس گھر کو خوب پاک رکھا کرو بیرونی اور مقامی لوگوں (کی عبادت) کے واسطے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے۔

آیت ۱۲۶ ترجمہ: اور جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے (دعا میں) عرض کیا کہ اے میرے

پروردگار اس کو ایک (آباد) شہر بنا دیجئے۔ امن وامان والا اور اس کے بسنے والوں کو پھل بھی عطا فرما جو کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور اس شخص کو جو کہ کافر رہے سو ایسے شخص کو تھوڑے روز تو خوب آرام برتاؤ نگا پھر اس کو کشاں کشاں عذاب دوزخ میں پہنچاؤ نگا اور وہ پہنچنے کی جگہ تو بہت بری ہے۔

**آیت ۱۲۷ ترجمہ:** اور جب کہ اٹھا رہے تھے ابراہیم علیہ السلام دیواریں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل علیہ السلام بھی (اور یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار! یہ خدمت ہم سے قبول فرمائیے بلاشبہ آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔

**آیت ۱۲۸ ترجمہ:** اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنا لیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا کیجئے جو آپ کی مطیع ہو اور نیز ہم کو ہمارے حج کے احکام بھی بتا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھیے (اور) فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے۔

**آیت ۱۲۹ ترجمہ:** اے ہمارے پروردگار اور اس جماعت کے اندر ان ہی میں سے ایک ایسے پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کر دیں بلاشبہ آپ ہی ہیں غالب القدرت حکمت والے۔

### حج کا فرض ہونا

**سورت الحج ۲۲ آیت ۲۶ ترجمہ:** اور جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی جگہ بتا دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا اور میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں کے اور (نماز میں) قیام و رکوع و سجدہ کرنے والوں کے واسطے پاک رکھنا۔

**آیت ۲۷ ترجمہ:** اور (ابراہیم علیہ السلام سے یہ بھی کہا گیا کہ) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دو لوگ تمہارے پاس (حج کو) چلے آئیں گے پیادہ بھی اور دہلی اونٹنیوں پر بھی جو کہ دور دراز رستوں سے پہنچی ہوں گی۔

**آیت ۲۸ ترجمہ:** تاکہ اپنے (دینیہ و دنیویہ) فوائد کے لیے آ موجود ہوں اور اس لئے آویں گے تاکہ ایام مقررہ (یعنی ایام قربانی) میں ان مخصوص چوپایوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں



(یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہیں) ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیے ہیں سوان (قربانی کے) جانوروں میں سے تم (کو) بھی اجازت ہے کھایا کرو اور (مستحب یہ ہی کہ) مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو۔

آیت ۲۹ ترجمہ: پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنے واجبات کو پورا کریں اور ان ہی ایام (مطلوبات میں) اس مامون گھر (یعنی خانہ کعبہ کا) طواف کریں۔

نمرود سے مباحثہ

سورت البقرہ ۲ آیت ۲۵۸ ترجمہ: (اے مخاطب) تجھ کو اس شخص کا حصہ تحقیق نہیں ہوا (یعنی نمرود کا) جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مباحثہ کیا تھا اپنے پروردگار کے (وجود کے) بارہ میں اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو سلطنت دی تھی جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا پروردگار ایسا ہے کہ وہ جاتا ہے (زندہ کرتا ہے) اور مارتا ہے کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آفتاب کو (روز کے روز) مشرق سے نکالتا ہے تو ایک ہی دن مغرب سے نکال دے اس پر متحیر رہ گیا وہ کافر (اور کچھ جواب نہ بن آیا) اور اللہ تعالیٰ (کی عادت ہے کہ) ایسے بے جا راہ پر چلنے والوں کو ہدایت نہیں فرماتے۔

### معجزہ مردوں کو زندہ کرنا

آیت ۱۶۰ ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے۔ ارشاد فرمایا کیا تم یقین نہیں لائے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا لیکن اس غرض سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون ہو جائے۔ ارشاد ہوا کہ اچھا تو تم چار پرندے لے لو پھر ان کو (پال کر) اپنے لیے ہلا لو پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک حصہ رکھ دو اور پھر ان سب کو بلاؤ (دیکھو) تمہارے پاس سب دوڑے چلے آئیں گے اور خوب یقین رکھو اس بات کا کہ حق تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اللہ کے فرشتے

سورت ہود ۱۱ آیت ۶۹ ترجمہ: اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (بشکل بشر) ابراہیم

ﷺ کے پاس بشارت لے کر آئے اور (آتے وقت) انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیم ﷺ نے بھی سلام کیا پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا پھڑلائے۔

**آیت ۷۰ ترجمہ:** سو جب ابراہیم ﷺ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کھانے تک نہیں بڑھتے تو ان سے متوحش ہوئے اور ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے وہ فرشتے کہنے لگے ڈرو مت ہم قوم لوط ﷺ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

**آیت ۷۱ ترجمہ:** اور ابراہیم ﷺ کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کہیں کھڑی سن رہی تھیں پس نہیں سوہم نے ان کو بشارت دی اسحاق کی اور اسحق کے پیچھے یعقوب کی۔

**آیت ۷۲ ترجمہ:** کہنے لگیں ہائے خاک پڑے اب میں بچہ جنوں کی بڑھیا ہو کر اور میرے میاں ہیں بالکل بوڑھے واقعی یہ بھی عجیب بات ہے۔

**آیت ۷۴ ترجمہ:** پھر جب ابراہیم ﷺ کا وہ خوف زائل ہو گیا اور ان کو خوشی کی خبر ملی (کہ اولاد پیدا ہوگی) تو ہم سے لوط ﷺ کی قوم کے بارے جلال کرنا شروع کیا۔

**سورت التوبہ ۹ آیت ۱۱۳ ترجمہ:** پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں۔ اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔

**آیت ۱۱۴ ترجمہ:** اور ابراہیم ﷺ کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت مانگنا وہ صرف وعدہ کے سبب تھا جو انہوں نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ خدا کا دشمن ہے (یعنی کافر ہو کر مرا) تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے۔ واقعی ابراہیم ﷺ بڑے رحیم المزاج اور حلیم الطبع تھے۔

### حضرت ابراہیم ﷺ کی شام کی طرف ہجرت

**سورت الانبیاء آیت ۷۱:** میں ہے کہ اور ہم نے ابراہیم ﷺ کو اور ان کے برادر زادے لوط ﷺ کو ایسے ملک (یعنی شام) کی طرف بھیج کر بچا لیا جس میں ہم نے دنیا جہاں والوں کے واسطے خیر و برکت رکھی ہے۔

**سورت العنکبوت ۲۹ آیت ۲۶ ترجمہ:** سو صرف لوط ﷺ نے ان کی تصدیق فرمائی اور ابراہیم ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار کی بتلائی جگہ کی طرف ہجرت کر جاؤں گا۔ بے

شک وہ زبردست حکمت والا ہے یعنی ہجرت کے وقت آپ کے ساتھ آپ کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام بن ہاران بن آزر بھی تھے ہجرت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولادِ صالح عطا فرمائی۔ آپ کے بعد جتنے بھی نبی تشریف لائے وہ آپ کی نسل سے تھے اور آپ کے بعد آنے والی ہر کتاب آپ ہی کی اولاد میں سے کسی رسول پر نازل ہوئی۔ یہ اللہ کی طرف سے خصوصی رحمت اور عزت افزائی تھی کیونکہ آپ نے اپنے ملک اور اپنے اہل و عیال اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر ایک ایسے ملک کی طرف ہجرت فرمائی تھی جہاں رہ کر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکیں اور لوگوں کو دعوتِ حق دے سکیں۔ یہ ملک شام ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جسے بابرکت بنایا تھا تمام جہان والوں کے لیے۔ حضرت سدیؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام شام کی طرف نکلے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حران کے بادشاہ کی بیٹی سے ملاقات ہوئی جو اپنی قوم پران کے دین میں طعن کرتی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پاکیزہ خصلت خاتون سے اس شرط پر شادی کر لی کہ ان کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کریں گے۔ یہ بات بھی مشہور ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بابل سے ہجرت کی تو سارہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ساتھ تھیں۔

### مصر کی طرف ہجرت

حضرت ابراہیم علیہ السلام شام تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی میں یہ زمین تیرے بعد تیری نسل کو دوں گا تو ابراہیم علیہ السلام نے شکرانے کے طور پر یہاں ایک قربان گاہ بنائی اور بیت المقدس کے مشرق کی طرف اپنا خیمہ کھڑا کیا پھر آپ ارض مقدس تشریف لائے مگر یہاں سے بھی چل پڑے کیونکہ یہاں قحط اور خشک سالی تھی اور کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ پھر آپ ارض مصر کو تشریف لے گئے۔

### مصر کا شیطان صفت بادشاہ اور سارہ رضی اللہ عنہا

مصر کا بادشاہ شیطان تھا اور اس کا معمول تھا کہ جب کسی مسافر کے ساتھ خوبصورت عورت کو دیکھتا تو اس کے شوہر کو قتل کر دیتا اور عورت کو اپنے پاس بلا لیتا اگر بیوی کا کوئی رشتہ دار ہوتا اسے کچھ نہ کہتا۔ امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین دفعہ خلاف واقعہ بات کی (۱) ایک اس وقت جب بت پرستوں نے انہیں اپنے خداؤں (کے میلے) کی دعوت دی تھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میری طبیعت



خراب ہے۔ ان کے جانے کے بعد بتوں کو توڑا۔ (۲) آپ نے کلباڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا اور کہا بت توڑنا اس بڑے بت کی کارستانی ہے۔ (۳) آپ نے مصر کے ظالم بادشاہ کو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے بارے بتایا کہ یہ میری بہن ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک مصر کی بستی میں تشریف لے گئے جن کا جابر حکمران تھا اس کو بتایا گیا کہ ابراہیم علیہ السلام نامی ایک شخص بستی میں آیا ہے اس کے ساتھ ایک عورت ہے جو تمام عورتوں سے زیادہ حسین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جابر حکمران نے آدمی بھیج کر پوچھا تیرے ساتھ کون ہے آپ نے فرمایا ”میری بہن ہے“ حکمران نے کہلا بھیجا اس کو میرے پاس بھیج دے۔ آپ علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو حکمران کے پاس بھیج دیا اور فرمایا میری بات کو مت جھٹلانا میں اسے بتلا چکا ہوں کہ آپ میری بہن ہیں کیونکہ آج روئے زمین پر تیرے اور میرے سوا کوئی مومن نہیں۔ جب حضرت سارہ بادشاہ کے محل میں داخل ہوئیں تو اس نے آپ کا ارادہ کیا۔ آپ نے فوراً وضو کیا نماز پڑھی اور اللہ کے حضور التجا کرنے لگی۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لاجچکی ہوں اور میں نے اپنی ستر کی حفاظت کی ہے۔ سوائے اپنے خاوند کے تو اس کافر کو مجھ پر قدرت نہ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس وہ غیبی سنجے میں کس دیا گیا اس کی ٹانگیں کاٹنے لگیں۔ ابو ذناذ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ خداوندی میں التجا کی اے اللہ اگر یہ مر گیا کہا جائے گا اسے میں نے مارا فرماتے ہیں کہ اس دعا کے ساتھ اسے چھوڑ دیا گیا۔ فرماتے ہیں درست درازی کی خاطر اس نے تین دفعہ ہاتھ بڑھایا اور ہر دفعہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی دعا سے ایسا ہی ہوا تو جابر حکمران نے کہا تم نے میری طرف جن بھیجا ہے۔ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس لے جاؤ اور سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خدمت کے لیے ایک لڑکی دے دی۔ آپ فرماتے ہیں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا واپس آ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کرنے لگیں کیا آپ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ظالم حکمران کی سازشوں کو ناکام بنا دیا اور مجھے خدمت کے لیے ایک لڑکی عطا فرمائی ہے۔

### تمام حجابات دور ہو گئے

امام ابن کثیر مصنف کتاب فرماتے ہیں بعض آثار میں مجھے یہ بات بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سارہ رضی اللہ عنہا کے درمیان حائل پردے ہٹا دیے۔ حضرت

ابراہیم اپنی بیوی کو برابر دیکھ رہے تھے جب حضرت سارہ رضی اللہ عنہا آپ سے جدا ہوئیں اس وقت سے لے کر واپس آنے تک کوئی لمحہ بھی ایسا نہ گزرا کہ آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کو نہ دیکھا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پورے واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ کیسے وہ بادشاہ کے پاس پہنچیں اور اللہ نے ان کی عصمت کی حفاظت فرمائی۔ یہ سب اس لیے تھا کہ اللہ کے مخلص بندے ابراہیم علیہ السلام کا دل پریشان نہ ہو اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور انہیں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی کمال عصمت پر اور زیادہ یقین آجائے۔

### حسن و جمال میں بے مثال

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے بڑی محبت فرماتے تھے اس کی وجہ حضرت سارہ کی دینداری اور قرابتداری کے علاوہ حسین و جمال بھی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت ہوا کے بعد اس دور تک کوئی عورت ایسی پیدا نہیں ہوئی تھی جو ان سے بڑھ کر حسن میں ہو۔

### ارض مقدس (شام) کی طرف واپسی

حضرت ابراہیم علیہ السلام آج جب مصر سے بیت المقدس واپس تشریف لائے تو ان کے پاس مال و متاع اور خدمت کے لیے غلام اور خادم تھے۔ ہاجرہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ساتھ اس سرزمین مقدس میں تشریف لائیں۔

### حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تمام کائنات کا مشاہدہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی فرمائی اور حکم دیا کہ اے خلیل ذرا نظر اٹھا کر شمال جنوب مشرق اور مغرب کو دیکھ۔ آپ علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کی آپ کو خداوند قدوس کی طرف سے بشارت دی گئی کہ اے ابراہیم علیہ السلام یہ ساری زمین تجھے اور تیری اولاد کو دیتا ہوں اور میں تیری اولاد کو اتنا بڑھاؤں گا کہ ریت کے ذروں کے برابر ہو جائیں گے۔

### سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی ولادت

اہل کتاب کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پاکیزہ اولاد کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسماعیل علیہ السلام کی بشارت دی۔ انہیں بیت المقدس رہتے ہوئے بیس سال گزر چکے تھے لیکن اب تک اولاد نہ تھی۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد سے

نہیں نوازا۔ آپ میری خادمہ حاجرہ کے پاس جائیں اور اسے اپنے حرم میں داخل فرمائیں۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لطن سے اولاد دے۔ سارہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی خادمہ حاجرہ بہہ کر دی۔ آپ علیہ السلام نے حاجرہ رضی اللہ عنہا کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر لیا اور وہ اللہ کے فضل و کرم سے حاملہ ہو گئیں لیکن جونہی حاجرہ رضی اللہ عنہا کو حمل کی گرانی محسوس ہوئی تو لوگوں نے اس رحمت خداوندی کو اس انداز سے دیکھا تو کہنے لگے ایک باندی اپنے آقا سے بلند و بالا اور اعلیٰ ہو گئی۔ سارہ رضی اللہ عنہا کو رشک پیدا ہوا اور غیرت آئی ابراہیم علیہ السلام سے شکایت کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے انہیں جواب دیا۔ سارہ رضی اللہ عنہا جیسے تیری مرضی ہو تو ویسا ہی کر۔ حاجرہ رضی اللہ عنہا ڈر گئیں ایک فرشتہ اللہ کی طرف سے آیا اس نے کہا تو ڈر نہیں اور بیٹے کی بشارت دی اور اس کا نام اسماعیل علیہ السلام رکھنا جو تمام لوگوں سے زیادہ قوی ہوگا۔ اس پر حاجرہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اہل کتاب کہتے ہیں کہ جب اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام کی عمر ستاسی سال تھی یعنی اسحاق علیہ السلام کی پیدائش سے تیرہ سال پہلے اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔

### سارہ رضی اللہ عنہا کا رشک

جب حاجرہ رضی اللہ عنہا سے اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تو سارہ رضی اللہ عنہا رشک کرنے لگیں اور ابراہیم علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ ان ماں بیٹا کو میری آنکھوں سے اوجھل کرو۔

### حاجرہ رضی اللہ عنہا کا مکہ میں بسیرا

ابراہیم علیہ السلام حاجرہ رضی اللہ عنہا اور اسماعیل علیہ السلام کو لے کر روانہ ہوئے اور اس بے آب و گیاہ وادی میں آباد کیا جہاں اب مکہ شہر ہے۔ کہتے ہیں اسماعیل علیہ السلام دودھ پیتے بچے تھے جنہیں ابراہیم علیہ السلام وادی غیر میں چھوڑ کر واپس ہوئے تو حاجرہ رضی اللہ عنہا نے ان کا دامن تھام لیا اور بولیں ابراہیم علیہ السلام ہمیں پریشانی کی حالت میں تنہا چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں تو ابراہیم علیہ السلام خاموش رہے۔ جب حاجرہ رضی اللہ عنہا نے بار بار یہ کہا اور ابراہیم علیہ السلام نے کوئی جواب نہ دیا تو پوچھا کہ اے ابراہیم علیہ السلام کیا یہ رب تعالیٰ کا حکم ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور خاموش ہو گئے۔ حاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر یہ رب تعالیٰ کا حکم ہے تو پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

ان دنوں مکہ میں کوئی شخص بھی نہیں تھا اور نہ وہاں پانی کا نام و نشان تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان ماں بیٹا کو وہاں چھوڑ دیا۔ ان کے پاس صرف ایک تھیلہ تھا جس میں کھجوریں تھیں اور ایک



مشک تھی جس میں پانی تھا۔ آپ ﷺ نے یہ سامان رکھ دیا اور واپس ہوئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پیچھے ہو لیں اور کہنے لگیں ابراہیم علیہ السلام اس وادی میں چھوڑ کر ہمیں کہاں جانے لگے۔ جس میں نہ کوئی انسان اور نہ کوئی ضرورت کی چیز ہے۔ حاجرہ رضی اللہ عنہا نے بار بار پوچھا مگر ابراہیم علیہ السلام نے ان کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ حاجرہ رضی اللہ عنہا واپس اسماعیل علیہ السلام کے پاس آگئیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے ثنیہ کے پاس پہنچ کر جہاں سے وہ آپ کو نہ دیکھ سکتے تھے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا کی۔

### بچے کا پانی کے لیے تڑپنا اور آب زم زم جاری ہونا

جب پانی ختم ہو گیا حاجرہ رضی اللہ عنہا اور اسماعیل علیہ السلام نے پیاس محسوس کی۔ حاجرہ رضی اللہ عنہا بچے کی طرف دیکھتی رہیں کہ پیاس سے وہ تڑپ رہا ہے لیکن وہ اس حالت کو زیادہ دیر نہیں دیکھ سکتی تھیں وہاں سے چل پڑیں قریب ہی صفا کی پہاڑی نظر آئی اس پر کھڑی ہو کر وادی کی طرف منہ کر کے نظر دوڑائی کہ کوئی ہو تو نظر آئے لیکن کوئی نظر نہ آیا آپ صفا سے اتریں بطن وادی تک پہنچ گئیں دامن اٹھا کر پھر دوڑ پڑیں جیسا کہ مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے۔ مروہ پہاڑ پر چڑھ گئیں اس کے اوپر کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھا کوئی ہو تو نظر آئے۔ اس طرح آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی لیے لوگ ان دونوں (صفا اور مروہ) پہاڑوں کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ ساتویں بار وہ مروہ پر پہنچیں تو انہوں نے ایک آواز سنی پھر اچھی طرح کان لگا کر سنی وہی آواز تھی آپ نے فرمایا اے شخص تو نے اپنی آواز تو سنادی کاش تیرے پاس فریادری کے لیے کچھ ہو۔ اچانک کیا دیکھتی ہیں کہ مقام زم زم پر ایک فرشتہ ہے اس نے اپنی اڑھی سے زمین پر ٹھوک ماری یا اپنے پر سے ضرب لگائی تو پانی ظاہر ہو گیا۔ حاجرہ رضی اللہ عنہا مٹی سے پانی کے ارد گرد حوض سا بنانے لگیں اور چلو بھر بھر کر پانی سے مشک بھرنے لگیں فرماتے ہیں کہ پھر حاجرہ رضی اللہ عنہا نے پانی پیا اور بچے کو اپنا دودھ پلایا۔ تب آپ سے فرشتہ نے مخاطب ہو کر کہا ہلاکت کا خوف نہ کرو۔ یہاں اللہ کا گھر ہے جسے یہ بچہ اور اس کا والد گرامی تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔

## باپ بیٹے کی ملاقات

روایات سے ثابت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ملاقات کے لیے کئی بار مکہ تشریف لے جاتے رہے ہیں اور یہ سفر ایک براق پر معجزانہ کرتے رہے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کچھ عرصہ بعد پھر تشریف لائے اسماعیل علیہ السلام زم زم کے چشمے کے قریب ایک بڑے درخت کے نیچے بیٹھے تیر بنا رہے تھے جب اسماعیل علیہ السلام نے دیکھا کھڑے ہو گئے دونوں باپ بیٹا نے ایک دوسرے کے ساتھ وہی انداز محبت و شفقت اختیار کیا جو انداز باپ بیٹے کی ملاقات کے دوران باہمی طرفین سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی ابا جان اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس امر کا حکم دیا ہے اسے کر گزریے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں ایک گھر بنانے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے ایک اونچے پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ارد گرد۔

## خانہ کعبہ کی تعمیر

بیت اللہ جسے تمام مسلمانوں (لوگوں) کے لیے پہلی عبادت گاہ بنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خود بتا دیا کہ میرا گھر کہاں تعمیر کرنا ہے۔ سعدی فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو تعمیر کعبہ کا حکم دیا تو وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ گھر کہاں تعمیر ہوگا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا بھیجی جس کا نام جوج تھا اور اس کے دو پر تھے اور سانپ کی طرح سر تھا اس نے وہ جگہ جھاڑو دے کر صاف کر دی۔ جہاں بیت اللہ شریف کی بنیادیں تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے اس کی پیروی کی اور کدال لے کر بنیادیں کھودنے لگے اور کعبہ کی بنیاد رکھ دی گئی۔

سورت الحج آیت ۲۶ میں ذکر ہے کہ اور یاد کرو جب ہم نے مقرر کر دی ابراہیم علیہ السلام کے لیے اس گھر کے تعمیر کرنے کی جگہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں باپ بیٹا نے کعبہ اللہ کی بنیادیں اٹھائیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام دیوار بناتے تھے۔ جب دیوار اونچی ہو گئی تو اسماعیل علیہ السلام ایک پتھر لے آتے اور اسے نیچے رکھ دیتے (تاکہ آپ اس پر کھڑے ہو کر کام کریں)۔ ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر دیوار بنانے لگے۔ اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام دیوار چتے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ دونوں بارگاہ رب العزت

میں عرض کرتے جاتے تھے۔ اے ہمارے رب تو ہم سے قبول فرما ”بے شک تو ہی سنتا ہے“ راوی کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام تعمیر میں لگے رہے کہ کعبۃ اللہ کے چاروں طرف پھر گئے دونوں کی زبان پر یہی کلمات تھے۔

### کعبہ اور بیت المعمور

کعبہ بیت المعمور کے عین نیچے واقع ہے یوں کہیے اگر بیت المعمور نیچے گرے تو سیدھا بیت اللہ شریف پر آئے گا۔ اسی طرح ہر آسمان پر جو جو عبادت خانہ ہے وہ بیت اللہ کی سیدھ میں واقع ہے۔ جیسا کہ بزرگان دین کا کہنا ہے کہ ہر آسمان پر ایک گھر ہے جس میں اہل آسمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ جس طرح اہل زمین کے لیے بیت اللہ شریف کو خصوصی عبادت گاہ کا درجہ حاصل ہے۔ اہل زمین کے لیے تعمیر کعبہ کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا مستحق ٹھہرا دیا کہ ان کا منصب ان کا ٹھکانہ اور ان کی جگہ آسمانوں کے بلند مقامات میں ہو اور وہ بیت المعمور کے نزدیک اعلیٰ درجوں پر فائز ہوں۔ وہ بیت المعمور جو اہل آسمان کا کعبہ ہے جس میں بے پناہ برکتیں ہیں اور جس میں عبادت کا ثواب دوسری جگہوں سے کہیں زیادہ ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور عبادت خداوندی سے مستفیض ہوتے ہیں۔ پھر ایک گروہ جب چلا جاتا ہے تو قیامت تک پھر اس کی باری نہیں آئے گی۔

### مقام ابراہیم علیہ السلام

یعنی وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے اور کعبۃ اللہ کی تعمیر مکمل فرمائی کیونکہ بیت اللہ شریف کی دیوار آپ کی قامت سے بلند ہو گئی تھی تو آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہ مشہور پتھر اٹھالانے کو کہا تھا تا کہ اس پر کھڑے ہو کر کام کریں۔ حضرت عمر کے دورِ خلافت تک یہ پتھر دیوار کعبہ سے متصل رہا لیکن آپ نے اسے دیوار سے جدا کر کے نصب کر دیا تا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے لوگوں کی وجہ سے مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے والے لوگوں کی نماز میں خلل واقع نہ ہو اور بعد میں بھی لوگوں نے اسے اسی جگہ قائم رکھا۔

**سورت البقرہ آیت ۱۲۵ ترجمہ:** بنا لو ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان اس پتھر پر ثبت ہیں۔ آپ کے پاؤں ننگے تھے آپ کے جوتے نہ پہنے ہوئے تھے۔



## حجر اسود

جب کعبہ شریف کی بنیادیں بلند ہو گئیں اور رکن تک پہنچ گئے تو ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے کہنے لگے۔ بیٹا میرے لئے کوئی اچھا سا پتھر لے آؤ تاکہ میں اسے یہاں نصب کر دوں۔ آپ نے عرض کی ابا جان میں بہت تھک گیا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کچھ بھی ہو جائے پتھر لے آؤ۔ اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہندوستان سے حجر اسود لے آئے جو کہ اس وقت شتر مرغ کے پروں کی طرح سفید یا قوت تھا۔ اس پتھر کو حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لیکر زمین پر لے آئے تھے۔ اسماعیل علیہ السلام جب پتھر لے آئے تو حجر اسود کو رکن کے قریب دیکھ کر پوچھا ابا جان یہ پتھر کون لایا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ وہ لایا ہے جو آپ سے زیادہ چست ہے۔ ابن ابی حبان نے ذکر کیا کہ کعبۃ اللہ شریف کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کی گئی۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت

سورت البقرہ میں بیان ہوا کہ اور یاد کرو جب آزمایا ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے چند باتوں سے تو انہیں پورے طور پر بجالایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! بے شک میں بنانے والا ہوں تمہیں تمام انسانوں کا پیشوا۔ عرض کیا میری اولاد سے بھی؟ فرمایا نہیں پہنچتا میرا وعدہ ظالموں کو۔ جب ابراہیم علیہ السلام اس عظیم حکم خداوندی کو عملی جامعہ پہنا چکے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کا امام بنا دیا۔ لوگ آپ کی اقتدا کرنے لگے اور آپ سے رہنمائی پانے لگے۔ آپ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا! الہی اس امامت کو میرے وسیلے سے جاری و ساری فرمادے اور رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ میرے نسب میں باقی رہے اور قیامت تک آنے والے لوگ میری اولاد سے تیری طرف رہنمائی فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ کی تمناؤں کو پورا کر دیا اور صرف ان لوگوں کی امامت و سیاست کی دعا فرمائی جو عادل باعمل ہوں۔

## راہِ خدا میں ذبح ہونے کا واقعہ

اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ فرما رہا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کا وطن چھوڑا تو اپنے رب سے نیک فرزند کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے انہیں ایک نیک بچے کی خوشخبری دی جن کا اسم گرامی اسماعیل علیہ السلام رکھا گیا۔ کیونکہ آپ پہلے بچے ہیں جو ستاسی

سال کی عمر میں آپ کو عطا ہوئے اور پلوٹھے ہونے کا حق حاصل کیا۔ جب وہ جوان ہوئے اور زندگی کے معاملات نمٹانے لگے جیسے ابراہیم علیہ السلام معاملات نمٹاتے تھے۔

### ابراہیم علیہ السلام کا خواب

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام سمجھدار ہو گئے تو ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ انہیں اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے یہ بہت بڑا امتحان تھا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر دیں جو انہیں بڑھاپے میں عطا ہوا تھا۔ جب کہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچنے والا تھا اور اس سے پہلے بھی وہ اسی بچے کے متعلق ایک آزمائش پوری کر چکے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا کہ اپنے بچے اور ان کی والدہ کو اکیلا کسمپرسی کی حالت میں ایک ایسی جگہ اور ایسی وادی میں چھوڑ آؤ جہاں نہ کوئی پرسان حال ہو نہ کوئی یار و مددگار نہ سبزہ ہو اور نہ کوئی جاندار۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم کو خوش دلی سے پورا کیا اور ان ماں بیٹا کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین اور توکل کرتے ہوئے چھوڑ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں انہیں وہاں سے رزق باہم پہنچایا تھا۔ جہاں سے ان کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اب ایک اور آزمائش کا سامنا تھا۔

ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سر خم کر دیا اور فوراً بچے کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا کسی دیر کے روادار نہ ہوئے۔ فوراً اپنے بچے کے سامنے معاملہ رکھ دیا۔ تاکہ وہ بخوشی اور آسانی سے اللہ کی اطاعت پر کمر بستہ ہو جائے اور اس پر سختی نہ کرنا پڑے اور زبردستی ذبح کا عمل سرانجام نہ دینا پڑے۔

فرمایا الصافات میں یعنی اے میرے پیارے فرزند میں نے دیکھا ہے خواب میں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ اب بتا تیری کیا رائے ہے۔ نیک خصلت بچے نے اپنے والد گرامی ابراہیم علیہ السلام کی دل کی بات سمجھنے میں کوئی دیر نہ کی اور فوراً عرض کی یعنی اے میرے پدر بزرگوار کر ڈالیے جو آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ اسماعیل علیہ السلام کے جواب میں کمال راست بازی اللہ تعالیٰ اور اپنے والد مکرم کی فرمانبرداری کا کمال جذبہ موجزن نظر آتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، مجاہد سعید بن جبیر، قتادہ اور صحاک رضی اللہ عنہم یہی فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو پہلو کے بل لٹایا۔ جیسے ذبح کے وقت جانوروں کو

لٹایا جاتا ہے لٹانے کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے تسمیہ کے الفاظ (بسم اللہ) پڑھے اور تکبیر کہی اور بچے نے کلمہ شہادت پڑھا اور موت کے لیے تیار ہو گیا۔

## ذبح عظیم

سعدیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حلق پر چھری چلائی لیکن چھری حلق تک نہ پہنچ سکی تب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے آواز آئی۔ اے ابراہیم علیہ السلام (بس ہاتھ روک لو) بے شک تو نے سچ کر دکھایا خواب کو۔ یعنی تیرے امتحان اور تیری اطاعت کو جانچنے کا مقصد پورا ہوا۔ ہم نے دیکھ لیا کہ تو کس طرح اپنے پروردگار کے حکم کو بجالاتا ہے اور اپنے کو قربانی کے لیے پیش کرتا ہے۔ میرے بندے جس طرح تو نے آگ میں کود کر میری فرمانبرداری کا ثبوت دیا۔ آج اسماعیل علیہ السلام جیسے بچے کے حلق پر چھری رکھ کر تو نے ثابت کر دیا کہ تو واقعی ہمارا خلیل ہے۔

## خوبصورت جنتی مینڈھا

جمہور علماء کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ ذبح عظیم سے مراد ایک مینڈھا ہے جو سفید رنگ کا بڑی بڑی آنکھوں والا اور بڑے سینگوں والا تھا جسے ابراہیم علیہ السلام نے ”شعیر“ نامی پہاڑ پر دیکھا کہ اس کے سینگ بول کے درخت میں اٹکے تھے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسے منیٰ میں ذبح فرمایا۔ عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ مقام ابراہیم علیہ السلام پر ذبح ہوا۔ مگر قرآن مجید کی رو سے یہ ایک امتحان تھا جس میں ابراہیم علیہ السلام کامیاب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کے بدلے ایک بڑی قربانی عطا فرمادی اور حدیث شریف میں اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے ایک مینڈھا ذبح کرنے کا حکم دیا۔

## حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت

پہلے ذکر سورت ہود آیت ۶۹ تا ۷۳ میں آچکا ہے کہ اللہ کے فرشتے اسحاق علیہ السلام کی اور اس کے بعد یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری لیے ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کے قصداً چکی ہے۔

## ختنہ کرنے کی ابتداء

اہل تورات کے نزدیک یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اسماعیل علیہ السلام اور جتنے ان کے پاس غلام ہیں ان کا ختنہ کریں اور ان کا بھی جو آپ کے ساتھ مرد



ہیں۔ تو آپ نے ان تمام کا ختنہ کیا اس وقت آپ کی عمر مبارک ننانوے سال تھی اور اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیراں سال ہو چکی تھی۔ یہ اہل بیت کی طرف حکم خداوندی کو بجالانے کی ایک صورت تھی۔ علماء کے اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ ختنہ مردوں کے لیے واجب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اسی سال ہوئی تو آپ کا کلہاڑے (قدوم) سے ختنہ کیا گیا۔

### جائے پیدائش

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ولادت کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ ”سوس“ میں پیدا ہوئے۔ بعض ”سواد“ اور بعض ”بابل“ کا نام لیتے ہیں۔ جب نمرود ہلاک ہو گیا تو آپ نے حران کی طرف ہجرت کی پھر وہاں سے شام کی طرف گئے اور ایلیا کے شہر میں قیام پذیر ہوئے۔ اسی شہر میں آپ کے ہاں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی وفات آپ سے قبل حبرون شہر میں ہوئی۔ علاقہ کنعان میں واقع ہے۔

### حضرت سارہ رضی اللہ عنہا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مشہور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے چچا حاران کی بیٹی ہیں۔ جن کی طرف ”حران“ کی نسبت کی جاتی ہے اور جن لوگوں کا گمان ہے کہ حضرت سارہ آپ کے بھائی حاران کی بیٹی ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی بہن ہیں۔

### (۷) حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام اپنے چچا ابراہیم علیہ السلام کی اجازت سے سرزمین ”غورزغر“ کے ایک شہر سدوم میں جا کر آباد ہوئے تھے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بابل سے ارض شام کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ کے ساتھ آپ کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام ابن حاران بن آزر بھی تھے۔

### قوم لوط علیہ السلام

سدوم کے لوگ علاقہ بھر میں فاجر و فاسق اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور دین کے منکر تھے

وہ لوگوں کو لوٹے سرعام فساد کرتے کوئی انہیں روکنے والا نہ تھا۔ انہوں نے ایک ایسی برائی کی بنیاد ڈالی جو بنی آدم میں اس سے پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ وہ مردوں سے بد فعلی کرتے اور عورتوں کے قریب بھی نہ جاتے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں اللہ واحد لا شریک کی عبادت کی طرف بلایا۔ انہیں گناہوں اور فحش کاموں سے روکا۔ انہیں بتایا کہ یہ برائیاں انسان کو زیب نہیں دیتیں۔ مگر ان کی گمراہی اور سرکشی میں اضافہ ہوا۔ جب سرکشی حد سے بڑھ گئی اور حجت تمام ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک ایسا عذاب مسلط کیا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ اس عذاب نے ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی اور وہ دنیا کے لیے عبرت کا نشان بن کر رہ گئے۔

## حضرت لوط علیہ السلام کا مختصر قصہ

حضرت لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو اللہ وحدہ لا شریک کی طرف بلایا اور انہیں گناہوں اور فحاشی سے روکا تو وہ نہ مانے اور ان میں سے ایک شخص بھی آپ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور ایک ظالم بھی اپنی روش کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوا۔ بلکہ جس قدر آپ کی تبلیغی سرگرمیاں بڑھتی گئیں ان کی سرکشی، گمراہی اور زیادتیوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ جب وہ تنگ آ گئے اور حق بات سننے کو گوارا نہ کیا تو اللہ کے رسول کو ملک بدر کرنے کی سوچنے لگے۔ ان کا خطاب یہ تھا نکال دو آل لوط علیہ السلام کو اپنی بستی سے یہ لوگ تو بڑے پاک باز بنے پھرتے ہیں اور کہنے لگے اے لوط علیہ السلام لے آؤ اللہ کا عذاب اگر تم سچے ہو۔

## لوط علیہ السلام کی بددعا

حضرت لوط علیہ السلام نے ان کے لیے بددعا فرمائی اور رب العالمین سے التجا کی کہ مفسد قوم کے مقابلہ میں اس کی مدد کی جائے۔ آپ کی دعا اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول و منظور ہو گئی۔

## فرشتوں کا نزول

بھیجے ہوئے اللہ کے فرشتے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس انہیں بیٹے اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری دینے آئے اور یہ بھی بتانے آئے کہ ہم حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو تباہ و برباد کرنے جا رہے ہیں۔ یہ فرشتے حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا وہاں تو حضرت لوط علیہ السلام بھی رہتے ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اہل ایمان بھی

ہیں۔ فرشتوں نے عرض کیا ہم خوب جانتے ہیں جو وہاں رہتے ہیں ہم ضرور بچائیں گے اسے اور اس کے گھر والوں کو اور جتنے بھی مومن ہوئے وہ بھی تباہ نہیں ہونگے۔ سوائے اس کی عورت کے وہ پیچھے رہ جانے والوں سے ہوگی۔ انہوں نے حضرت ابراہیم سے کہا اس قصے کو جانے دیں ان کی ہلاکت کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہے یہ حکم اس ذات نے دیا ہے جس کا حکم ٹل نہیں سکتا اور نہ اس کے عذاب کو روکا جاسکتا ہے اور نہ اس کے حکم سے کسی کو مجال سرتابی ہے۔

### حسین و جمیل شکل میں فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس آئے

جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس وہ دلیکیر ہوئے اور ان کے آنے سے اور بڑے پریشان ہوئے ان کی وجہ سے اور بولے آج کا دن تو بڑی مصیبت کا دن ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے جب سدوم کی سرزمین پر پہنچے وہ خوبصورت جوانوں کی شکل میں تھے۔ اس سے قوم لوط علیہ السلام کا امتحان اور اتمام حجت مقصود تھا۔

### لوط علیہ السلام کی پریشانی

ان تینوں فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے عرض کیا۔ ہمیں رات رہنے کی جگہ دی جائے کیونکہ وہ جب سدوم پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کو یہ اندیشہ ستانے لگا کہ اگر انہیں میں نہیں ٹھہراؤں گا تو یہ کسی اور کے گھر ٹھہرنے پر مجبور ہوں گے کیونکہ حضرت لوط علیہ السلام انہیں انسان سمجھ رہے تھے۔ آپ بہت پریشان تھے رہ رہ کر دل میں خیال آ رہا تھا کہ اگر کسی اور کے ہاتھ لگ گئے تو ظالم ان کی بے عزتی کر دیں گے۔ اگر میں ان کو ساتھ لے کر چلتا ہوں تو اکیلا ان کی حفاظت نہیں کر سکتا کیونکہ لوگ مجھ پر بھاری ہیں۔ کروں تو کیا کروں بہت پریشان ہوں گا۔

سمجھایا کہ کسی اور بستی میں تشریف لے جائیں۔ آپ نے چار مرتبہ انہیں اشعاروں کنایوں میں سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ واپس چلے جائیں مگر وہ نہ مانے کیونکہ آپ کی قوم نے آپ کو منع کر رکھا تھا۔ آپ کسی آدمی کو مہمان نہیں بنا سکتے جو بھی آئے گا وہ ہمارا مہمان ہوگا۔ آخر آپ ان تینوں نوجوانوں کو لے آئے اور سوائے گھر والوں کے کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

### لوط علیہ السلام کی بیوی کا کردار

لوط علیہ السلام کی بیوی (جو کافرہ تھی) گھر سے نکلی اور اپنی قوم کو بتا دیا کہ ہمارے گھر مہمان



ٹھہرے ہوئے ہیں جو اتنے خوبصورت ہیں کہ ایسے حسین پہلے میری نظر سے نہیں گزرے۔

## لوگوں کا لوط علیہ السلام کے گھر پہنچنا

لوگوں کو پتہ چلا تو دوڑتے ہوئے لوط علیہ السلام کے گھر پہنچ گئے سورۃ ہود میں ہے کہ یعنی لوگوں سے کہا اے میری قوم دیکھو یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں۔ وہ پاک اور حلال ہیں تمہارے لئے آپ ان عورتوں سے نکاح کر کے اپنی شہوت کی پیاس کو جائز طریقے سے بجھائیں۔

## قوم کا جواب

بد بخت کہنے لگے لوط علیہ السلام! آپ جانتے ہیں کہ ہم عورتوں سے دلچسپی نہیں رکھتے۔ آپ ہمارا مقصد اور مدعا تو جانتے ہی ہیں۔

آپ نے فرمایا:

اے کاش میرے پاس ان کے مقابلے کی قوت ہوتی۔ میرا کوئی سہارا ہوتا۔ خاندان کے چند افراد ان کے خلاف میری مدد کرتے تو میں انہیں وہ سزا دیتا جس کے یہ مستحق ہیں۔ اتنے میں آگے شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے۔ آپ نے انہیں کہا! ظالموں یہ تو میرے مہمان ہیں۔ ان کے بارے مجھے شرمسار نہ کرو اور ڈرو اللہ کے عذاب سے اور مجھے رسوا نہ کرو۔ وہ بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ دوسروں کے معاملے میں دخل نہ دیا کرو۔ یہ میری بچیاں ہیں اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو ان سے نکاح کر لو۔ وہ نہر کے ان کے کان پر جوں تک نہ رینگیں اور مہمانوں کو بے عزت کرنے کا مطالبہ کرنے لگے۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ قرآن میں ہے کہ اے محبوب آپ کی زندگی کی قسم یہ (اپنی طاقت کے نشے میں) بدست ہیں اور بہکے بہکے پھر رہے ہیں۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کو گھر میں داخل ہونے سے روکتے رہے دروازہ بند تھا۔ کافر اس کو کھولنے پر زور دے رہے تھے اور مہمانوں کی بے عزتی پر تلے ہوئے تھے۔ آپ ان کی جتنی منت سماجت کر سکتے تھے کرتے رہے مگر وہ باز نہ آئے ان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہ آئی جب امید کے سب چراغ گل ہوتے دکھائی دینے لگے اور حالات نے نازک صورت اختیار کر لی تو ملائکہ نے کہا! اے لوط علیہ السلام ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں یہ لوگ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکیں گے۔

## آنکھوں کی روشنیاں ختم

روایت ہے کہ حضرت جبرائیل باہر تشریف لائے اور انہوں نے اپنا پر مارا جس سے اتنی غبار اڑی کہ ان کی آنکھیں بند ہو گئیں حتیٰ کہ ان کی نظر بالکل ختم ہو گئی انہیں نہ مکان نظر آتا نہ کنواں اور نہ راستے کے نشانات بد بخت اب بھی اللہ کے رسول کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ ٹھیک ہے کل آپ سے نپٹ لیں گے۔ قرآن میں ہے اور انہوں نے پھسلانا چاہا لوط علیہ السلام کو اپنے مہمانوں سے تو ہم نے میٹ دیا ان کی آنکھوں کو لو۔ اب چکھو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ پس صبح سویرے ان پر ٹھہرنے والا عذاب نازل ہوا۔

## فرشتوں کا نزول عذاب کے بارے بتانا

فرشتے لوط علیہ السلام سے مخاطب ہوئے کہ رات کے آخری پہر اپنے اہل و عیال کو لے کر یہاں سے نکل جائیے پیچھے مڑ کر تم میں سے کوئی نہ دیکھے۔ جب تم اس قوم پر نازل عذاب کی آواز سنو تو پیچھے مت دیکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کو یہ بھی بتا دیا کہ آپ گھر والوں کے پیچھے چلنا جیسے چرواہا بھیڑوں کے پیچھے چلتا ہے۔ اور یہ بھی حکم ہوا کہ اپنی بیوی کو ساتھ لے جانا وہ مڑ کر دیکھے گی اور وہ بھی اسی عذاب میں مبتلا ہوگی۔

## حضرت لوط علیہ السلام کی شہر سے ہجرت

لوط علیہ السلام اپنے گھر والوں کو لے کر شہر سے نکلے آپ کی بیٹیاں آپ کے ساتھ تھیں۔ آپ شہر سے دور نکل گئے۔ چلنے سے پہلے فرشتوں سے کہا ہمیں قریب کے شہر میں جانیں دیں فرشتے کہنے لگے ٹھیک ہے ہم آپ کے وہاں پہنچنے سے پہلے عذاب نازل نہیں کریں گے۔ آپ صنوع نامی بستی میں تشریف لے گئے جسے لوگ غور زغر کہتے ہیں۔

## عذاب

پھر جب آپ پہنچا ہمارا حکم تو ہم نے کر دیا اس کی بلندی کو اس کی پستی اور ہم نے برسائے ان پر پتھر آگ میں پکے ہوئے پے در پے جو نشان زدہ تھے آپ کے رب کی جانب سے (یعنی جو پتھر جس کی موت کا موجب بنا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا نام لکھا ہوتا اگر کوئی بستی سے دور بھی تھا اور اس کے نام کا پتھر وہاں اس کی موت کا موجب بنا۔ حضرت جبرائیل نے پر کے ایک

کنارے سے ان بستیوں کو بنیادوں سے اکھیڑا جو تعداد میں ساٹھ تھیں جن میں کئی قبیلے آباد تھے۔ ان کے علاوہ حیوانات اور مضافات کے کھیت۔ کھلیان اور میدان سب کو یکبارگی اٹھالیا اور آسمان تک بلند کیا گیا اور ان کافروں پر لٹ دیا اوپر کی زمین نیچے دب گئی۔ نشان زدہ پتھروں کی مسلسل بارش ہوتی رہی۔

### لوط علیہ السلام کی بیوی کی ہلاکت

کہا جاتا ہے کہ بیوی بستی میں ٹھہری ہوئی تھی ایک قول یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند اور بیٹوں کے ساتھ نکلی جب قوم کی چیخ و پکار اور بستی کے لٹنے کی آواز سنی تو پیچھے مڑ کر اپنی قوم کو دیکھنے لگی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پرواہ نہ کی اور منہ سے یہ الفاظ نکالے ہائے میری قوم۔ اس کے نام کا پتھر اس کی تباہی کا موجب بنا۔

### بستی عبرت کا نشان

اللہ تعالیٰ نے اس بستی میں اتنی گرمی پیدا فرمادی نہ تو اس علاقہ کے پانی سے فائدہ اور نہ زمین سے فصل اگائی جاسکتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ بہت گناہ گار اور کینے تھے اس لیے یہ قوم آنے والوں کے لیے عبرت کا نشان بن گئے۔

### قرآن میں ذکر

سورت الشعراء ۲۶ آیت ۱۶۰ ترجمہ: جھٹلایا قوم لوط علیہ السلام نے رسولوں کو۔

آیت ۱۶۳ ترجمہ: سوڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو۔

آیت ۱۶۵ ترجمہ: اہل عالم میں تم ہی وہ ہو جو جاتے ہو مردوں کے پاس (قضائے شہوت کے لیے)۔

آیت ۱۶۶ ترجمہ: اور چھوڑ دیتے ہو اسے جو پیدا کیا ہے تمہارے لیے تمہارے رب نے تمہاری بیویوں میں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم تو وہ لوگ ہو جو حد سے گزر گئے ہو۔

آیت ۱۶۷ ترجمہ: انہوں نے کہا اگر نہ باز آئے تم اے لوط علیہ السلام۔ تو تم لازماً نکال دیئے جاؤ گے (بستی سے)۔

آیت ۱۶۸ ترجمہ: لوط علیہ السلام نے کہا! بے شک میں تمہارے اس عمل سے سخت متنفر ہوں۔



آیت ۱۶۹ ترجمہ: اے میرے مالک! نجات دے مجھے اور میرے گھر والوں کو اس (بدکرداری) سے جو یہ کرتے ہیں۔

آیت ۱۷۰ ترجمہ: سو نجات دی ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سب کو۔

آیت ۱۷۱ ترجمہ: مگر ایک بڑھیا کو جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔

آیت ۱۷۲ ترجمہ: پھر ہلاک کر دیا ہم نے باقی لوگوں کو۔

آیت ۱۷۳ ترجمہ: اور برسائی ہم نے ان پر ایک بارش سو بہت ہی بڑی بارش تھی جو برسی ان تنبیہ کیے جانے والوں پر۔

سورت صودا آیت ۷۷ ترجمہ: پھر جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط علیہ السلام کے پاس تو بہت ناگوار گزرا انہیں ان کا آٹا اور دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے یہ دن ہے بڑی مصیبت کا۔

آیت ۷۸ ترجمہ: اور آئے اس کے پاس اس کی قوم (کے لوگ) بے اختیار دوڑتے ہوئے اس کی طرف اور پہلے بھی کیا کرتے تھے وہ بڑے کام (انہیں دیکھ کر) کہا لوط علیہ السلام نے اے میری قوم! یہ ہیں میری بیٹیاں۔ یہ زیادہ پاکیزہ ہیں تمہارے لئے۔ پس ڈرو اللہ سے اور نہ رسوا کرو مجھے میرے مہمانوں کے معاملے میں۔ کیا نہیں ہے تم میں کوئی بھلا آدمی۔

آیت ۷۹ ترجمہ: انہوں نے کہا یقیناً تو جانتا ہے کہ نہیں ہے ہمیں تیری بیٹیوں سے کوئی رغبت اور یقیناً تو جانتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔

آیت ۸۰ ترجمہ: لوط علیہ السلام نے کہا کاش! ہوتی میرے پاس تمہارے مقابلہ کی طاقت یا میں پناہ لے سکتا کسی سہارے کی جو بہت مضبوط ہوتا۔

آیت ۸۱ ترجمہ: فرشتوں نے کہا! اے لوط علیہ السلام بے شک ہم بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں تیرے رب کے ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے یہ تم تک سوچل پڑو اپنے گھر والوں کو لے کر کسی حصے میں رات کے اور نہ پیچھے پلٹ کر دیکھے تم میں سے کوئی مگر تمہاری بیوی (جو ساتھ نہ جائے گی) واقعہ یہ ہے کہ اس پر بھی وہی آفت آنے والی ہے جو ان لوگوں پر آئے گی بے شک ان کی تباہی کا وقت مقرر صبح کا ہے کیا نہیں ہے صبح بہت قریب۔

آیت ۸۲ ترجمہ: پھر جب آیا ہمارا عذاب تو کر دیا ہم نے اس بستی کو تلیپٹ اور برسائے ہم

نے اس پر پتھر کھنکر کے لگاتا رہا۔

**سورت النمل ۲۷ آیت ۵۲ ترجمہ:** اور لوط علیہ السلام کو (یاد کرو) جب اس نے کہا اپنی قوم سے یہ کیا ہو گیا ہے تمہیں کہ کرتے ہو بے حیائی کے کام ایک دوسرے کو دکھاتے ہوئے؟

**آیت ۵۵ ترجمہ:** کیا تم آتے ہو مردوں کے پاس شہوت رانی کے لیے بجائے عورتوں کے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم ایسے لوگ ہو جو سخت جہالت کا کام کرتے ہو۔

**آیت ۵۶ ترجمہ:** سو نہ تھا جواب اس کی قوم کا مگر یہ کہ کہنے لگے نکال دو آل لوط علیہ السلام کو اپنی بستی سے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو پاکباز رہنا چاہتے ہیں۔

**آیت ۵۷ ترجمہ:** سو بچا لیا ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے طے کر رکھا تھا ہم نے اس کے لیے کہ (ہوگی) وہ پیچھے رہ جانے والوں میں۔

**آیت ۵۸ ترجمہ:** اور برسائی ہم نے ان پر ایک بارش سو بہت ہی بڑی ثابت ہوئی بارش ان لوگوں کے لیے جنہیں متنبہ کیا جا چکا تھا۔

**سورت العنکبوت ۲۹ آیت ۲۸ ترجمہ:** اور بھیجا ہم نے لوط علیہ السلام کو تو اس وقت کہا انہوں نے اپنی قوم سے بلاشبہ تم ارتکاب کرتے ہو ایسے فحش کام کا کہ نہیں کیا تم سے پہلے ایسا کام کسی نے دنیا والوں میں سے۔

**آیت ۲۹ ترجمہ:** کیا تم جاتے ہو مردوں پر اور رہزنی کرتے ہو اور ارتکاب کرتے ہو اپنی مجلسوں میں بے حیائی کا۔ سو نہ تھا جواب اس کی قوم کا مگر یہ کہ وہ کہنے لگے لے آؤ ہم پر عذاب الہی اگر ہو تم سے۔

**آیت ۳۰ ترجمہ:** لوط علیہ السلام نے کہا! اے میرے رب! مدد فرما میری مقابلے میں ان مفسد لوگوں کے۔

**آیت ۳۱ ترجمہ:** اور جب آئے ہمارے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشارت لے کر تو انہوں نے کہا یقیناً ہم ہلاک کرنے والے ہیں اس بستی کے لوگوں کو۔ بے شک اس بستی کے لوگ ہیں ظالم۔

**آیت ۳۲ ترجمہ:** ابراہیم علیہ السلام نے کہا مگر وہاں تو لوط علیہ السلام بھی ہیں۔ وہ کہنے لگے ہم خوب جانتے ہیں کہ کون ہے وہاں؟ ہم ضرور بچالیں گے اسے اور اس کے گھر والوں کو۔ سوائے اس کی

بیوی کے جوہے پیچھے رہ جانے والوں میں سے۔

آیت ۳۳ ترجمہ: اور جب آئے ہمارے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس تو پریشان ہو گئے وہ انہیں دیکھ کر اور دل تنگ ہوئے ان کے باعث اور کہا فرشتوں نے کہ نہ ڈرو اور نہ رنج کرو۔ یقیناً ہم بچالیں گے تم کو اور تمہارے گھر والوں کو سوائے تمہاری بیوی کے جوہے پیچھے رہ جانے والوں میں سے۔

آیت ۳۴ ترجمہ: یقیناً ہم نازل کرنے والے ہیں اس بستی والوں پر عذاب آسمان سے کیونکہ وہ بدکاریاں کیا کرتے تھے۔

سورت الحجر ۱۵ آیت ۶۰ ترجمہ: البتہ لوط علیہ السلام کی بیوی کہ مقدر کر دیا ہم نے کہ وہ ضرور ہوگی شامل پیچھے رہ جانے والوں میں۔

آیت ۶۱ ترجمہ: پھر جب آئے آل لوط علیہ السلام کے پاس فرشتے۔

آیت ۶۳ ترجمہ: وہ بولے نہیں بلکہ لے کر آئے ہیں ہم تمہارے پاس وہ عذاب جس میں شک کر رہے تھے یہ لوگ۔

آیت ۶۵ ترجمہ: سو چل پڑو اپنے اہل و عیال کو لے کر کچھ رات رہے اور خود چلو ان کے پیچھے پیچھے اور نہ پلٹ کر دیکھے تم میں سے کوئی اور سیدھے چلے جاؤ۔ جہاں تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

آیت ۶۶ ترجمہ: اور فیصلہ کن انداز میں بتادی ہم نے اسے یہ بات کہ جڑان لوگوں کی کٹ کر رہے گی صبح ہوتے ہوئے۔

آیت ۶۷ ترجمہ: اور آئے شہر والے (لوط علیہ السلام کے پاس) خوشیاں مناتے۔

آیت ۶۸ ترجمہ: لوط علیہ السلام نے کہا دیکھو یہ میرے مہمان ہیں لہذا مجھے بے آبرو نہ کرو۔

آیت ۷۰ ترجمہ: انہوں نے کہا کیا ہم تمہیں منع نہیں کر چکے ہیں (کہ ٹھیکیدار نہ بنو) سب دنیا والوں کے۔

آیت ۷۱ ترجمہ: لوط علیہ السلام نے کہا یہ میری بیٹیاں ہیں اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔

آیت ۷۲ ترجمہ: قسم ہے تمہاری جان کی (اے نبی) بے شک وہ (لوگ) اس وقت اپنی مستی میں اندھے ہو رہے تھے۔



آیت ۷۳ ترجمہ: آخر کار آیا نہیں ایک سخت دھماکے نے سورج نکلنے وقت۔

آیت ۷۴ ترجمہ: پس کر دیا ہم نے اس بستی کو تپت اور برسائے ان پر پتھر کھنگر کے۔

سورت القمر ۵۴ آیت ۳۴ ترجمہ: ہم نے بھیج دی ان پر پتھراؤ کرنے والی ہوا سوائے آل لوط علیہم السلام کے نجات دی ہم نے انہیں رات کے پچھلے پہر۔

آیت ۳۷ ترجمہ: اور بلاشبہ انہوں نے روکنے کی کوشش کی لوط علیہم السلام کو اپنے مہمانوں (کی حفاظت) سے تو ہم نے انہیں اندھا کر دیا سو چکھو مزامیرے عذاب کا اور میری تنبیہات کا۔

آیت ۳۸ ترجمہ: اور یقیناً آیا ان کو صبح تڑکے ہی ایک ایسے عذاب نے جو نہ ٹلنے والا تھا۔

سورت الذریت ۵۱ آیت ۳۲ ترجمہ: انہوں نے کہا ہمیں بھیجا گیا ہے ایک مجرم قوم کی طرف۔

آیت ۳۳ ترجمہ: تاکہ برسائیں ہم ان پر پتھر کی ہوئی مٹی کے۔

آیت ۳۵ ترجمہ: سو نکال لیا ہم نے ان کو جو تھے ان میں اہل ایمان۔

آیت ۳۶ ترجمہ: لیکن نہ پایا ہم نے وہاں سوائے ایک گھر کے کوئی مسلمان گھرانہ۔

## حضرت نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویاں

سورت التحريم ۶۶ آیت ۱۰ ترجمہ: مثال پیش کرتا ہے اللہ ان لوگوں کے بارے میں جو کافر ہیں نوح علیہ السلام کی بیوی اور لوط علیہ السلام کی بیوی تھیں۔ یہ دونوں دو ایسے بندوں کی زوجیت میں جو تھے ہمارے صالح بندوں میں سے تو خیانت کی ان دونوں نے اپنے شوہروں سے سو نہ کام آسکے یہ دونوں ان کو اللہ سے بچانے میں ذرا بھی اور کہا گیا ان سے کہ داخل ہو جاؤ تم دونوں جہنم میں دوسرے جانے والوں کے ساتھ۔

## فرعون کی بیوی

آیت ۱۱ ترجمہ: اور پیش کرتا ہے اللہ مثال اہل ایمان کے بارے میں فرعون کی بیوی کی جب اس نے کہا تھا کہ اے میرے رب بنا دے تو میرے لئے اپنے پاس ایک گھر جنت میں اور نجات دے تو مجھے فرعون سے اور اس کے برے عملوں سے اور نجات دے تو مجھے اس ظالم قوم سے۔

## حضرت مریم علیہا السلام

آیت ۱۲ ترجمہ: اور دوسری مثال مریم بنت عمران کی ہے جس نے حفاظت کی تھی اپنی شرمگاہ کی پھر پھونک دی ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح اور تصدیق کی اس نے اپنے رب کے ارشادات کی اور اس کی کتابوں کی اور تھی وہ اطاعت شعاروں میں سے۔

## (۸) حضرت شعیب علیہ السلام

### اہل مدین

اہل مدین عرب قوم تھے جو اطراف شام میں ارض معان کے قریب ایک بستی ”مدین“ میں رہائش پذیر تھے۔ یہ علاقہ حجاز مقدس سے ملتا ہے اور بحیرہ قوم لوط علیہ السلام کے بالکل قریب

### حضرت شعیب کا شجرہ نسب

ابن عسا کرنے کہا ہے بعض لوگوں کے نزدیک حضرت شعیب کی دادی اور بعض کے نزدیک آپکی والدہ ماجدہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ بعض سلف صالحین حضرت شعیب علیہ السلام کو ”خطیب الانبیاء“ کے لقب سے موسوم کرتے ہیں یعنی آپ نہایت فصیح و بلیغ گفتگو فرماتے تھے۔ ابن اسحاق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب شعیب علیہ السلام کا تذکرہ کرتے تو فرماتے آپ خطیب الانبیاء تھے۔

### اہل مدین کی خرافات

اہل مدین کافر تھے اور ڈاکہ زنی ان کا روز کا معمول تھا۔ وہ راہ گیروں کو خوفزدہ رکھتے۔ ناپ تول میں کمی ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ جب کوئی چیز دیتے تو کم دیتے جب لیتے تو زیادہ ہتھیانے کی کوشش کرتے۔ لوگوں کو ناقص چیزیں دیتے۔ رقم عمدہ مال کی لیتے۔

## حضرت شعیب علیہ السلام کا مختصر ذکر

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم (مدین کے لوگ) وہ کسی صورت ڈنڈی مارنے سے نہ ڈرتے جب دیتے کم وزن دیتے اور جب چیز لیتے تو زیادہ لیتے۔ لوگوں کو ناقص چیزیں دیتے دام اچھی چیز کے لیتے۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے کہا! اے میری قوم! عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی۔ نہیں ہے کوئی معبود اس کے بغیر نہ گھانا دوناپ تول میں۔ مت بیٹھا کرو راستوں میں راہ گیروں کو لوٹنے کی غرض سے۔ جو اللہ پر ایمان لایا اس میں عیب نہ تلاش کرو اور نہ زمین پر فساد برپا کرو لوگوں سے زبردستی مال چھین لیتے ہو۔ طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے دولت ہتھیانے کی فکر میں رہتے ہو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم جس لعنت میں مبتلا ہو اسے ترک کر دو رحیم اور پیار کرنے والے رب کی طرف رجوع کرو۔ وہ اتنا مہربان ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنی رحمت میں لے لیتا ہے۔

## کافروں کا جواب

قوم کے لوگوں نے کہا ہم نہیں سمجھتے بہت سی باتیں جو تو کہتا ہے کیونکہ ہم انہیں پسند نہیں کرتے اور ان پر عمل پیرا ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ کافروں نے حضرت شعیب سے کہا اور بے شک ہم دیکھتے ہیں تجھے تو ہم میں بہت کمزور ہے۔ اگر تمہارے کنبے کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم نے تمہیں سنگسار کر دیا ہوتا اور نہیں ہوتے ہم پر غالب۔

## شعیب علیہ السلام کا جواب

اے میری قوم تم میرے قبیلے سے خائف ہو اور تمہیں میرے کنبے کا بہت لحاظ ہے اس وجہ سے تم میرے ساتھ رعایت برت رہے ہو۔ کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی خوف نہیں۔ تمہیں میرا کچھ لحاظ نہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ کیا میرا کنبہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ معزز ہے۔ تم جو کچھ کر رہے ہو میرا رب ان سے واقف ہے۔ تمہارے ہر عمل کو پوری طرح احاطہ کیے ہوئے ہے۔ قیامت کے دن تمہیں کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہوگا۔

## قوم کے سردار

کہنے لگے وہ سردار جو غرور اور تکبر کیا کرتے تھے شعیب کی قوم سے۔ اے شعیب علیہ السلام



تمہیں اور جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہم بستی سے تمہیں نکال کر رہیں گے یا پھر تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا۔ شعیب علیہ السلام نے کہا پھر تو ہم نے ضرور بہتان باندھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹا۔ اگر ہم لوٹ آئیں تمہارے دین میں اس کے بعد کہ جب نجات دے دی اللہ تعالیٰ نے اس سے اور نہیں کوئی وجہ کہ ہم لوٹ آئیں تمہارے دین میں اس کے بعد کیونکہ جب ایمان دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے تو اس نقش کو کوئی مٹا نہیں سکتا یعنی ہمیں اللہ کافی ہے وہی ہمیں تم سے محفوظ رکھے گا۔ ہمارے معاملات میں وہی ہمارا بلجا ہے۔

### شعیب علیہ السلام کی قوم کے بارے بددعا

اے ہمارے رب فیصلہ فرمادے ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ یعنی آپ نے ان کے بارے بددعا فرمائی۔

### قوم پر طرح طرح کے عذاب

کیونکہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا تھی اس لیے ان پر طرح طرح کے عذاب بھی نازل ہوئے۔ انہیں بے یک وقت کئی بلاؤں اور مصیبتوں سے دوچار کیا۔ پھر پکڑ لیا انہیں زلزلے نے جو صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل گرے پڑے تھے۔ سورت اعراف میں ہے کہ انہیں زلزلے نے آلیا یعنی زمین کانپ اٹھی اور اس قدر زور کے جھٹکے لگے کہ ان کی روہیں جسموں کا ساتھ چھوڑ گئیں اور اس بستی کے جانور جماد بن کر رہ گئے سب زندگیاں ختم ہو گئیں سب جاندار فنا کی نیند سو گئے۔ ایک بادل مطلع مدین پر نمودار ہوا جس نے اس کے اطراف و جوانب میں آگ کے شعلے برسا دیے سورت ہود میں ذکر ہے کہ قوم شعیب علیہ السلام کو ایک چیخ نے آلیا اور ایسی دل دہلا دینے والی چیخ انہیں منہ کے بل گرا دیا اور جان چھین لی۔

### پکڑا عذاب نے چھتری والے دن

سورة الشعرا میں ہے تو پکڑ لیا انہیں چھتری والے دن کے عذاب نے بیشک یہ بڑے دن کا عذاب تھا۔ مفسرین فرماتے ہیں پہلے تو انہیں سخت گرمی کا سامنا کرنا پڑا۔ سات دن اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ میں جس پیدا کیے رکھا گرمی اس قیامت کی پڑنے لگی کہ پانی اور سائے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوتا تھا۔ آخر گھر چھوڑ کر لوگ بھاگ کھڑے ہوئے شہر سے باہر انہیں ایک بدلی نظر آئی

سب اس کے نیچے جمع ہو گئے اور ایک بھی باہر نہ رہا تو اللہ تعالیٰ نے شعلے اور شرارے برسانے شروع کر دیئے۔ زمین زلزلے کے جھٹکوں سے لرز اٹھی آسمان سے ایک چیخ بلند ہوئی جس نے جسموں سے روحوں کو چھین لیا اور لاشیں خراب کر کے رکھ دیں۔

### اہل ایمان محفوظ

اور جب آپہنچا تمہارا حکم تو ہم نے بچا لیا شعیب علیہ السلام کو اور جو ایمان لائے تھے آپ کے ساتھ اپنی خاص رحمت سے۔

### شعیب علیہ السلام کا فرمان

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا مجھے تمہاری ہلاکت پر کوئی افسوس نہیں کیونکہ تم نے میری نصیحت پر کان نہیں دھرے۔ میں کیونکر غم کروں ایک ایسی قوم پر جنہوں نے حق سے آنکھیں بند کر لیں بار بار بلانے پر بھی حق کی طرف متوجہ نہیں ہوئے اس ہٹ دھرمی پر عذاب نازل ہوا۔

### قرآن میں ذکر

سورت ہود ۱۱ آیت ۸۴ ترجمہ: اور بھیجا ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو انہوں نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی نہیں ہے تمہارا کوئی خدا (قابل عبادت) سوائے اس کے اور نہ کئی کروناپ اور تول میں بے شک میں دیکھتا ہوں تمہیں (آج) خوشحال اور (اگر تم باز نہ آئے) تو مجھے اندیشہ ہے تمہارے بارے میں ایک ایسے دن کے عذاب کا جو سب کو گھیرے گا۔

آیت ۸۵ ترجمہ: اور اے میری قوم پورا کیا کروناپ اور تول انصاف کے ساتھ اور نہ گھاٹا دیا کرو۔ لوگوں کو ان کی چیزوں میں اور مت پھرو تم زمین میں فساد مچاتے ہوئے۔

آیت ۸۶ ترجمہ: انہوں نے کہا! اے شعیب علیہ السلام کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم (پوجنا) چھوڑ دیں انہیں جن کو پوجا کرتے تھے۔ ہمارے ابا و اجداد یا نہ کریں ہم اپنے مالوں میں وہ تصرف جو ہم چاہتے ہیں۔ بس تم ہی تو رہ گئے ہو بردبار اور نیک چلن آدمی۔

**آیت ۸۸ ترجمہ:** شعیب علیہ السلام نے کہا اے میری قوم! دیکھو تو اگر ہوں میں ایک کھلی شہادت پر اپنے رب کی طرف سے اور عطا کیا ہو اس نے مجھے اپنے ہاں سے اچھا رزق اور نہیں ہے میرا یہ ارادہ کہ میں خلاف کروں اس بات کے منع کر رہا ہوں جس سے میں تم کو نہیں چاہتا میں مگر اصلاح کرنا اپنی بساط کے مطابق اور نہیں ہے مجھے توفیق مگر اللہ کی طرف سے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی سے میں رجوع کرتا ہوں۔

**آیت ۸۹ ترجمہ:** اور اے میری قوم کہیں مجرم نہ بنا دے تم کو میری مخالفت ایسا (مجرم) کہ آپڑے تم پر ویسا ہی (عذاب) جیسا کہ آیا تھا قوم نوح علیہ السلام پر یا قوم ہود علیہ السلام پر یا قوم صالح علیہ السلام پر اور نہیں ہے قوم لوط علیہ السلام تم سے کچھ زیادہ دور۔

**آیت ۹۰ ترجمہ:** اور معافی مانگو تم اپنے رب سے پھر پلٹ آؤ اسی کی طرف بے شک میرا رب ہے مہربان اور بہت محبت کرنے والا۔

## سنگسار کرنے کی دھمکی

**آیت ۹۱ ترجمہ:** انہوں نے کہا اے شعیب نہیں سمجھتے ہم۔ بہت سی تیری باتیں اور ہم یقیناً دیکھتے ہیں تمہیں اپنے درمیان کمزور اور اگر نہ ہوتی برادری تمہاری تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور نہیں ہوتے ہم پر کچھ غالب۔

**آیت ۹۲ ترجمہ:** شعیب نے کہا! اے میری قوم کیا میری برادری زیادہ طاقتور ہے تمہارے لئے اللہ سے اور اسی لئے ڈال رکھا ہے تم نے اللہ کو پس پشت۔ بے شک میرا رب تمہارے سب اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

**آیت ۹۳ ترجمہ:** اور اے میری قوم کام کیے جاؤ تم اپنے طریقے پر اور میں بھی کام کر رہا ہوں (اپنے طریقے پر)۔

## عذاب کا انتظار

عنقریب معلوم ہو جائے گا تم کو کہ کس پر آتا ہے عذاب جو اسے رسوا کر دے گا اور کون ہے جو جھوٹا ہے اور تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔



## عذابِ خدا

آیت ۹۲ ترجمہ: اور جب آیا ہمارا فیصلہ عذاب تو بچا لیا ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے ان کے ساتھ اپنی رحمت خاص سے اور آلیا ان لوگوں کو جو ظالم تھے ایک سخت دھماکے نے پھر وہ پڑے رہ گئے اپنے گھروں میں بے حس و حرکت۔

سورت الاعراف ۷ آیت ۸۵ ترجمہ: اور مدین والوں کی طرف (بھیجا ہم نے) ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو۔ اس نے کہا! اے میری قوم! بندگی کرو اللہ کی نہیں ہے تمہارا کوئی معبود سوائے اس کے۔ یقیناً آچکی ہے تمہارے پاس کھلی رہنمائی تمہارے رب کی طرف سے لہذا پورا کرو ناپ اور تول اور نہ گھانا دو لوگوں کو ان کی چیزوں میں اور مت فساد مچاؤ تم زمین میں بعد اس کی اصلاح کے یہ بات بہتر ہے تمہارے حق میں اگر ہو تم مومن۔

آیت ۸۶ ترجمہ: اور نہ بیٹھو تم ہر راستے پر کہ ڈرانے لگو اور روکنے لگو اللہ کی راہ سے ہر اس شخص کو جو ایمان لائے اللہ پر اور درپے نہ ہو جاؤ اس کی راہ کو ٹیڑھا کرنے کے اور یاد کرو (وہ وقت) جب تھے تم تھوڑے پھر بہت کر دیا تم کو اللہ نے اور دیکھو کیا ہوا انجام فساد مچانے والوں کا۔

آیت ۸۸ ترجمہ: کہا سرداروں نے جو متکبر تھے اس کی قوم میں سے ضرور نکال دیں گے ہم تجھ کو اے شعیب علیہ السلام اور ان لوگوں کو بھی جو ایمان لائے ہیں تیرے ساتھ اپنی بستی سے یا واپس آنا ہو گا تم کو ہماری ملت میں شعیب علیہ السلام نے کہا کیا اگر ہوں ہم بیزار (تمہارے مذہب سے)۔

آیت ۹۰ ترجمہ: اور کہا سرداروں نے جو کافر تھے اس کی قوم میں سے اگر پیروی کی تم نے شعیب علیہ السلام کی تو یقیناً تم برباد ہو جاؤ گے۔

## زلزلہ

آیت ۹۱ ترجمہ: سو آلیا ان کو ایک سخت زلزلے نے اور زہ گئے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے۔

آیت ۹۲ ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا تھا (شعیب علیہ السلام) کو ایسے ہو گئے گویا وہ کبھی آباد ہی نہ تھے۔ اس میں وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا تھا شعیب علیہ السلام کو ہو گئے وہی برباد۔

آیت ۹۳ ترجمہ: سو چلے گئے (شعیب علیہ السلام) منہ موڑ کر ان سے یہ کہتے ہوئے کہ اے

میری قوم بے شک پہنچا دیے ہیں میں نے تم کو پیغامات اپنے رب کے اور خیر خواہی کی ہے تمہاری تو (اب عذاب نازل ہونے پر) کیسے غم کھاؤں میں ان لوگوں پر جو حق کا انکار کرتے رہے۔

سورت الشعراء ۲۶ آیت ۱۸۱ ترجمہ: پوری کیا کرو پیمائش اور نہ بنو (دوسروں کو) نقصان پہنچانے والے۔

آیت ۱۸۲ ترجمہ: اور تو لو صحیح تر ازو سے۔

آیت ۱۸۳ ترجمہ: اور نہ کمی کیا کرو دینے میں لوگوں کو ان کی چیزیں اور مت پھرا کرو زمین میں مفسد بن کر۔

آیت ۱۸۵ ترجمہ: انہوں نے کہا درحقیقت تم سحر زدہ آدمی ہو۔

آیت ۱۸۶ ترجمہ: اور نہیں ہو تم مگر ایک آدمی ہم جیسے اور یقیناً ہم سمجھتے ہیں تم کو بالکل جھوٹا۔

آیت ۱۸۷ ترجمہ: اچھا تو گراؤ ہم پر کوئی ٹکڑا آسمان کا اگر ہو تم سچے۔

آیت ۱۸۸ ترجمہ: شعیب علیہ السلام نے کہا! میرا رب بہتر جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

آیت ۱۸۹ ترجمہ: سو جھٹلایا انہوں نے اسے آخر کار آ گیا ان پر سائبان والے دن کا عذاب۔ دراصل یہ تھا ایک بڑے ہولناک دن کا عذاب۔

## قوم پر طرح طرح کے عذاب

اللہ تعالیٰ نے قوم شعیب علیہ السلام پر طرح طرح کے عذاب اور ہلاکتیں نازل کیں۔ انہیں بے یک وقت کئی بلاؤں اور مصیبتوں سے دوچار کر دیا۔ کیونکہ قوم ہر قسم کی برائی میں مبتلا تھی۔

### زلزلہ

جیسے سورت الاعراف میں ذکر ہے کہ انہیں زلزلے نے آلیا یعنی زمین کانپ اٹھی اور اس قدر زور کے جھٹکے آئے کہ ان کی روئیں ان کے جسموں کا ساتھ چھوڑ گئیں۔ سب جاندار فنا کی نیند سو گئے۔ ایک لرزہ خیز چیخ برپا کی جس نے سب آوازوں کو خاموش کر دیا۔ ایک بادل مطلع مدین پر نمودار ہوا جس نے اس کے اطراف و جوانب میں آگ کے شعلے برسا دیے۔

## (۹) حضرت اسماعیل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو نبوت و رسالت اور کتاب کی دولت سے نوازا۔ آپ کے بعد بھی جو نبی تشریف لایا وہ آپ ہی کی اولاد سے تھا۔ ابراہیم علیہ السلام کے کئی صاحبزادے تھے مگر ان میں دو مشہور ہیں۔ دونوں عظیم الشان نبی اور رسول تھے۔ پھر ان میں زیادہ جلیل القدر اور صاحب مرتبہ اسماعیل علیہ السلام ذبح اللہ ہیں۔ جو ہاجرہ قبٹیہ مصریہ کے بطن مبارک سے ہیں۔ اسماعیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پہلے بیٹے تھے اور تیرہ سال تک والدین کے اکلوتے بیٹے رہے۔ یہی تو وہ سعادت مند فرزند ہیں جنہیں آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دودھ پیتے بیٹے کو اپنے آپ سے جدا فرمایا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو غیر آباد پہاڑی وادی میں تنہا حالت میں چھوڑا کون اس وقت ان کا نگہبان تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر اور اپنی معصوم فطرت بیوی کو کس کے حوالے کیا۔ پھر کس ذات نے پتھروں کا کلیجہ شق کر کے انہیں پانی عطا فرمایا۔ کس نے ان کی غمخواری کے لیے بنو جرہم کو یہاں ٹھہرنے پر مجبور کیا۔ وہ اللہ تھا جس نے بے آب و گیاہ وادی میں رحمت و برکتوں کے دریا موجزن کر دیئے۔ یہ سب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ پر ہوا۔ ہدایت کا ابدی چشمہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وساطت سے جاری ہوا۔

## قرآن میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر

سورت الصفات ۳۷ آیت ۱۰۰ ترجمہ: اے میرے رب! عطا کر تو مجھے (بیٹا) جو صالحین میں سے ہو۔

آیت ۱۰۱ ترجمہ: سو بشارت دی ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی۔

آیت ۱۰۲ ترجمہ: چنانچہ جب پہنچ گیا وہ ان کے ساتھ دوڑ دھوپ (کی عمر) کو تو کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو سوچ کر بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے؟ بیٹے نے کہا! ابا جان کر ڈالیے وہ کام جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ ضرور پائیں گے آپ مجھے انشاء اللہ صابروں میں سے۔



آیت ۱۰۳ ترجمہ: پھر جب سر تسلیم خم کر دیا ان دونوں نے اور لٹا دیا اسے ابراہیم علیہ السلام نے ماتھے کے بل۔

آیت ۱۰۴ ترجمہ: ندادی ہم نے اسے اے ابراہیم علیہ السلام۔

آیت ۱۰۵ ترجمہ: بلاشبہ سچ کر دکھایا تم نے اپنا خواب بے شک ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں اچھا اور معیاری کام کرنے والوں کو۔

آیت ۱۰۷ ترجمہ: اور فدیہ میں دے کر ایک بڑی قربانی (ہم نے اسے چھڑا لیا)۔

سورت مریم ۱۹ آیت ۵۴ ترجمہ: اور ذکر کرو اس کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا بے شک وہ تھا وعدہ کا سچا اور تھانبی مرسل۔

آیت ۵۵ ترجمہ: اور دیا کرتا تھا حکم اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا اور تھا اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ شخص۔

سورت البقرہ ۲ آیت ۱۳۶ ترجمہ: (مسلمانوں) تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام پر اور اس کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰ علیہ السلام کو اور عیسیٰ علیہ السلام کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان اور ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔

آیت ۱۴۰ ترجمہ: کیا پھر تم کہتے ہو کہ بیشک ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور اولاد یعقوب علیہ السلام (سب کے سب) تھے یہودی یا نصرانی۔ کہو! کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو چھپائے وہ شہادت جو اس کے پاس ہے۔ اللہ کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو تم کر رہے ہو۔

### صابر نبی

سورت الانبیاء ۲۱ آیت ۸۵ ترجمہ: اور (یاد کرو قصے) اسماعیل علیہ السلام اور

ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل علیہ السلام کے یہ سب تھے صبر کرنے والے۔

## گھوڑے پر سواری کرنے والے پہلے شخص

مورخین کا کہنا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی وہ پہلے شخص ہیں جو گھوڑے پر سواری ہوئے۔ اس سے قبل گھوڑے وحشیوں کی طرح جنگلوں اور بیابانوں میں کھلے پھرتے تھے۔ آپ نے انہیں مانوس کیا اور ان پر سواری کی۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے پالو اور اس کی نسل بڑھاؤ کیونکہ یہ تمہارے باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی میراث ہیں۔ یہ خالص عربی گھوڑے وحشی تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کی عطا کردہ طاقت سے انہیں بلایا تو یہ دوڑتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

## سب سے پہلے عربی زبان میں گفتگو

حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی نے سب سے پہلے فصیح و بلیغ عربی میں کلام فرمایا۔ آپ نے یہ زبان عرب کے خالص بندوں سے سیکھی تھی جو مکہ میں آپ کے نزدیک اترے تھے۔ محمد بن علی حسین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو شخص عربی زبان میں گویا ہوئے وہ اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک چودہ سال تھی۔

## رشتہ ازدواج میں منسلک

اسماعیل علیہ السلام جب جوان ہوئے تو آپ نے ایک عمارتی عورت سے شادی فرمائی۔ جو والد ابراہیم علیہ السلام کے کہنے پر چھوڑ دی۔ واقعہ یہ ہے: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی ہو چکی تھی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر پر نہ تھے۔ آپ نے بہو سے اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں پوچھا اس نے بتایا وہ رزق تلاش کرنے گئے ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بہو سے اسماعیل علیہ السلام کی بسراوقات اور حالت کے بارے میں پوچھا۔ لڑکی نے کہا ہم بہت بری حالت میں ہیں یعنی بہت مشکل سے گزارا کر رہے ہیں۔ ہماری مالی حالت اچھی نہ ہے۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام کے سامنے شکایت کی۔ ابراہیم نے فرمایا کہ جب تیرا خاوند گھر آئے تو اسے میرا سلام کہنا اور بتانا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ تبدیل کر لے۔ اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو نبوت کی خوشبو محسوس کی۔ پوچھا تمہارے پاس کوئی آیا تھا۔ بیوی نے کہا ہاں اس شکل و صورت والا ایک بزرگ تشریف لایا۔ اس

نے آپ کو سلام کہا اور یہ پیغام دوں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل لو۔ اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے والد محترم تھے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے طلاق دوں۔

اور اسی خاندان کی ایک دوسری عورت سے شادی کر لی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا غرضہ کے بعد دوبارہ آنا ہوا۔ اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہ ہو سکی بہو سے پوچھا کہاں گئے ہیں۔ اس نے بتایا وہ رزق کی تلاش میں گئے ہیں۔ آپ نے گزر بسر کے بارے پوچھا۔ اسماعیل علیہ السلام کی بیوی نے فرمایا ہم بالکل خیریت سے ہیں۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہے اس نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اور بہو سے فرمایا جب تمہارا خاوند آئے تو اسے میرا سلام کہنا اور بتانا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ قائم رکھے۔ اسماعیل علیہ السلام نے اپنی بیوی سے سنا اور فرمایا وہ میرے والد تھے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اپنے پاس رکھوں۔

### مزار مبارک

اسماعیل علیہ السلام اپنی والدہ کے پہلو میں حطیم میں مدفون ہیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک ایک سو تہتر سال تھی۔

### (۱۰) حضرت اسحاق علیہ السلام

**پیدائش:** اسحاق علیہ السلام اپنے بڑے بھائی اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش کے چودہ سال بعد پیدا ہوئے۔ اس وقت ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو سال اور سارہ کی عمر نوے سال ہو چکی تھی۔ بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ ابراہیم علیہ السلام کو بچے کی پیدائش کی خوشخبری دی جس کا ذکر سورت ہود میں ہے۔ ترجمہ: بے شک ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے یہاں خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے کہا (اے خلیل) آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو۔ پھر آپ لے آئے جلدی ایک پچھڑا بھنا ہوا۔ پھر جب دیکھا ان کے ہاتھ نہیں بڑھ رہے۔ کھانے کی طرف تو اجنبی خیال کیا انہیں اور دل ہی دل میں ان سے اندیشہ کرنے لگے۔ فرشتوں نے کہا ڈریے نہیں ہمیں تو بھیجا گیا ہے قوم لوط علیہ السلام کی طرف اور آپ کی اہلیہ (سارہ) کھڑی تھیں وہ ہنس پڑیں تو ہم نے خوشخبری دی سارہ کو اسحاق علیہ السلام کی اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام کی۔ سارہ نے کہا وائے حیرانی کیا میں بچہ جنوں گی۔ فرشتے کہنے لگے کیا تم تعجب کرتی ہو اللہ کے حکم پر۔ اللہ کی



رحمت اور اس کی برکتیں ہوں تم پر۔ اے ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے والو بے شک وہ ہر طرح تعریف کیا ہوا بڑی شان والا ہے۔

سورت الصفات ۳۷ آیت ۱۱۲ ترجمہ: اور بشارت دی ہم نے اسے اسحاق علیہ السلام کی جو نبی ہوگا صالحین میں سے۔

آیت ۱۱۳ ترجمہ: اور برکت دی ہم نے اسے اور اسحاق علیہ السلام کو اور ان دونوں کی نسل میں ہے کوئی تو محسن اور کوئی اپنی جان پر کھلا ظلم کرنے والا۔

### صالح پیغمبر

سورت الانبیاء ۲۱ آیت ۷۲ ترجمہ: اور عطا کیا ہم نے اسے اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام بھی۔ مزید برآں اور ہر ایک کو بنایا ہم نے صالح۔

### اسحاق علیہ السلام کا نکاح

اہل کتاب کہتے ہیں کہ اسحاق علیہ السلام کی شادی ”رفقا“ بنت بتوایل سے ہوئی۔ شادی کے وقت عمر مبارک چالیس سال تھی ”رفقا“ بانجھ تھیں۔ آپ نے اللہ سے دعا کی۔ ان کو حمل ہوا اور مدت پوری ہونے پر جڑواں بچے پیدا ہوئے۔ بڑے کا نام عیسو رکھا گیا اور دوسرے کا یعقوب علیہ السلام رکھا گیا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام عیسو کو یعقوب سے زیادہ چاہتے تھے کیونکہ عیسو پہلو ٹھے تھے اور ان کی ماں رفقا اپنے بیٹے یعقوب علیہ السلام کو زیادہ چاہتی تھی کیونکہ وہ چھوٹے تھے۔

### خدمت پر یعقوب کے لیے دعا

جب حضرت اسحاق علیہ السلام عمر رسیدہ ہو گئے اور آپ کی بصارت کمزور ہو گئی تو ایک دن آپ نے اپنے بیٹے عیسو سے کھانے کی فرمائش کی اور حکم دیا کہ شکار کو جاؤ اور شکار کا جانور پکا کر کھاؤ۔ تاکہ میں تمہارے لئے برکت کی دعا کروں وہ شکاری تھے حکم کی تعمیل کے لیے چل پڑے۔ ادھر ”رفقا“ نے اپنے بیٹے یعقوب علیہ السلام کو حکم دیا اپنے ریوڑ سے بکرا ذبح کرو۔ بھون کر اپنے والد کو پیش کرو۔ یعقوب علیہ السلام نے بکرا بھونہ عیسو کے کپڑے پہنے بوڑھے باپ کے آنگے رکھ دیا۔ اسحاق علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو۔ یعقوب علیہ السلام نے بتایا میں آپ کا بیٹا ہوں۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے پیار کیا اور کہا آواز تو یعقوب علیہ السلام کی لگتی ہے لیکن کپڑے عیسو کے لگتے ہیں۔ کھانا کھانے کے

بعد خوب اس کے حق میں دعا کی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام والد سے جدا ہوئے۔ تو عیصو کھانا لے کر آ گیا۔ اسحاق علیہ السلام نے پوچھا کیا تم پہلے کھانا نہیں کھلا کر گئے اور تیرے لئے دعا نہیں دی۔ عیصو نے کہا نہیں میں تو اب آ رہا ہوں عیصو سمجھ گیا۔ یعقوب علیہ السلام نے ہوشیاری دکھائی ہے وہ یعقوب علیہ السلام پر ناراض ہوا۔ کہتے ہیں اس نے یعقوب علیہ السلام کو قتل کرنے کی دھمکی لگائی۔ جب عیصو کی ماں نے سنا کہ عیصو نے یعقوب علیہ السلام کو قتل کی دھمکی دی ہے۔ اس نے یعقوب علیہ السلام کو اپنے بھائی (لابان) کے پاس (جو کہ ارض حران میں تھے) چلے جاؤ اور اپنے خاوند اسحاق علیہ السلام کو بھی اسی مشورے پر رضامند کیا۔ اس طرح یعقوب علیہ السلام وہاں سے ہجرت کر گئے۔

### اسحاق علیہ السلام کا وصال

حضرت اسحاق علیہ السلام بیمار ہوئے اور ایک سو اسی سال کی عمر میں وفات پائی ان کی قبر انور بھی اسی مغارہ میں ہے۔ جو ابراہیم علیہ السلام کی تدفین کے لیے خریدا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی قبریں ساتھ ساتھ ہیں۔

### (۱۱) حضرت یعقوب علیہ السلام

سورت البقرہ ۲ آیت ۱۳۶ ترجمہ: (مسلمانوں) تم کہہ دو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور نازل کیا گیا۔ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام پر اور اس کی اولاد پر اور جو دیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو اور عیسیٰ علیہ السلام کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان اور ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔

### یعقوب علیہ السلام اللہ کے پیغمبر

**پیدائش:** حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اوپر حضرت اسحاق علیہ السلام کی شادی میں آچکا ہے کہ آپ کی والدہ رفقا سے جڑواں بچے عیصو اور یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ آپ کو زیادہ چاہتی تھی اس نے آپ کو اپنے بھائی ”لابان“ کے پاس ارض حران میں اسحاق علیہ السلام کے مشورے سے بھجوا دیا۔

## حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہجرت اور خواب

یعقوب ارضِ حران کی طرف چل پڑے۔ راستے میں ایک جگہ رات ہو گئی۔ ایک پتھر سر کے نیچے رکھ کر لیٹے اور سو گئے۔ خواب میں ایک سیڑھی دیکھتے ہیں جو زمین سے آسمان تک ہے۔ ملائکہ اس سیڑھی کے ذریعے آسمان پر چڑھ رہے ہیں اور اتر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ حضرت یعقوب علیہ السلام سے گفتگو فرما رہا ہے اور کہہ رہا ہے میں تجھے بابرکت بناؤں گا اور تیری اولاد کو بڑھاؤں گا اور یہ زمین میں تجھے اور تیری نسل کو دوں گا۔

## یعقوب علیہ السلام کا نذر ماننا

یعقوب علیہ السلام جب بیدار ہوئے جو دیکھا تھا اس سے بہت خوش تھے۔ آپ نے نذرمانی کہ اگر خیریت سے واپس گھر آ گیا تو اس مقام پر اللہ عزوجل کے لیے عبادت گاہ تعمیر کروں گا اور میری ملکیت میں جو کچھ ہو اس کا دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے کروں گا۔ آپ نے اس پتھر پر تیل ملا اور نشان لگایا تاکہ پہچان سکوں۔ آپ نے اس جگہ کا نام بیت اہل (خانہ خدا) رکھا یہی وہ جگہ ہے جہاں بعد میں یعقوب علیہ السلام نے بیعت المقدس تعمیر فرمایا۔

## یعقوب علیہ السلام کی شادی

حضرت یعقوب اپنے ماموں کے حران پہنچ گئے۔ ماموں لابان کی دو بیٹیاں تھیں بڑی کا نام ”لیا“ اور چھوٹی ”راحیل“ تھی۔ چھوٹی راحیل اپنی بڑی بہن لیا سے زیادہ خوبصورت تھی۔ یعقوب علیہ السلام نے راحیل کا رشتہ طلب کیا۔ لابان نے اس شرط پر رشتہ منظور کر لیا کہ یعقوب علیہ السلام سات سال تک ان کا ریوڑ چرائیں گے۔ سات سال کی مدت گزر گئی آپ کا نکاح ہو گیا۔ رات کو لابان نے بڑی بیٹی ”لیا“ کو یعقوب علیہ السلام کے ہاں بھیج دیا۔ شب زفاف گزر گئی۔ یعقوب علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ راحیل کی جگہ ”لیا“ ان کی خلوت میں ہے۔ آپ نے ماموں سے کہا! آپ نے میرے ساتھ بے انصافی کی ہے۔ ”لابان“ نے کہا ہمارے رواج کے مطابق چھوٹی بہن کا نکاح بڑی سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ اگر تو راحیل سے محبت کرتا ہے تو تجھے سات سال اور بکریاں چرائنی پڑیں گی۔ میں تجھے راحیل بھی نکاح میں دے دوں گا۔ یعقوب علیہ السلام نے سات سال اور ریوڑ چرایا اور ”لیا“ کی دوسری بہن ”راحیل“ سے شادی کر لی۔ دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا اس شریعت میں جائز تھا۔ لابان نے ہر دو بیٹیوں کو ایک ایک لونڈی بھی عطا کی ”لیا“ کی لونڈی زلفی اور راحیل کی لونڈی کا نام ”بلہی“ تھا۔



## حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد

اللہ تعالیٰ نے ”لیا“ سے روبیل، شمعون، لادی پھر یہودا پیدا ہوئے۔ راحیل کو یہ دیکھ کر رشک ہونے لگا کیونکہ وہ ابھی تک حاملہ نہ ہوئیں تھیں۔ انہوں نے اپنی لونڈی ”بلہمی“ حضرت یعقوب علیہ السلام کو ہبہ کر دی۔ اس سے بچہ پیدا ہوا جس کا نام ”نیتالی“ رکھا گیا۔ یہ دیکھ کر ”لیا“ نے بھی اپنی لونڈی ”زلفی“ یعقوب علیہ السلام کو ہبہ کر دی۔ ان کے لطن سے جادا اور اشیر دو پیدا ہوئے۔ ”لیا“ سے ایک اور بچہ پیدا ہوا جس کا نام ”زابلون“ رکھا اور اس کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام دینار رکھا گیا۔

## حضرت یوسف کی پیدائش

اب راحیل نے اللہ کے آگے دعا کی اور یعقوب علیہ السلام سے اپنے لئے بچے کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو سن لیا اور قبول فرمایا۔ یعقوب علیہ السلام کے گھر ایک عظیم المرتبت، حسین و جمیل اور جمال و کمال بچہ پیدا ہوا جس کا نام راحیل نے ”یوسف“ رکھا۔

## حضرت یعقوب علیہ السلام کی وطن واپسی

حضرت یعقوب نے ایک دن اپنے ماموں لابان سے واپسی کی اجازت طلب کی۔ ماموں نے کہا آپ کی وجہ سے میرے مال میں بڑی برکت ہوئی ہے۔ میرے مال میں سے آپ جو چاہیں لے سکتے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا بھیڑوں اور بھوریوں کو میرے حوالے کر دینا جو اس سال پیدا ہوں مال مویشی بڑھ گئے۔ لونڈی غلاموں کی کثرت ہوگئی اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ اپنے والد گرامی اور وطن واپس چلے جائیں۔ ساتھ ہی وعدہ فرما دیا کہ نصرت ربانی ان کے شامل حال ہوگی۔ آپ نے اپنے گھر والوں کو آگاہ کیا سب نے اطاعت کی آپ اپنے اہل و عیال اور مویشی لے کر چل دیئے۔ لابان کا یعقوب علیہ السلام کے ساتھ معاہدہ طے پایا کہ یعقوب علیہ السلام اس کی بیٹیوں کو رسوا نہیں کرے گا۔ ان کے اوپر اور شادی نہیں کرے گا دونوں نے کھانا تیار کیا سب نے کھایا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو الوداع کیا۔

## بھائی سے ملاقات

حضرت یعقوب علیہ السلام جن ارض ”ساعیر“ کے قریب پہنچے تو فرشتوں سے ملاقات ہوئی۔ فرشتوں نے کہا آپ اپنی منزل پر پہنچنے والے ہیں۔ آپ نے اپنے بھائی عیصو کی طرف

قاصد بھیجا۔ قاصد واپس آیا اور اطلاع دی کہ عیصو چار سو پیادوں کے ہمراہ آپ کی ملاقات کو آرہا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اندیشہ ہوا شاید لڑائی کے لیے آرہا ہے۔ آپ نے نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الہی تو نے مجھ سے اپنی معیت کا وعدہ کیا ہے وعدہ کو پورا فرما اور مجھے میرے بھائی عیصو کے شر سے محفوظ فرما۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بھائی کے لیے تحائف تیار کر لیے جن میں دو سو بکریاں۔ بیس بکرے۔ دو سو بھیڑیں۔ گائے۔ بیل۔ گدھے تھے اور اپنے غلاموں کو کہا ان کو علیحدہ رکھیں۔

## فرشتے سے ملاقات

حضرت یعقوب علیہ السلام دونوں بیویاں لونڈیوں اور گیاراں بچے قافلے سے دورات کی مسافت پر پیچھے چل رہے تھے۔ قافلہ رات کو سفر کرتا دن کو چھپ کر بیٹھ جاتا۔ جب دوسری رات ختم ہوئی اور صبح کا وقت ہوا تو آپ کے پاس انسان کی شکل میں فرشتہ حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے کشتی کرنی شروع کر دی۔ آخر حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر غالب آگئے لیکن فرشتے نے آپ کی ران کی نس پکڑی جو سکڑ گئی جو ران سے پاؤں کو جاتی ہے آپ لنگڑے ہو گئے۔

## عیصو بھائی سے ملاقات

آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ کے بھائی عیصو آرہے تھے چار سو آدمی بھی ان کے ساتھ تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے اہل و عیال سے آگے بڑھ گئے۔ اپنے بھائی عیصو کو دیکھا تو سات مرتبہ سجدہ تعظیمی بجالائے اس زمانے میں سلام دعا کا یہ طریقہ تھا۔ جب عیصو نے بھائی کو دیکھا گلے لگا لیا۔ چوما خوب رویا پھر نظریں اٹھا کر عورتوں اور بچوں کو دیکھا اور پوچھا یہ کون ہیں۔ یعقوب علیہ السلام نے بتایا کہ اللہ کریم نے یہ تیرے غلام یعقوب علیہ السلام کو عطا فرمائے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے تحفے دیئے عیصو اپنے بھائی کی محبت دیکھ کر بہت رویا اور انہیں بار بار بوسا دیتا رہا اس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام سا حور کے قریب مستقل آباد ہو گیا۔

## بنیامین کی پیدائش

راحیل دوبارہ امید سے ہوئیں ان کے ہاں بنیامین پیدا ہوا۔ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد وہ فوت ہو گئیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں "افراث" میں دفن فرمایا۔ آج تک قبر راحیل کے نام سے چلی آتی ہے۔ یعقوب علیہ السلام کے کل بارہ اولاد تھے "لیا" سے چھ بیٹے۔ "راحیل" سے

دو۔ زلفی ”لیا“ کی لونڈی سے دو اور راحیل کی لونڈی ”بلہی“ سے ایک اور ایک ”لیا“ سے بچی تھی۔  
سورت البقرہ ۲ آیت ۱۳۶ ترجمہ: (مسلمانوں) تم کہہ دو ہم ایمان لائے اللہ پر اور  
اس پر جو اتارا گیا ہم پر اور جو اتارا گیا ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور  
ان کے اولاد پر۔

## (۱۲) حضرت یوسف علیہ السلام

**پیدائش:** حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیوی ”راحیل“ سے یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے جو بہت حسین  
و جمیل تھے۔ اور یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں میں سے یوسف علیہ السلام ہی پینچمبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن  
پاک میں یوسف علیہ السلام کی زندگی سورت یوسف علیہ السلام میں بیان کی۔

## حضرت یوسف علیہ السلام کا مختصر قصہ

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیوی راحیل ان کے ماموں لابان کی لڑکی تھی۔ شادی کے  
کافی عرصہ تک راحیل کے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ راحیل نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی اور حضرت  
یعقوب علیہ السلام سے اپنے لیے بچے کی التجا کی۔ اللہ نے ان کی دعا کو سن لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک حسین و  
جمیل بچہ دیا ماں نے اس کا نام یوسف علیہ السلام رکھا۔ آپ کے والد اپنے ماموں کے پاس حران میں  
قیام پذیر تھے اور آپ کے والد بیس سال ماموں کے پاس رہنے کے بعد وطن واپس ہوئے۔ آپ  
ابھی جوان نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے خواب دیکھا کہ گیاراں ستارے اور چاند سورج آپ کو سلام  
کر رہے ہیں۔ آپ یہ خواب دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ بیدار ہوئے تو والد کو خواب بتایا۔ آپ سمجھ  
گئے کہ یوسف علیہ السلام دنیا و آخرت میں بلند و بالا مقام و مرتبہ پر فائز ہوگا۔ انہوں نے حکم دیا کہ بیٹا  
خبردار یہ خواب اور کسی سے نہ کہنا بھائیوں میں سے کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہونے پائے۔ کہیں ایسا نہ  
ہو وہ حسد کرنے لگیں اور تمہارے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔

## باپ کی محبت اور بھائیوں کی نفرت

اب برادران حضرت یوسف علیہ السلام کو باپ سے شکایت تھی کہ وہ جتنی توجہ یوسف علیہ السلام



اور اس کے بھائی بنیامین پر مبدول کرتے ہیں اتنی محبت ان بھائیوں پر نہیں رکھتے۔ حالانکہ تعداد میں یہ زیادہ ہیں۔ ان دو بھائیوں کو وہ ترجیح دیتے ہیں ہم سے وہ حق بجانب نہیں ہے۔ وہ مشورہ کرنے لگے کہ یوسف علیہ السلام کو قتل کر دیا جائے یا اسے اس زمین سے کہیں دور جا کر چھوڑ دیا جائے جہاں سے وہ واپس نہ آسکے تاکہ والد کی تمام محبت اور شفقت ان ہی کے لیے ہو کر رہ جائے۔ اور قتل کے بعد تمام معافی مانگ لیں گے۔ جب قتل یوسف علیہ السلام پر تمام متفق ہو گئے تو ایک بھائی قیاس کیا جاتا ہے شمعون تھانے کہا نہ قتل کرو یوسف علیہ السلام کو بلکہ اسے ایک ایسے گہرے کنویں میں پھینک دو اسے کوئی راہ چلتے مسافر اٹھالیں گے۔

### باپ سے ساتھ لے جانے کی اجازت طلب کرنا

انہوں نے آکر کہا اے ہمارے باپ کیا ہوا آپ کو کہ آپ اعتبار نہیں کرتے ہم پر یوسف علیہ السلام کے بارے میں۔ آپ بھیجئے اسے ہمارے ساتھ کل تاکہ خوب کھائے پیئے۔ کھیلے کودے ہم اس کے نگہبان ہیں۔ باپ نے کہا مجھے غمزدہ کرتی ہے تمہاری یہ بات کہ تم لے جاؤ اسے کہیں کھانا نہ جائے بھیڑ یا اسے اور تم اس سے بے خبر ہوں۔ وہ بے یک زبان ہو کر کہنے لگے ابا جان یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے بھائی سے غافل ہو جائیں اور ایک جتھہ ہونے کے باوجود بھیڑیے سے اس کی حفاظت نہ کر سکیں۔

### حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں

سب بھائیوں نے طے کر لیا تھا کہ اسے گہرے کنویں میں پھینک دیں گے مقصد یہ تھا کہ گہرے کنویں میں جہاں نیچے وسط میں لگے پتھر پر پھینکا جائے تاکہ قتل بھی نہ ہو اور راہ گیروں کے ذریعہ یہاں سے دور کسی ملک میں چلا جائے۔ جب بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی! اے میرے محبوب بندے تجھے اس مشکل سے ضرور چھٹکارا اور رہائی ملے گی۔ تھوڑی دیر بعد نکالے جاؤ گے اور آپ کی بڑی قدر و منزلت ہوگی۔ وہ آپ کے دروازے پر محتاج بن کر آئیں گے اور آپ سے ڈر رہے ہوں گے۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی کہ آپ یوسف علیہ السلام ہیں۔

### خون آلودہ قمیص والد کو دکھانا

جب وہ یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینک کر واپس ہوئے تو آپ کی قمیص کو خون آلود

کر دیا اور عشاء کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں روتے پٹتے پیش ہوئے اور کہا باواجی ہم ذرا دوڑ لگانے گئے اور یوسف علیہ السلام کو سامان کے پاس چھوڑ گئے ہماری غیر موجودگی میں بھیڑیے نے یوسف علیہ السلام کو کھالیا۔ اور آپ نہیں مانے گے ہماری بات بے شک ہم سچے ہوں آپ کو خدشہ تھا بھیڑیا کھا جائے گا۔ ہم نے ضمانت دی تھی ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے لیکن ہم اپنا وعدہ وفا نہیں کر سکے۔ انہوں نے ایک بھیڑ کے بچے کو ذبح کیا اور اس کے خون کو یوسف علیہ السلام کی قمیض پر لگایا تاکہ والد کو باور کرا سکیں کہ یوسف علیہ السلام کو واقعی بھیڑیے نے کھالیا۔ آپ نے فرمایا غلط کہتے ہو میں صبر و جمیل کروں گا اور اللہ سے مدد مانگوں گا اس پر جو تم بیان کرتے ہو۔

### قافلہ والوں کا یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالنا

تھوڑی دیر بعد ایک قافلہ آیا انہوں نے پانی کے لیے اپنا آب کش کنویں پر بھیجا۔ اس نے اپنا ڈول پانی کے لیے لٹکایا اور کنویں سے ڈول میں یوسف علیہ السلام کو پا کر وہ پکارا اٹھایا یہ بچہ ہے خوبصورت۔ انہوں نے اسے قیمتی سمجھتے ہوئے چھپا لیا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے تھے اور اسے حقیر قیمت چند درہموں کے عوض مصر لے جا کر فروخت کر دیا اور وہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ اور کہا اس شخص نے جس نے یوسف علیہ السلام کو خریدا اہل مصر سے اپنی بیوی سے اسے عزت و احترام سے ٹھہراؤ شاید یہ ہمیں نفع پہنچائے یا بنا لیں ہم اسے اپنا فرزند اور یوں اپنی حکمت کاملہ سے ہم نے قرار بخشا مصر کی سرزمین میں تاکہ ہم سکھائیں اسے خوابوں کی تعبیر اور اللہ تعالیٰ غالب ہے ہر کام پر اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور جب وہ پہنچے اپنے پورے جو بن کو تو ہم نے عطا فرمائی انہیں نبوت اور علم اور یوں ہی ہم نیک جزا دیتے ہیں اچھے کام کرنے والوں کو۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کی بیوی کی کفالت میں چلا گیا جب جوان ہوا تو عزیز بادشاہ کی بیوی نے عشق کرنا شروع کر دیا اور مختلف طریقوں سے اپنے جال میں پھنسانے لگی۔ اور آپ کو برائی کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت کو داغدار نہ ہونے دیا اور خود ان کی حفاظت فرمائی۔ اس عورت نے ہزار کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی پر حرف نہ آنے دیا اور اس عورت کے فریب کو نیست و نابود کیا۔ ایک دن ہوا اس طرح وہ عورت جو بیوی عزیز مصر کی تھی اس نے تمام باہر نکلنے والے دروازے بند کر کے یوسف علیہ السلام کو اپنی طرف زنا کی دعوت دینی شروع کر دی یوسف علیہ السلام نے کہا تیرا خاوند میرا محسن ہے میں خیانت نہیں کر سکتا مگر وہ مجبور کر رہی تھی۔ ادھر سے اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو اپنی روشن دلیل

(برہان) دیکھا دی تاکہ یوسف علیہ السلام سے برائی اور بے حیائی دور ہو۔ عورت سے بچنے کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام نے روزانہ کی طرف دوڑ پڑے اور عزیز مصر کی بیوی آپ کو پکڑے پیچھے دوڑی۔ دونوں دوڑ پڑے دروازے کی طرف اور اس عورت نے پھاڑ ڈالا کرتے یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پکڑ کر جب دوڑتے دونوں دروازے پر آئے انہوں نے وہاں بادشاہ عزیز کو کھڑا پایا فوراً بولی کیا سزا ہے اس کی جو ارادہ کرے تیری بیوی کے ساتھ برائی کا بجز اس کے اسے قید کر دیا جائے۔ یاد روناک عذاب دیا جائے۔

## گواہ کی گواہی دودھ پیتے بچے کی

کہا جاتا ہے کہ گواہی دینے والا ایک پنگھوڑے میں جھولنے والا بچہ تھا جو عورت کے خاندان سے تھا۔ اس نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا اگر یوسف علیہ السلام کی قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو عزیز کی بیوی سچ کہتی ہے اور وہ جھوٹ پر نہیں اور اگر اس کی قمیص پھٹی ہوئی ہے پیچھے سے تو پھر اس نے جھوٹ بولا اور یوسف علیہ السلام بچوں میں سے ہے یعنی یوسف علیہ السلام اس سے اپنے آپ کو چھڑا کر بھاگا اور اس نے پیچھے سے پکڑ کر قمیص کھینچی اور پھاڑ دی۔ جب دیکھا قمیص واقعی پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی جب عزیز مصر نے دیکھا پراہن یوسف کو کہ پھٹا ہوا تھا پیچھے سے تو بول اٹھا یہ سب تم عورتوں کا فریب ہے۔ عورتوں کا فریب بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ قصور وار اس کی بیوی ثابت ہوگئی۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام کا اس کی بیوی زلیخا کے پاس رہنا مشکل ہو گیا۔

## مصر کی عورتوں کا حسن یوسف علیہ السلام دیکھ کر ہاتھ کاٹ لینا

مصر کی عورتوں نے کہا شہر میں کہ عزیز بادشاہ کی بیوی بہلاتی ہے اپنے غلام کو تاکہ مطلب براری کرے اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی ہے۔ جب زلیخا نے مصر کی عورتوں کے طعنوں کو سنا اس نے عورتوں کو ایک ضیافت میں بلایا۔ مسدیں تیار کیں جب وہ آگئیں تو دے دی ہر ایک کو ایک ایک چھری اور رکھ دیے کھانے کے پھل اور یوسف علیہ السلام کو باہر بلایا انہوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو حسن یوسف علیہ السلام چودھویں کے چاند سے حسین چہرہ دیکھ کر وہ چھریوں سے پھل کاٹنے کی بجائے اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور کہنے لگیں یہ انسان نہیں یہ کوئی معزز فرشتہ ہے زلیخا ٹھیک مر رہی ہے۔ ایسا چہرہ چمکتا آج تک نہیں نظر آیا۔ جب یوسف علیہ السلام نے دیکھا اب پچنا مشکل ہے تو باہر رہنے کی بجائے جیل جانا پسند فرمایا۔ کیونکہ عزیز بادشاہ کو اپنی بیوی پر اعتبار نہ رہا تھا اس نے بھی آپ کو کچھ عرصہ کے لیے علیحدہ رکھنے کے لیے یہ بات مان لی۔



## قرآن میں یوسف علیہ السلام کا ذکر

سورت یوسف ۱۲ آیت ۴ ترجمہ: (یہ اس وقت کا ذکر ہے) جب کہا

یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے، ”اباجان“ یہ واقعہ ہے کہ میں نے دیکھا ہے (خواب میں) کہ گیارہ ستارے ہیں اور سورج اور چاند ہے۔ دیکھتا ہوں میں انہیں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

### باپ کا بھائیوں سے خواب بتانے سے منع کرنا

آیت ۵ ترجمہ: باپ نے کہا! بیٹے! نہ بیان کرنا اپنا خواب اپنے بھائیوں سے ورنہ وہ چل کر رہیں گے تیرے ساتھ کوئی چال یقیناً شیطان انسان کا دشمن ہے کھلا۔

آیت ۶ ترجمہ: اور اسی طرح (جیسے تو نے دیکھا ہے) منتخب کرے گا تجھے تیرا رب اور سکھائے گا تجھے باتوں کی تہہ تک پہنچنا اور پوری کرے گا اپنی نعمت تم پر اور آل یعقوب علیہم السلام پر اسی طرح جیسے وہ پورا کر چکا ہے اس نعمت کو تیرے آباؤ اجداد پر اس سے پہلے یعنی ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام پر بے شک تیرا رب ہے سب کچھ جاننے والا اور بڑی حکمت والا۔

### بھائیوں کا باپ کو غلطی پر کہنا

آیت ۸ ترجمہ: (یہ اس وقت کی بات ہے) جب کہا تھا انہوں نے کہ یوسف علیہ السلام اور اس کا بھائی زیادہ محبوب ہیں ہمارے باپ کو ہم سے حالانکہ ہم ایک پورا جتھا ہیں سچی بات یہ ہے کہ ہمارے باپ صریحاً غلطی پر ہیں۔

### یوسف علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ

آیت ۹ ترجمہ: قتل کر دو یوسف علیہ السلام کو یا پھینک دو اسے کسی جگہ تاکہ خالص ہو جائے تمہارے لئے توجہ تمہارے باپ کی اور ہو جانا تم اس کے بعد نیکو کار۔

### کنویں میں ڈالنے کا مشورہ

آیت ۱۰ ترجمہ: انہیں میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کو قتل مت کرو اور اس کی صورت یہ ہے کہ ان کو کسی ایسے اندھیرے کنویں میں ڈال دو تاکہ ان کو کوئی راہ چلتا نکال

لے جاوے اگر تم کو (یہ کام) کرنا ہے۔

### والد سے یوسف کو جنگل لے جانے کی اجازت طلب کرنا

آیت ۱۱ ترجمہ: سب نے مل کر باپ سے کہا کہ ابا اس کی کیا وجہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کے بارے میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم ان کے دل و جان سے خیر خواہ ہیں۔

آیت ۱۲ ترجمہ: آپ ان کو کل کے روز ہمارے ساتھ جنگل کو بھیجئے کہ ذرا وہ کھاویں (تیر اندازی) کھیلیں اور ہم ان کی پوری حفاظت رکھیں گے۔

### حضرت یعقوب علیہ السلام کا ڈر کہ بھیڑیا نہ کھا جائے

آیت ۱۳ ترجمہ: یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو یہ بات غم میں ڈالتی ہے کہ اس کو تم لے جاؤ اور (خوف یہ کہ) میں یہ اندیشہ کرتا ہوں کہ اس کو کوئی بھیڑیا کھا جاوے اور تم اپنے مشاغل میں اس سے بے خبر رہو۔

آیت ۱۴ ترجمہ: وہ بولے کہ اگر ان کو بھیڑیا کھا جاوے اور ہم ایک جماعت کی جماعت موجود ہوں تو ہم بالکل ہوں گے گئے گزرے ہوئے۔

آیت ۱۵ ترجمہ: سو جب ان کو لے گئے اور سب نے نتیجہ عزم کر لیا کہ ان کو کسی اندھیرے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کے پاس وحی بھیجی کہ تم ان لوگوں کو یہ بات جتلاؤ گے اور وہ تم کو پہچانیں گے گئے گئے۔

بھائی باپ کے پاس روتے ہوئے آئے کہنے لگے ابا جان ہم دوڑ لگانے میں

### مصروف تھے یوسف کو بھیڑیا کھا گیا

آیت ۱۶ ترجمہ: اور (ادھر) وہ لوگ اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے پہنچے۔

آیت ۱۷ ترجمہ: کہنے لگے کہ ابا ہم سب تو آپس میں دوڑنے میں لگ گئے اور یوسف علیہ السلام کو ہم نے اپنی چیز بست کے پاس چھوڑ دیا۔ بس اتفاقاً ایک بھیڑیا آیا اور ان کو کھا گیا اور آپ تو ہمارا کاہے کو یقین کرنے لگے گو ہم کیسے ہی سچے کیوں نہ ہوں۔

## یوسف کی خون آلودہ قمیض والد کو دکھانا

آیت ۱۸ ترجمہ: اور یوسف کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگائے تھے۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے۔ سو خیر صبر ہی کرونگا جس میں شکایت کا نام نہ ہوگا اور جو باتیں تم بناتے ہو ان میں اللہ ہی مدد کرے۔

## کنویں پر قافلے کا گزر ہوا

آیت ۱۹ ترجمہ: اور ایک قافلہ آ نکلا (جو مصر کو جاتا تھا) اور انہوں نے اپنا آدمی پانی لانے کے واسطے (یہاں کنویں پر) بھیجا اور اس نے اپنا ڈول ڈالا کہنے لگا کہ ارے بڑی خوشی کی بات ہے یہ تو بڑا اچھا لڑکا نکل آیا اور ان کو مال (تجارت) قرار دے کر چھپا لیا اور اللہ کو ان سب کی کارگزاریاں معلوم تھیں۔

## حضرت یوسف علیہ السلام کا پلکنا

آیت ۲۰ ترجمہ: اور یہ (کہہ کر) ان کو بہت ہی کم قیمت کو بیچ ڈالا یعنی گنتی کے چند درہم کے عوض اور وہ لوگ کچھ ان کے قدر دان تو تھے ہی نہیں۔

## عزیز مصر نے خریدا اور بیٹا بنایا

آیت ۲۱ ترجمہ: اور جس شخص نے مصر میں ان کو خریدا تھا (یعنی عزیز مصر) اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو خاطر سے رکھنا کیا عجب ہے کہ (بڑا ہو کر) ہمارے کام آوے۔ یا ہم اس کو بیٹا بنالیں اور ہم نے اسی طرح یوسف علیہ السلام کو اس سرزمین (مصر) میں خوب قوت دی (مراد اس سے سلطنت ہے) اور تاکہ ہم ان کو خوابوں کی تعبیر دینا بتلا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے (چاہے ہوئے) کام پر غالب (اور قادر) ہے (جو چاہے کرے) لیکن اکثر آدمی (اس بات کو) نہیں جانتے۔

## جوانی میں یوسف کو اللہ نے حکمت اور علم دیا

آیت ۲۲ ترجمہ: اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلا دیا کرتے ہیں۔



عزیز مصر کی بیوی کا یوسف علیہ السلام سے عشق اور یوسف علیہ السلام کو قابو کرنے کی کوشش

آیت ۲۳ ترجمہ: اور جس عورت کے گھر میں یوسف علیہ السلام رہتے تھے وہ ان پر مفتون ہو گئی اور ان سے اپنا مطلب حاصل کرنے کو ان کو پھسلانے لگی اور (گھر کے) سارے دروازے بند کر دیئے اور (ان سے) کہنے لگی کہ آ جاؤ تم ہی سے کہتی ہوں۔ یوسف علیہ السلام نے کہا اللہ بچائے (گناہ کے علاوہ) وہ (یعنی تیرا شوہر) میرا مربی اور محسن ہے کہ مجھ کو کیسی اچھی طرح رکھا ایسے حق فراموشوں کو فلاح نہیں ہوا کرتی۔

### حضرت یوسف علیہ السلام کا اللہ برہان دیکھنا

آیت ۲۴ ترجمہ: اور اس عورت کے دل میں تو ان کا خیال (عزم کے درجہ میں) جم ہی رہا تھا اور ان کو بھی اس عورت کا کچھ کچھ خیال ہو چلا تھا اگر اپنے رب کی دلیل کو انہوں نے نہ دیکھا ہوتا تو زیادہ خیال ہو جانا عجب نہ تھا۔ ہم نے اس طرح ان کو علم دیا تا کہ ہم ان سے صغیر و کبیرہ گناہ ہونے کو دور رکھیں وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔

### عورت کا یوسف علیہ السلام کے پیچھے بھاگنا اور یوسف علیہ السلام

#### کا کرتے پیچھے سے پکڑ کر پھاڑنا

آیت ۲۵ ترجمہ: اور دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے ان کا کرتا پیچھے سے پھاڑ ڈالا اور دونوں نے (اتفاقاً) اس عورت کا شوہر دروازے کے پاس کھڑا پایا بولی کہ جو شخص تیری بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا بجز اس کے اور کیا (ہو سکتی) ہے کہ وہ جیل خانہ بھیجا جائے یا اور کوئی دردناک سزا ہو۔

### عورت کے خاندان سے ایک شخص کی شہادت

آیت ۲۶ ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو مجھ کو پھسلاتی تھی اور (اس موقع پر) اس عورت کے خاندان میں سے ایک گواہ نے شہادت دی (منزل ۳۱ ایک شیر خوار بچہ تھا جو یوسف علیہ السلام کے معجزہ سے بول پڑا) کہ ان کا کرتا (دیکھ کہاں سے پھٹا ہے) اگر آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی اور یہ جھوٹے۔

آیت ۲۷ ترجمہ: اور اگر وہ کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو (غادۃ یقینی ہے کہ) عورت جھوٹی اور یہ

آیت ۲۸ ترجمہ: سو جب (عزیز نے) ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا (عورت سے) کہنے لگے کہ یہ تم عورتوں کی چالاکی ہے۔ بے شک تمہاری چالاکیاں بھی غضب ہی کی ہوتی ہیں۔

عزیز نے عورت سے کہا اپنے قصور کی یوسف علیہ السلام سے معافی مانگ

آیت ۱۹ ترجمہ: اے یوسف اس بات کو جانے دو اور (عورت سے کہا) اے عورت تو (یوسف علیہ السلام سے) اپنے قصور کی معافی مانگ بے شک سرتا سر تو ہی قصور وار ہے۔

شہر کی عورتوں کا عزیز کی بیوی کو طعنہ

آیت ۳۰ ترجمہ: اور چند عورتوں نے جو کہ شہر میں رہتی تھیں۔ یہ بات کہی کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اس سے اپنا (نا جائز) مطلب حاصل کرنے کے واسطے پھسلاتی ہے اس غلام کا عشق اس کے دل میں جگہ کر گیا ہے۔ ہم تو اس کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں۔

عزیز کی بیوی کا عورتوں کو دعوت دینا اور انہوں نے یوسف علیہ السلام

کو دیکھ کر چاقو سے پھل کی بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لئے

آیت ۳۱ ترجمہ: سو جب اس عورت نے ان عورتوں کی بدگوئی کی خبر سنی تو کسی کے ہاتھ ان کو بلا بھیجا (کہ تمہاری دعوت ہے) اور ان کے واسطے مسند تکیہ لگایا اور ہر ایک کو ان میں سے ایک ایک چاقو بھی دے دیا اور کہا کہ ذرا ان کے سامنے آ جاؤ۔ سو عورتوں نے جو ان کو دیکھا تو ان کے جمال سے حیران رہ گئیں اور (اس حیرت میں) اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں حاشا اللہ یہ شخص آدمی ہرگز نہیں یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔

جیل بھیجنا

آیت ۳۲ ترجمہ: وہ عورت بولی تو (دیکھ لو) وہ شخص یہی ہے جس کے بارے میں تم مجھ کو بُرا بھلا کہتی تھیں کہ اپنے غلام کو چاہتی ہے اور واقعی میں نے اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی تھی مگر یہ پاک صاف رہا اور اگر آئندہ میرا کہنا نہ مانے گا (جیسا کہ اب تک نہیں مانا) تو

بے شک جیل خانہ بھیجا جائے گا اور بے عزت بھی ہوگا۔

یوسف علیہ السلام کی اللہ کے آگے دعا اور

جیل جانا مناسب ہے اس گناہ سے

آیت ۳۳ ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب جس (واہیات) کام کی طرف یہ عورتیں مجھ کو بلا رہی ہیں اس سے تو جیل خانہ میں جانا ہی مجھ کو زیادہ پسند ہے اور اگر آپ ان کے داؤ پیچ کو مجھ سے دفع نہ کریں گے تو ان کی (صلاح کی) طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانی کا کام کر بیٹھوں گا۔

جیل جانے کی دعا کی قبولیت

آیت ۳۲ ترجمہ: سوان کی دعا ان کے رب نے قبول کی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ کو ان سے دور رکھا۔ بے شک وہ (دعاؤں کا) بڑا سننے والا اور ان کے احوال کا خوب جاننے والا ہے۔

قید میں رکھنے کا فیصلہ

آیت ۳۵ ترجمہ: پھر مختلف نشانیاں دیکھنے کے بعد ان لوگوں کو (یعنی عزیز کو اور اس کے متعلقین کو) یہی مصلحت معلوم ہوا کہ ان کو ایک وقت خاص تک قید میں رکھیں۔

دو غلاموں کا جیل میں خواب دیکھنا اور

یوسف علیہ السلام سے تعبیر پوچھنا

آیت ۳۶ ترجمہ: اور یوسف علیہ السلام کے ساتھ یعنی اسی زمانہ میں اور بھی دو غلام بادشاہ کے جیل خانہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ (جیسے) شراب نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ میں اپنے کو اس طرح دیکھتا ہوں کہ (جیسے) اپنے سر پر روٹیاں لیے جاتا ہوں اور اس میں سے پرندے نوح نوح کر کھاتے ہیں۔ ہم کو اس خواب کی تعبیر بتلائیے۔ آپ ہم کو نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں۔



## خواب کی تعبیر بتلانا

آیت ۴۱ ترجمہ: اے قید خانہ کے رفیقو تم میں ایک تو (جرم سے بری ہو کر) اپنے آقا کو (بدستور) شراب پلایا کرے گا اور دوسرا مجرم قرار پا کر سولی دیا جاوے گا اور اس کے سر کو پرندے نوچ نوچ کر کھاوینگے جس بارے میں تم پوچھتے تھے وہ اسی طرح مقدر ہو چکا۔

بری ہونے والے قیدی سے یوسف علیہ السلام

نے بادشاہ کے آگے اپنے ذکر کا کہا

آیت ۴۲ ترجمہ: اور جس شخص پر رہائی کا گمان تھا اس سے یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا بھی تذکرہ کرنا۔ پھر اس کو اپنے آقا سے یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کرنا شیطان نے بھلا دیا تو (اس وجہ سے) قید خانہ میں اور بھی چند سال ان کا رہنا ہوا۔

مصر کے بادشاہ کا خواب دیکھنا

آیت ۴۳ ترجمہ: اور بادشاہ (مصر) نے کہا کہ میں (خواب میں کیا) دیکھتا ہوں کہ سات گائیں فریبہ ہیں۔ جنکو سات لاغر گائیں کھا گئیں اور سات بالیں سبز ہیں اور ان کے علاوہ سات اور ہیں جو کہ خشک ہیں۔ اے دربار والو! اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو تو میری اس خواب کے بارے میں مجھ کو جواب دو۔

اس رہائی پانے والے قیدی کو یوسف علیہ السلام کا یاد آنا

آیت ۴۵ ترجمہ: اور ان (مذکورہ) دو قیدیوں میں سے جو رہا ہو گیا تھا (وہ مجلس میں حاضر تھا) اس نے کہا اور مدت کے بعد اس کو خیال آیا میں اس کی تعبیر کی خبر لائے دیتا ہوں۔ آپ لوگ مجھ کو ذرا جانے کی اجازت دیجئے۔

رہا ہونے والا قیدی قید خانے جا کر یوسف علیہ السلام

سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر لایا

آیت ۴۷ ترجمہ: آپ نے فرمایا کہ تم سات سال (متواتر) خوب غلہ بونا، پھر جو فصل کاٹو تو

اس کو بالوں میں رہنے دینا (تاکہ گھن نہ لگ جاوے) ہاں مگر تھوڑا سا جو تمہارے کھانے میں آوے۔

**آیت ۴۸ ترجمہ:** پھر اس سات سال کے بعد سات برس اور ایسے سخت اور قحط کے آویں گے جو کہ تمام تر اس ذخیرہ کو کھا جاویں گے جس کو تم نے ان برسوں کے واسطے جمع کر کے رکھا ہوگا۔ ہاں مگر تھوڑا سا جو بیج کے واسطے رکھ چھوڑو گے۔

**آیت ۴۹ ترجمہ:** پھر اس (سات برس) کے بعد ایک برس ایسا آوے گا جس میں لوگوں کے لیے خوب بارش ہوگی اور اس میں شیرہ بھی نچوڑیں گے (اور شرابیں پیونگے)

### بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کو بلایا

**آیت ۵۰ ترجمہ:** اور بادشاہ نے حکم دیا کہ ان کو میرے پاس لاؤ چنانچہ یہاں سے قاصد چلا پھر جب ان کے پاس قاصد پہنچا (اور پیغام دیا تو) آپ نے فرمایا کہ تو اپنی سرکار کے پاس لوٹ جا پھر اس سے دریافت کر کہ (کچھ تم کو خبر ہے) ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ میرا رب ان عورتوں کے فرقہ کے فریب کو خوب جانتا ہے۔

### عورتوں کا یوسف علیہ السلام کو بے قصور قرار دینا

**آیت ۵۱ ترجمہ:** کہا تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسف علیہ السلام سے اپنے مطلب کی خواہش کی۔ عورتوں نے جواب دیا کہ جاس اللہ ہم کو ان میں ذرا بھی تو برائی کی بات نہیں معلوم ہوئی۔ عزیز کی بیوی (جو کہ حاضر تھی) کہنے لگی کہ اب تو حق بات (سب پر) ظاہر ہو ہی گئی۔ میں نے ان سے اپنے مطلب کی خواہش کی تھی اور بے شک وہی سچے ہیں۔

### یوسف علیہ السلام کا سچ سامنے لانا

**آیت ۵۲ ترجمہ:** یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمام اہتمام (جو میں نے کیا) محض اس وجہ سے تاکہ عزیز کو (زائد) یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں اس کی آبرو میں دست درازی نہیں کی اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کی کوئی چال کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

## بادشاہ کا یوسف کو بلانا اور عزت کرنا

آیت ۵۴ ترجمہ: اور (سکر) بادشاہ نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ میں ان کو خاص اپنے کام کے لیے رکھوں گا۔ پس جب بادشاہ نے ان سے باتیں کیں تو بادشاہ نے ان سے کہا کہ تم ہمارے نزدیک آج سے بڑے معزز اور معتبر ہو۔

## یوسف کا ملکی خزانوں کو اپنے پاس رکھنا

آیت ۵۵ ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ملکی خزانوں پر مجھ کو معمور کر دو میں ان کی حفاظت بھی رکھوں گا اور خوب واقف ہوں۔

## یوسف علیہ السلام کے بھائی (خزانہ) غلہ لینے آئے

آیت ۵۸ ترجمہ: (اور) بنیامین کے سوا) یوسف علیہ السلام کے بھائی آئے۔ پھر یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا اور انہوں نے یوسف علیہ السلام کو نہیں پہچانا۔

آیت ۵۹ ترجمہ: اور جب یوسف علیہ السلام نے ان کا سامان (غلہ) تیار کر دیا تو (چلتے وقت) فرمایا کہ اپنے سوتیلے بھائی کو بھی ساتھ لانا (تاکہ اس کا حصہ بھی دیا جاسکے) تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں سب سے زیادہ مہمان نوازی کرتا ہوں۔

## اگر اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ نہ لائے تو غلہ لینے مت آنا

آیت ۶۰ ترجمہ: اور اگر تم (دوبارہ آئے اور) اس کو میرے پاس نہ لائے تو نہ میرے پاس تمہارے نام کا غلہ ہوگا اور نہ تم میرے پاس آنا۔

## غلہ کی رقم ان کے غلہ میں واپس رکھوادی تاکہ دوبارہ آئیں

آیت ۶۲ ترجمہ: اور یوسف علیہ السلام نے اپنے نوکروں سے کہہ دیا کہ ان کی جمع پونجی ان (ہی) کے اسباب میں (چھپا کر) رکھ دو تاکہ جب اپنے گھر جاویں تو اس کو پہچانیں۔ شاید (یہ احسان و کرم دیکھ کر) پھر دوبارہ آویں۔



## آکر والد کو بتانا دوبارہ غلہ بنیامین کے بغیر نہیں ملے گا

آیت ۶۳ ترجمہ: غرض جب لوٹ کر اپنے باپ کے پاس پہنچے کہنے لگے۔ اے ابا جان ہمارے لئے (مطلقاً) غلہ کی بندش کر دی گئی سو آپ ہمارے ساتھ بھائی بنیامین کو بھیج دیجئے تاکہ (ہم پھر) غلہ لاسکیں اور ہم ان کی پوری حفاظت رکھیں گے۔

## باپ کا ان پر اعتبار کرنے سے انکار

آیت ۶۲ ترجمہ: یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ بس (رہنے دو) میں اس کے بارہ میں بھی تمھارا ویسا ہی اعتبار کرتا ہوں جیسا کہ اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف علیہ السلام کے بارے میں تمھارا سب سے بڑھ کر نگہبان ہے۔ اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

## جب لایا ہوا غلہ کھولا جمع پونجی واپس ملنے پر والد سے بنیامین

### کو ساتھ لے جانے کا کہنا

آیت ۶۵ ترجمہ: اور (اس گفتگو کے بعد) جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو (اس میں) ان کو ان کی جمع پونجی (بھی) ملی کہ انہیں کو واپس کر دی گئی۔ کہنے لگے! اے ابا (لیجئے) اور ہم کو کیا چاہیے یہ ہماری جمع پونجی بھی تو ہم ہی کو لوٹا دی گئی اور اپنے گھر والوں کے واسطے (اور) رسد (غلہ) دیں گے اور اپنے بھائی کی خوب حفاظت رکھیں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ غلہ اور زیادہ لادیں گے یہ تھوڑا سا غلہ ہے۔

## باپ کے ساتھ اللہ کی قسم کھا کر بنیامین کو لے جانے کا وعدہ لیا

آیت ۶۶ ترجمہ: یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت تک ہرگز اس کو تمھارے ہمراہ نہ بھیجوں گا جب تک کہ اللہ کی قسم کھا کر مجھ کو پکا قول نہ دو گے کہ تم اس کو ضرور لے ہی آؤ گے۔ ہاں اگر کہیں گھر ہی جاؤ تو مجبوری ہے (چنانچہ سب نے اس پر قسم کھائی) سو وہ جب قسم کھا کر اپنے باپ کو قول دے چکے تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ جو کچھ بات چیت کر رہے ہیں۔ یہ سب اللہ ہی کے حوالے۔

آیت ۶۷ ترجمہ: اور چلتے وقت یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ اے میرے بیٹو! سب

کے سب ایک ہی دروازے سے مت جانا بنا۔ یحییٰ و یحییٰ دروازوں سے (مصر میں) داخل ہونا۔ اور خدا کے حکم تو تم پر سے نہیں مل سکتا۔ ختم تو بس اللہ ہی کا چیتا ہے (باوجود اس تدبیر ظاہری کے دل سے) اسی پر بھروسہ رکھتے ہوں اور اسی پر اور بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے۔

## یعقوب علیہ السلام کے فرمان کے مطابق مصر کے مختلف

### دروازوں سے بیٹوں کا داخلہ

آیت ۶۸ ترجمہ: اور جب (مصر پہنچ کر) جس طرح ان کے باپ نے کہا تھا (اسی طرح شہر کے) اندر داخل ہوئے تو باپ کا ارمان پورا ہو گیا (باقی) ان کے باپ کو ان سے (یہ تدبیر بتلا کر) خدا کا حکم ماننا مقصود نہ تھا لیکن یعقوب علیہ السلام کے جی میں (درجہ تدبیر میں) ایک ارمان (آیا) تھا جس کو انہوں نے ظاہر کر دیا اور وہ بلاشبہ بڑے عالم تھے۔ باایں وجہ کہ ہم نے ان کو علم دیا تھا لیکن اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے۔

## یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو بتلایا میں یوسف علیہ السلام

### ہوں انہوں نے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا

آیت ۶۹ ترجمہ: اور جب یہ لوگ (برادران یوسف علیہ السلام) یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے بھائی کو اپنے ساتھ ملا لیا (اور تنہائی میں ان سے) کہا کہ میں تیرا بھائی یوسف علیہ السلام ہوں سو یہ لوگ جو کچھ (بد سلوکی) کرتے رہے ہیں اس کا رنج مت کرنا۔

## بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کیلئے اس کے غلہ میں پانی پینے کا پیالہ

### چھپا دیا اور قافلے والوں پر چوری کا الزام لگایا

آیت ۷۰ ترجمہ: پھر جب یوسف علیہ السلام نے ان کا سامان (غلہ) تیار کر دیا تو پانی پینے کا برتن اپنے بھائی کے غلہ میں رکھ دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلہ والو تم ضرور چور ہو۔

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا ہم فساد پھیلانے اور چوری کرنے نہیں آئے

آیت ۷۳ ترجمہ: یہ لوگ کہنے لگے کہ بخدا تم کو خوب معلوم ہے کہ ہم لوگ ملک میں فساد

پھیلائے نہیں آئے اور ہم لوگ چوری کرنے والے نہیں۔

### چور کی سزا

**آیت ۷۵ ترجمہ:** انہوں نے جواب دیا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس شخص کے اسباب (غلہ) میں ملے پس وہی شخص اپنی سزا ہم لوگ ظالموں (یعنی چوروں) کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

### بنیامین کے اسباب سے شاہی پیمانہ نکلا

**آیت ۷۶ ترجمہ:** پھر یوسف علیہ السلام کے اپنے بھائی (کے اسباب) کے تھیلے سے قبل تلاشی کی ابتدا اول دوسرے بھائیوں کے (اسباب کے) تھیلوں سے کی پھر آخر میں اس برتن کو اپنے بھائی کے تھیلے سے برآمد کر لیا۔ ہم نے یوسف علیہ السلام کی خاطر سے اس طرح تدبیر فرمائی۔ یوسف علیہ السلام اپنے بھائی کو اس بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے نہیں لے سکتے تھے مگر یہ ہے کہ اللہ ہی کو منظور تھا۔ ہم جس کو چاہتے ہیں (علم میں) خاص درجوں تک بڑھادیتے ہیں اور تمام علم والوں سے بڑھ کر ایک بڑا علم والا ہے۔

### یوسف کے بھائیوں کا جواب

**آیت ۷۷ ترجمہ:** کہنے لگے کہ (صاحب) اگر اس نے چوری کی تو (تعجب نہیں کیونکہ) اس کا ایک بھائی (تھا وہ) بھی (اسی طرح) اس کے پہلے چوری کر چکا ہے۔ پس یوسف علیہ السلام نے اس بات کو (جو آگے آتی ہے) اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اس کو ان کے سامنے (زبان سے) ظاہر نہ کیا یعنی (دل میں) یوں کہا کہ اس (چوری) کے درجہ میں تم تو اور بھی زیادہ برے ہو اللہ ہی کو خوب علم ہے۔

### بھائی کہنے لگے اس کا بوڑھا باپ ہے اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لے

**آیت ۷۸ ترجمہ:** کہنے لگے اے عزیز اس (بنیامین) کا ایک بہت بوڑھا باپ ہے۔ سو (آپ ایسا کیجئے کہ) اس کی جگہ ہم میں سے ایک کو رکھ لیجئے (اور اپنا مملوکہ بنا لیجئے)۔ ہم آپ کو نیک مزاج دیکھتے ہیں۔

**آیت ۷۹ ترجمہ:** یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ایسی (بے انصافی کی) بات سے خدا بچا دے کہ جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا دوسرے شخص کو پکڑ کر رکھ لیں اس حالت میں تو



ہم بڑے بے انصاف سمجھے جائیں گے۔

### یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا مشورہ

آیت ۸۰ ترجمہ: پھر جب ان کو یوسف علیہ السلام سے تو بالکل امید نہ رہی (کہ بنیامین کو دیں گے) تو اس جگہ سے علیحدہ ہو کر باہم مشورہ کرنے لگے۔ ان سب سے جو بڑا تھا اس نے کہا کہ تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے خدا کی قسم کھلا کر پکا قول لے چکے ہیں اور اس سے پہلے یوسف علیہ السلام کے بارے میں کسی قدر کوتاہی کر ہی چکے ہو۔ سو میں تو اس زمین سے نلتا نہیں تا وقتیکہ میرے باپ مجھ کو (حاضری کی) اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ اس مشکل کو سلجھا دے اور وہی خوب سلجھانے والا ہے۔

سب سے بڑے بھائی نے دوسروں کو والد کے پاس بھیج دیا

### تاکہ چوری کا احوال بتائیں

آیت ۸۱ ترجمہ: تم واپس جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو! ابا جان! تمہارے بیٹے نے چوری کی ہے اور نہیں بیان کر رہے ہیں ہم مگر وہ جو ہم جانتے ہیں اور نہیں ہم غیب کی باتوں کے نگہبان۔

### یعقوب علیہ السلام نے کہا تمہارے نفس نے بات گھڑ لی ہے

آیت ۸۳ ترجمہ: (اس پر) یعقوب علیہ السلام نے کہا! نہیں بلکہ گھڑ لی ہے تمہارے لئے تمہارے نفس نے ایک بات، تو صبر ہی بہتر ہے۔ امید ہے کہ اللہ لے آئے گا۔ میرے پاس ان سب کو بے شک وہی ہے سب کچھ جاننے والا اور ہر کام حکمت کے مطابق کرنے والا۔

### یعقوب علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کے بارے میں غم کھانا

آیت ۸۵ ترجمہ: بیٹوں نے کہا اللہ کی قسم آپ تو لگے ہی رہیں گے یاد میں یوسف علیہ السلام کی یہاں تک کہ آپ غم میں گھل جائیں گے یا ہلاک ہو جائیں گے۔

بیٹوں سے کہنا کہ تلاش کرو یوسف علیہ السلام کو اور اس کے بھائی کو

آیت ۸۷ ترجمہ: اے بیٹو! جاؤ اور تلاش کرو یوسف علیہ السلام کو اور اس کے بھائی کو اور مایوس

نہ ہونا اللہ کی رحمت سے۔ واقعہ یہ ہے کہ نہیں مایوس ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر کافر لوگ۔

بھائیوں کا یوسف علیہ السلام سے خاندان کی مصیبت کا ذکر کرنا اور

بھائی کو آزاد کرنے کی درخواست کرنا

آیت ۸۸ ترجمہ: پھر جب آئے وہ یوسف علیہ السلام کے پاس تو کہنے لگے! اے عزت مآب پہنچی ہے ہمیں اور ہمارے خاندان کو سخت مصیبت اور ہم لائے ہیں پونجی حقیر سی۔ سو پوزی دے دو تم ہمیں بھرتی (غلہ کی) اور خیرات کرو (ہمارے بھائی کو آزاد کر کے) ہم پر بے شک اللہ جزا دیتا ہے خیرات کرنے والوں کو۔

یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو جتلیا یا کہ تم نے یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی

کے ساتھ کیا کچھ کیا

آیت ۸۹ ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے کہا! تمہیں معلوم ہے؟ کیا کیا تھا تم نے یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کے ساتھ جب کہ تم جاہل تھے۔

بھائی بولے کیا تم یوسف علیہ السلام ہو

آیت ۹۰ ترجمہ: وہ چونک کر بولے! ہیں! کیا تم ہی یوسف علیہ السلام ہو؟ آپ نے جواب دیا! ہاں میں ہی یوسف علیہ السلام ہوں اور یہ میرا بھائی ہے یقیناً احسان کیا ہے اللہ نے ہم پر، واقعہ یہ ہے کہ جو شخص ڈرتا ہے (اللہ سے) اور صبر کرتا ہے تو بے شک اللہ نہیں ضائع کرتا اجرا چھے کام کرنے والوں کا۔

یوسف علیہ السلام کی بھائیوں کو معافی

آیت ۹۲ ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے کہا! کوئی گرفت نہیں تم پر آج معاف کرے اللہ تمہیں اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

بھائیوں سے کہا میری قمیض لے جاؤ ابا جان کے چہرے پر ڈالنا

ان کی بینائی لوٹ آئے گی

آیت ۹۳ ترجمہ: لے جاؤ یہ میری قمیض اور ڈالنا اسے چہرے پر میرے والد کے تو لوٹ آئے گی انکی بینائی اور لے آؤ میرے پاس تم اپنے گھر والوں کو سب کو۔

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا مصر سے چلنا والد کو کنعان میں

یوسف علیہ السلام کی خوشبو آنا

آیت ۹۴ ترجمہ: پھر جب روانہ ہوا قافلہ مصر سے تو کہا ان کے والد نے (کنعان میں) بے شک مجھے آرہی ہے خوشبو یوسف علیہ السلام کی اگر تم یہ نہ سمجھو کہ میں سٹھیا گیا ہوں۔

والد کی یوسف علیہ السلام کی قمیض چہرے پر ڈالنے

سے بینائی واپس آگئی

آیت ۹۶ ترجمہ: پھر جو نبی آیا خوشخبری لانے والا اور ڈال دی اس نے قمیض ان کے منہ پر تو لوٹ آئی ان کی بینائی۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا کیا نہ کہا تھا میں نے تم سے کہ بے شک میں جانتا ہوں من جانب اللہ وہ (باتیں) جو تم نہیں جانتے۔

یعقوب علیہ السلام کا لڑکوں کے لیے بخشش کی دعا کرنا

آیت ۹۸ ترجمہ: یعقوب علیہ السلام نے کہا! ضرور بخشش طلب کروں گا میں تمہارے لئے اپنے رب سے، بے شک وہی ہے غفور رحیم۔

یوسف کے والدین اور بھائیوں کا مصر میں داخل ہونا والدین کو تخت پر بٹھانا

اور سب کا یوسف علیہ السلام کے آگے سجدے میں گر پڑنا

آیت ۹۹ ترجمہ: پھر جب پہنچے (یہ لوگ) یوسف علیہ السلام کے پاس تو اس نے جگہ دی اپنے پاس اپنے والدین کو اور کہا داخل ہو جاؤ مصر میں اگر اللہ نے چاہا تو امن سے رہو گے۔

آیت ۱۰۰ ترجمہ: اور احترام سے بٹھایا اپنے والدین کو تخت پر اور گر پڑے سب یوسف علیہ السلام کے آگے سجدے میں (اس وقت) یوسف علیہ السلام نے کہا ابا جان یہ ہے تعبیر میرے خواب کی (جو میں نے دیکھا تھا) پہلے کر دکھایا ہے اسے میرے رب نے سچا اور اس کا احسان ہے مجھ پر کہ نکالا اس نے مجھے قید خانے سے اور لے آیا آپ سب کو دیہات سے۔ اس کے بعد کہ فساد ڈال دیا تھا شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان۔ بے شک میرا رب غیر محسوس تدبیریں کرتا ہے اپنی مشیت پوری کرنے کے لیے۔ بے شک وہ ہے ہر بات جاننے والا اور بڑی حکمت والا۔

### یوسف علیہ السلام کی شادی

یوسف علیہ السلام کی شادی زلیخا سے ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ عجب اتفاق کہ زلیخا کنواری تھی کیونکہ عزیز مصر عورتوں کے پاس نہیں جاتا تھا (یعنی نامرد تھا) زلیخا کے لطن سے یوسف علیہ السلام کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ جو ابراہیم اور منشا تھے۔ لوگ آپ کے دل و جان سے گرویدہ تھے۔ یوسف علیہ السلام بادشاہ کے دربار میں پہنچے تو آپ کی عمر تیس سال تھی۔ بادشاہ نے ستر زبانوں میں آپ سے بات چیت کی۔ آپ نے ہر ایک زبان میں بادشاہ کو جواب دیا۔ اس کم سنی میں اس کمال پر بادشاہ حیران رہ گیا۔

### یعقوب علیہ السلام کا وصال

ابن اسحاق نے اہل کتاب سے روایت کیا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام مصر میں ساٹھ سال رہے۔ پھر آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ نے رحلت کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ مجھے میرے آباؤ اجداد ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے پہلو میں دفن کرنا۔ سعدی فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کے جسم پر خوشبو لگائی۔ انہیں ملک شام لے گئے اور مشہور مفارہ میں والد گرامی اسحاق علیہ السلام اور جد امجد ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا۔

### یوسف علیہ السلام کا وصال

جب یوسف علیہ السلام کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت فرمائی کہ جب تم مصر سے نکلو تو مجھے بھی ساتھ لے جانا اور میرے آباؤ اجداد کے پہلو میں دفن کرنا۔ آپ کو پہلے مصر میں دفن کیا گیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے روانہ ہوئے تو آپ کے جسم کو بھی ساتھ لے لیا اور اسی مفارہ میں دفن کیا۔



## (۱۳) حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام کا شجرہ نسب ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اس دن ایمان لائے جس دن آپ کو آگ میں ڈالا گیا اور آگ گلزار ہو گئی تھی۔ آپ کی بیوی کے بارے یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہے۔

### قرآن میں ذکر

سورت الانبیاء ۲۱ آیت ۸۳ ترجمہ: اور (یاد کرو قصہ) ایوب علیہ السلام کا جب پکارا تھا اس نے اپنے رب کو بے شک مجھے لگ گئی ہے بیماری حالانکہ تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھکر رحم کرنے والا ہے۔

### حضرت ایوب علیہ السلام کی اللہ سے بیماری دور کرنے

#### کی دعاء اور دعا قبول ہو گئی

آیت ۸۳ ترجمہ: سو قبول کر لی ہم نے دعا اس کی اور دور کر دی جو تھی اسے تکلیف اور دیئے ہم نے اسے اس کے اہل و عیال اور اتنے ہی مزید ان کے ساتھ یہ مہربانی تھی ہماری طرف سے اور تاکہ یاد دہانی ہو عبادت گزاروں کے لیے۔

سورت ص ۳۸ آیت ۴۱ ترجمہ: اور ذکر کرو ہمارے بندے ایوب کا جب پکارا اس نے اپنے رب کو کہ بے شک ڈال دیا ہے مجھے شیطان نے تکلیف میں اور عذاب میں۔

#### اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ زمین پر اپنا پاؤں مارو

آیت ۴۲ ترجمہ: (ہم نے اسے حکم دیا کہ) مارو زمین پر اپنا پاؤں یہ رہا غسل کرنے کا ٹھنڈا پانی اور پینے کا۔

## تندرست ہونے پر اہل و عیال کا دگنا اضافہ

**آیت ۴۳ ترجمہ:** اور عطا کر دیئے ہم نے اسے اس کے اہل و عیال اور اتنے ہی مزید ان کے ساتھ اپنی رحمت خاص سے تاکہ یاد دہانی ہو عقل و شعور رکھنے والوں کو۔

## بیوی کو ۱۰۰ کوڑے مارنے کی شرط پوری کرنا

**آیت ۴۴ ترجمہ:** اور (ہم نے کہا) پکڑو اپنے ہاتھ میں تنکوں کا گٹھا اور مارو اس سے اور اپنی قسم نہ توڑو بلاشبہ پایا ہم نے اسے صبر کرنے والا بہترین بندہ اور یقیناً تھا وہ بہت زیادہ رجوع کرنے والا (اپنے رب کی طرف)

## ایوب علیہ السلام کی خوشحالی اور بیماری

علمائے تفسیر و تاریخ کہتے ہیں ایوب علیہ السلام نہایت مالدار تھے۔ آپ کے پاس ہر قسم کا مال و متاع، مال مویشی، غلام، وسیع و عریض کھیت، تہہ کا علاقہ سب آپ کی ملکیت تھا۔ مال و دولت کے ساتھ ساتھ اللہ نے آپ کو بہت سے بیٹے بیٹیاں دے رکھے تھے۔

## غربت

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ساری دولت لٹ گئی۔ خاندان فنا کے گھاٹ اتر گیا اور جسم اقدس بلاؤں اور بیماریوں کی آماجگاہ بن گیا۔ صرف دل اور زبان کے علاوہ تمام جسم بیماری اور تکلیف کا شکار تھا۔ اس تکلیف کے باوجود آپ صابر و شاکر اور رات دن اپنے رب کی یاد میں بسر کرتے اور شکایت کا ایک لفظ بھی زبان پر نہ لائے۔ بیماری طول پکڑ گئی۔ ہم نشین الگ ہو گئے۔ دوست ساتھ چھوڑ گئے اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ آپ کو شہر سے اٹھا کر گندگی کے ایک ڈھیر پر پھینک دیا گیا۔ کوئی مہربان پوچھنے تک نہ آیا۔ صرف آپ کی زوجہ محترمہ آپ کے ساتھ رہی۔

## آپ کی بیوی کی خدمات

یہ خوش قسمت خاتون نے مسلسل دیکھ بھال کی۔ ایک لمحہ بھی جدا نہ ہوتیں۔ وہ آپ کو قضائے حاجت کے لیے لے جاتیں۔ آپ کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتیں۔ حتیٰ کہ اس بیچاری کی حالت بھی ناگفتہ ہو گئی۔ ایک پھوٹی کوڑی بھی ہاتھ میں نہ رہی۔ لیکن لوگوں کے

گھروں میں اجرت یا کام کر کے اپنے خاوند کے طعام اور دوا کا بندوبست کرتی۔ مال چھن گیا۔ اولاد داغ جدائی دے گئی۔ حضرت ایوب علیہ السلام بیماری میں لاچار ہو گئے۔ سب ساتھ چھوڑ گئے۔ اپنوں نے منہ موڑ لیا۔ مگر اللہ کی بندی بیوی نے نبی ایوب علیہ السلام کا ساتھ نہ چھوڑا۔ صحیح بخاری کی روایت سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایوب علیہ السلام پر مصائب و آلام کی بارش ہوئی۔ تکلیفوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ صبر و استقامت اور حمد و شکر خداوندی میں اضافہ ہوا اور لوگ ان کی مصیبتوں کو بطور مثال کے یاد کرنے لگے۔

### شاکرہ بیوی کی خدمات

آپ کی زوجہ محترمہ لوگوں کے دن بھر مزدوری کرتی اور جو اجرت ملتی اس سے ایوب علیہ السلام کے لیے کھانے پینے کی چیزیں اور دوائی خریدتی۔ آخر وہ وقت آ گیا کہ کوئی بھی آپ سے کام کرانا پسند نہیں کرتا تھا۔ لوگ سوچتے یہ ایوب علیہ السلام کی خدمت کرتی ہے اور یہ بیماری ہم کو بھی لگ سکتی ہے۔ کوئی بھی اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دینے کے لیے تیار نہ تھا۔ آخر آپ نے اپنے بالوں کی مینڈھی ایک امیرزادی کو فروخت کر دی اور اس امیرزادی نے آپ کو لیز کھانا دیا۔ آپ لے کر ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچی۔ آپ بہت حیران ہوئے۔ اگلے دن پھر کسی کے کام نہ ملا۔ آپ نے اپنی دوسری مینڈھی بھی فروخت کر دی اور کھانا لے کر ایوب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ بہت حیران ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم میں کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک آپ یہ نہ بتائیں کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے اپنے سر سے ڈوپٹا ہٹایا تو بال منڈنے ہوئے تھے تو آپ نے اللہ سے دعا کی۔ اور غصے میں قسم اٹھا کر کہا کہ میں تمہیں سو کوڑے ماروں گا۔

### بیماری ختم اور بیوی کی حیرانگی

ایوب علیہ السلام رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے۔ قضائے حاجت کے بعد آپ کی بیوی آپ کا ہاتھ تھام لیتیں اور آپ واپس آ جاتے۔ ایک دن انہیں دیر ہو گئی اس وقت سورت ص آیت ۴۲ نازل ہوئی۔ یعنی حکم ہوا کہ ماروزمین پر اپنا پاؤں یہ نہانے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کے لیے۔ آپ ان کو پکڑنے دیر سے پہنچیں تو تلاش کرنے لگیں۔ ایوب علیہ السلام ان کی طرف تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت اور تندرستی عطا فرمادی۔ وہ پہلے سے بھی کہیں حسین و جمیل لگ رہے تھے۔ جب بیوی نے آپ کو دیکھا تو نہ پہچان سکیں اور کہنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں

برکت عطا کرے۔ کیا تو نے اللہ کے نبی کو یہاں دیکھا ہے۔ بخدا میں نے آج تک کسی آدمی کو آپ سے زیادہ ان سے مشابہ نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں ہی ایوب علیہ السلام ہوں۔ حضرت ضحاک ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو شباب بھی لوٹا دیا۔ پہلے سے کہیں زیادہ تو انانیاں اور حسن صورت عطا کر دیا۔ تکلیف دور ہونے کے بعد آپ ستر سال تک روم میں دین ابراہیمی کی اشاعت کرتے رہے۔

### جھاڑو مار کر قسم پوری کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت و عنایت عطا کی تو ساتھ ہی حکم بھی دیا کہ آپ قسم نہ توڑیں اور اپنی بیوی کو ایک مٹھاتکوں کا ماریں جس میں سوتکے ہوں۔

### (۱۴) حضرت یونس علیہ السلام

#### حضرت یونس علیہ السلام رسول تھے

سورت الصفات ۳۷ آیت ۱۳۹ ترجمہ: اور بلاشبہ یونس علیہ السلام بھی رسولوں میں سے تھا۔ اپنی قوم سے ایسے ہو کر کشتی میں سوار ہونے کے لیے قوم کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔  
آیت ۱۴۰ ترجمہ: (یاد کرو) جب بھاگ نکلا وہ ایک بھری ہوئی کشتی کی طرف۔ جب کشتی میں سوار ہوا کشتی وزن زیادہ کی وجہ سے ڈوبنے لگی۔ کس کشتی سے اتاریں تاکہ کشتی ڈوبنے سے بچ جائے۔ کشتی کا مالک یونس علیہ السلام کو کشتی سے نکالنے پر راضی نہ تھا۔ چنانچہ قرعہ اندازی میں تین دفعہ یونس علیہ السلام کا نام آیا۔ آپ نے پانی میں چھلانگ لگائی۔ اللہ کی طرف سے مچھلی انتظار میں تھی اس نے فوراً نکل لیا اور چٹیل میدان میں سمندر سے باہر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے گرمی سے بچانے کے لیے ان کے اوپر بیل اُگادی۔

آیت ۱۴۱ ترجمہ: پھر شریک ہوا قرعہ اندازی میں اور بار گیا۔

آیت ۱۴۲ ترجمہ: چنانچہ نکل لیا اسے مچھلی نے اور ٹھہرا وہ قابل ملامت۔



آیت ۱۴۳ ترجمہ: سواگر نہ ہوتی یہ بات کہ تھا وہ تسبیح کرنے والوں میں سے۔

آیت ۱۴۴ ترجمہ: تو ضرور رہ جاتا مچھلی کے پیٹ میں روز قیامت تک۔

آیت ۱۴۵ ترجمہ: پھر پھینک دیا ہم نے اسے ایک چٹیل میدان میں جبکہ وہ سقیم حالت میں تھا۔

آیت ۱۴۶ ترجمہ: اور اُگا دیا ہم نے اس کے اوپر ایک درخت بیلدار۔

آیت ۱۴۷ ترجمہ: اور رسول بنا کر بھیجا تھا ہم نے اسے ایک لاکھ یا اس سے کچھ زائد لوگوں کی طرف۔

آیت ۱۴۸ ترجمہ: سو وہ ایمان لے آئے اور فائدہ پہنچایا ہم نے انہیں ایک مدت تک۔

سورت الانبیاء ۲۱ آیت ۸۷ ترجمہ: اور (یاد کرو قصہ) مچھلی والے کا۔ جب چلے گئے تھے وہ ناراض ہو کر اور انہیں خیال ہوا تھا کہ نہ گرفت کریں گے ہم اس پر۔ آخر کار پکارا وہ اندھیروں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے۔ پاک ہے تیری ذات۔ بے شک میں ہی تھا قصور وار۔

آیت ۸۸ ترجمہ: پس قبول کر لی ہم نے دعا اس کی اور نجات بخشی اسے غم سے اور اسی طرح ہم نجات دیتے ہیں مومنوں کو۔

سورت یونس ۱۰ آیت ۹۸ ترجمہ: پھر کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لائی ہو (عذاب دیکھ کر) اور فائدہ پہنچایا ہو اس کو اس کے ایمان نے۔ سوائے قوم یونس کے کہ جب ایمان لائے وہ لوگ ہٹا دیا ہم نے ان سے ذلت آمیز عذاب دنیا کی زندگی میں اور بہرہ مند ہونے کا موقع دیا انہیں ایک مدت تک۔

سورت القلم ۶۸ آیت ۴۸ ترجمہ: سوا نظر کرو اپنے رب کے فیصلے کا اور نہ ہو جانا مچھلی والے یونس کی طرح۔

آیت ۴۹ ترجمہ: جب اس نے پکارا تھا اپنے رب کو اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ اگر نہ شامل حال ہوتی اس کے مہربانی اس کے رب کی تو پھینک دیا جاتا چٹیل میدان میں اور ہوتا وہ ملامت زدہ۔

آیت ۵۰ ترجمہ: آخر کار نوازا اسے اس کے رب نے اور شامل کر لیا اسے صالحین میں۔

## یونس علیہ السلام کا قوم کی طرف جانا اور اللہ کا پیغام دینا

مفسرین عظام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو اہل ”نینوی“ کی رہنمائی کے لیے بھیجا تھا۔ جو ارض موصل میں ایک شہر ہے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا لیکن انہوں نے تکذیب کی اور اپنے کفر و عناد میں بڑھتے چلے گئے۔ عرصہ دراز گزر جانے کے باوجود ان کے رویے میں تبدیلی نہ آئی۔

## قوم سے بدلہ ہو کر عذاب کی دھمکی دے کر چل دیئے

تو یونس علیہ السلام ان کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے اور تین دن کے بعد نزول عذاب کی دھمکی دے گئے۔ علماء کرام حضرت ابن مسعود، مجاہد اور قتادہ فرماتے ہیں کہ جب یونس علیہ السلام انہیں چھوڑ کر چل دیئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب ”نینوی“ عذاب سے نہیں بچے گا۔ قوم کے دل میں اللہ کی طرف سے توبہ اور انابت کا خیال پیدا ہو گیا۔ بہت روئے اور دعائیں مانگنی شروع کیں۔ جانوروں نے بھی آوازیں نکالنی شروع کر دیں۔ ایک ہولناک منظر برپا ہو گیا۔ کیا انسان کیا حیوان سب آہ و بکا کرتے دکھائی دیتے تھے۔

## یونس علیہ السلام کا کشتی پر سوار ہونا اور کشتی ڈوبنے لگی۔ یونس علیہ السلام کا

## قرعہ میں تین دفعہ نام آنے پر پانی میں چھلانگ لگانا اور مچھلی نے نگلنا

یونس علیہ السلام قوم کی ہٹ دھرمی سے ناراض ہو کر چل دیئے اور سمندر پر ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی پر پہلے ہی سوار یوں کا بوجھ زیادہ تھا۔ کشتی تند و تیز موجوں کی وجہ سے ڈوبنے لگ گئی۔ کشتی میں سوار تمام مسافروں نے صورت حال کو دیکھتے ہوئے باہم مشورہ کیا اور طے پایا کہ قرعہ اندازی کریں اور قرعہ جس کے نام نکلے اسے کشتی سے سمندر میں پھینک دیں تاکہ کشتی کا بوجھ کم ہو اور تمام لوگ ڈوبنے سے بچ جائیں۔ تین دفعہ قرعہ اندازی کی گئی تینوں دفعہ یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ تو آپ سمندر میں کود گئے۔ اللہ تعالیٰ نے احمر کی ایک مچھلی کو حکم دیا اس نے فوراً آپ کو نگل لیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مچھلی نے نہ آپ کے گوشت کو کھایا نہ ہڈی کو توڑا۔ وہ یونس علیہ السلام کو لے کر تمام سمندروں میں ایک عرصہ تک پھرتی رہی۔

علماء فرماتے ہیں جب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں گئے تو سمجھے کہ مر چکے ہیں۔ اپنے

اعضا کو حرکت دی تو جسم حرکت کرنے لگا۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ ابھی زندہ ہوں۔ فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئے۔ حضرت یونس علیہ السلام کتنی مدت مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ مختلف آراء اور نظریات ملتے ہیں۔ لیکن حقیقت حال اللہ جانتا ہے کہ آپ کتنا عرصہ مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ علامہ ابن جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں قید کرنے کا ارادہ فرمایا تو مچھلی کو وحی فرمائی کہ یونس علیہ السلام کو پکڑ لے لیکن نہ تو اسے خراش آئے اور نہ ہی اس کی ہڈی ٹوٹے۔ مچھلی جب انہیں لے کر سمندر کی تہہ میں اتری تو آپ نے ایک آواز سنی۔ مچھلی کے پیٹ میں آپ کو وحی فرمائی گئی یہ آواز سمندری مخلوق کی تسبیح کی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ کی پاکی بیان کی۔ فرشتوں نے آپ کی تسبیح سنی تو عرض کرنے لگے۔ پروردگار ایک کمزوری آواز کسی اجنبی زمین سے سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا بندہ یونس علیہ السلام ہے۔ اس نے میری حکم عدولی کی۔ میں نے اسے مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا۔ اب وہ سمندر میں ہے۔ فرشتوں نے عرض کی۔ پاکباز بندہ جس کی طرف سے تیرے حضور روزانہ صبح و شام عمل صالح پڑھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس وقت فرشتوں نے یونس علیہ السلام کی سفارش کی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا اس نے آپ کو ساحل پر اگل دیا۔ قرآن میں ہے وَهُوَ سَقِيمٌ اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔

### کدو کی بیل اور جنگلی بکری کا دودھ پلانا

ابن ابی حاتم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی نے یونس علیہ السلام کو کھلے میدان میں ڈال دیا وہاں یقطینہ بوٹی اُگ آئی۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یقطینہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کدو کی بیل۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کے لیے ایک جنگلی بکری تیار کی۔ جو زمین کے کیڑے مکوڑے یا نرم گھاس کھاتی تھی۔ وہ آپ سے مانوس ہو گئی وہ روزانہ صبح شام آپ کو دودھ پلاتی رہی۔ آپ کے جسم پر بال اُگ آئے۔ کدو کی بیل اُگانے کا مقصد یہ تھا کہ اس کے پتے ملائم اور چوڑے ہوتے ہیں سایہ رہے گا۔ دوسرا مکھی مچھڑاس کے قریب نہیں آتا۔ تیسرا اس کا

پھل کچا تھلکے اور بیج سمیت کھایا جاتا ہے۔ چوتھا یہ دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں مانگنے والی دعا کو مچھلی والے کی دعا کہتے ہیں۔ ان کلمات کے ساتھ جب بھی کسی مسلمان نے اپنے رب سے کسی چیز کے بارے دعا کی ہے اللہ نے اس کی دعا کو ضرور قبول فرمایا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

## (۱۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام

### حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا مختصر قصہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے۔ قرآن میں ہے ذکر فرمائیے کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کا بے شک وہ اللہ کے چنے ہوئے رسول اور نبی تھے قرآن میں کہیں آپ کا قصہ تفصیل کے ساتھ ہے اور کہیں مختصر ہے یہاں قرآنی و سنتی اور اسرائیلی روایات کی روشنی میں ہم اس قصہ کو بیان کرتے ہیں انشاء اللہ اللہ پر بھروسہ اور توکل ہے۔

### فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا

کہا جاتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر تشریف لائے اور سارہ رضی اللہ عنہا کے حسن و جمال پر بادشاہ مصر فریفتہ ہو گیا اور حرم میں لینے کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر انہیں بچایا تو اس وقت انہیں یہ بشارت دی گئی کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ تیرے خاندان سے پیدا ہونے والا بچہ اس ظلم کا خاتمہ کرے گا یہ بشارت نسل در نسل چلتی چلتی ایک دن مصر کے بادشاہ تک پہنچ گئی۔ بس اسی دن سے اس نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے ہاں جو بچہ پیدا ہو قتل کر دیا جائے تاکہ یہ بشارت پوری نہ ہو سکے مگر ہزار احتیاط بھی تقدیر سے نہیں بچا سکتی۔

### فرعون کا خوفناک خواب

علامہ سعدیؒ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرعون نے خواب دیکھا گویا ایک آگ بیت المقدس کی طرف سے مصر کی جانب بڑھتی چلی



آ رہی ہے جس سے مصر کے تمام شہر اور قبطنی نسل کے تمام لوگ جل جاتے ہیں لیکن یہ آگ بنی اسرائیل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ فرعون نیند سے بیدار ہوا تو خوف کے مارے کانپ رہا تھا فوراً اپنے کاہنوں اور جادوگروں کو اکٹھا کیا خواب کی تعبیر مانگی۔ کاہنوں نے کہا بنی اسرائیل کے ایک بچہ پیدا ہوگا جس کے ہاتھ سے اہل مصر ہلاک ہو جائیں گے کہتے ہیں اس نے اس دن حکم دے دیا کہ اسرائیلیوں کے پیدا ہونے والے بچوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں کو زندہ رکھا جائے۔

### قبٹیوں کی فرعون کے دربار شکایت

کثیر مفسرین کرام نے ذکر فرمایا ہے کہ قبٹیوں نے فرعون کے دربار آ کر شکایت کی کہ اگر اسرائیلیوں کے بچوں کا قتل ہوتا رہتا تو ڈر ہے کہ بڑے بوڑھے بھی ایک دن گزر جائیں گے اور اس طرح مفت کے مزدور ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ دراصل قبٹیوں کو یہ ڈر پیدا ہوا کہ بنی اسرائیل کی نسل ختم ہو جائے گی تو پھر یہ سارے کام ہمیں اپنے ہاتھ سے کرنے پڑیں گے اس صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے بہر حال فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال پیدا ہونے والے بچوں کو قتل کیا جائے اور ایک سال پیدا ہونے والے بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔

### حضرت ہارون علیہ السلام کی پیدائش

علماء لکھتے ہیں کہ حضرت ہارون اس سال پیدا ہوئے جس سال بچوں کو قتل کرنے کی معافی تھی۔ فرعون تو اسرائیلی بچوں کا قتل تمام کر رہا تھا۔ لیکن تقدیر مسکرا کر کہہ رہی تھی۔ اے جابر بادشاہ اے اپنے لشکر اور قوت کے نشے میں مست فرمانروا جس کے سامنے پورا مصر سجدہ کرنے کو تیار نظر آتا ہے جس مولود سے بچنے کے لیے تو ہزاروں بے گناہوں کے خون سے ہاتھ رنگین کر رہا ہے وہ تیرے ہی گھر میں تیرے بستر پر تیرے ہاتھوں پر وان چڑھے گا تو اسے اپنے ہاتھوں سے کھلائے گا پلائے گا اور اپنے گھر میں لاڈ پیار سے اس کی پرورش کرے گا پھر تیری دنیاوی بادشاہت اس پروردہ کے ہاتھ تمام ہوگی اور اسی بچے کی تکذیب اور اس کے دین حق کی مخالفت کی وجہ سے تو آخرت میں ذلیل و خوار اور ابدی عذاب کا مستحق بنے گا۔ اس دن تیری آنکھیں کھلیں گی اور تجھے پتہ چلے گا اور کائنات کی ہر چیز گواہ ہوگی کہ۔ آسمانوں اور زمین کا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس کے فیصلوں کو ٹال نہیں سکتا۔

## پیدائش موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام قتل کے سال پیدا ہوئے۔ فرعون جس سال بچوں کو قتل کرتا تھا۔ آپ کی والدہ کو جب حمل کی گرانی محسوس ہوئی تو بہت پریشان ہوئیں۔ پہلے دن سے حمل کو چھپاتی رہیں اور قدرت خداوندی ان کو دیکھ کر کسی کو یہ اندازہ بھی نہیں ہوتا تھا کہ آپ کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو انہیں الہام ہوا کہ صندوق بنا کر اسے رسی سے باندھ لو اور جب خطرہ لاحق ہو تو بچے کو اس صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو۔ آپ کا گھر نیل کے بالکل کنارے پر تھا۔ اس لیے آپ بچے کو دودھ پلاتی رہیں۔ جب کسی ظالم سے خوف ہوتا سوا سے صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیتیں اور کنارے پر رسی کا سرا پکڑ کر بیٹھ جاتیں جب بچوں کے قاتل واپس چلے جاتے تو بچے کو نکال لیتیں۔

قرآن مجید سورۃ القصص میں ذکر ہے اور ہم نے الہام کیا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف کہ اسے بے خطر دودھ پلاتی رہو پھر جب اس کے متعلق تمہیں اندیشہ ہو تو ڈال دینا اسے دریا میں اور نہ ہراساں ہونا اور نہ غمگین ہونا یقیناً ہم لوٹا دیں گے اسے تیری طرف اور ہم بنانے والے ہیں اسے رسولوں میں سے۔

## صندوق دریا کی موجوں میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اللہ کے حکم کے مطابق عرصے تک چلتی رہیں قدرت خداوندی ایک دن بچے کو صندوق میں ڈال کر نیل میں بہا دیا کہ معمولی غفلت سے رسی ہاتھ سے چھوٹ گئی اور صندوق دریا میں بہنے لگا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دے اس راز کو اگر ہم نے مضبوط نہ کر دیا ہوتا اس کے دل کو۔ تاکہ وہ بنی رہے اللہ کے وعدہ پر یقین کرنے والی اور کہا موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کہ اس کے پیچھے پیچھے ہولے۔ پس وہ دیکھتی رہی دور سے اور فرعون نے اس حقیقت کو نہ سمجھتے تھے۔ حضرت فوادہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بڑی بہن صندوق کو اس طرح دیکھتی رہیں۔ گویا اس سے کوئی سروکار نہیں رکھتی۔ پس دریا سے نکال لیا فرعون کے گھر والوں نے۔ مفسرین فرماتے ہیں لونڈیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بند صندوق کو دریا سے نکال لیا اور اس وقت تک کسی کو کھولنے کی جسارت نہ ہوئی جب تک فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کے سامنے اس صندوق کو رکھ نہ دیا گیا ہو۔ حضرت آسیہ نے صندوق کھولا پردہ ہٹا کر

دیکھا۔ آسیہ اس چمکتے چہرے کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ نظر پڑتے ہی حضرت آسیہ تو دل سے فریفتہ ہو گئیں۔ فرعون آیا اور پوچھنے لگا یہ کیا ہے۔ اسے جب اس بچے کی بابت بتایا گیا تو اس نے فوراً حکم دیا اس کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت آسیہ نے بچے کی جان بخشی کی التجا کی اور کہا میرے لیے اس بچے کی جان کو بخش دیں اور اسے قتل نہ کریں فرعون کے سوئے ہوئے جذبے کو ابھارنے کے لیے کہنے لگیں یہ بچہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ فرعون کہنے لگا تیری آنکھوں کے لیے تو ٹھنڈک ہو سکتا ہے لیکن مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔ حضرت آسیہ نے کہا شاید یہ ہمیں نفع دے۔ آسیہ کو تو وہ نفع اللہ تعالیٰ نے عطا کر دیا جس کی وہ امید لگائے ہوئے تھی دنیا میں اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے ہدایت نصیب ہوئی اور آخرت میں ان پر ایمان لانے کی وجہ سے جنت الفردوس کی بہاریں نصیب ہوں گی۔ آسیہ نے فرعون سے کہا اسے ہم اپنا فرزند بنا لیں کیونکہ ان کے ہاں اولاد نہ تھی۔

### حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دوسری عورتوں کے دودھ پینے سے انکار

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر قیام پذیر ہوئے تو کوشش کی کہ بچہ کسی عورت کا دودھ پینے لگے لیکن اس نے کسی کا دودھ نہ لیا نہ کوئی اور خوراک کھائی ہر ممکن کوشش کی کہ بچہ کچھ کھائے پیئے لیکن بے سود جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے حرام کر دیں اس پر ساری دودھ پلانے والیاں اس سے پہلے۔

### حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا دودھ پلانے والی (ماں) کا بتانا

بہت ساری عورتیں اور دایاں آپ کو لے کر بازار میں آئیں کہ شاید کسی عورت کا دودھ بچے کو موافق آجائے۔ سب دیکھ رہے تھے کہ فرعون کا متبنی دیکھو کس عورت کا دودھ لیتا ہے اسی اثنا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کی نظر ان پر پڑ گئی بچی آگے بڑھی لاعلمی کے انداز میں بولی کیا میں پتہ دوں ایسے گھر والوں کا جو اس کی پرورش کریں تمہاری خاطر اور وہ اس بچے کے خیر خواہ بھی ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب بچی نے یہ بات کی تو فرعون کے خادم کہنے لگے کیا بات ہے تو نصیحت کر رہی ہے اور بچے کی خیر خواہی پر ابھار رہی ہے بچی نے کہا میں بادشاہ کی خوشی اور اس کے بھلے کی خواہشمند ہوں اس لیے یہ کہہ رہی ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو بلایا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماں نے گود لیا جو نہی دودھ دینا شروع کیا فوراً آپ نے دودھ پینا شروع

کردیا۔ لوگ بہت خوش ہوئے اور خوشخبری دینے آسید کے پاس بھاگے بھاگے گئے۔ حضرت آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ آپ میرے گھر میں رہیں میرے ساتھ اسی محل میں میں آپ کا پورا خیال رکھوں گی۔

### موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا محل میں رہنے سے انکار

لیکن انہوں نے محل میں رہنے سے انکار کر دیا اور کہا میں خاوند اور بچوں کو کیسے چھوڑ سکتی ہوں انہیں میری ضرورت ہے۔ ہاں آپ بچہ میرے سپرد کر دیں۔ میں اسے اپنے ساتھ لے جاتی ہوں۔ حضرت آسیہ مان گئی اور موسیٰ علیہ السلام کی ماں اپنے بیٹے کو لے کر گھر واپس آ گئیں کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ تھا۔ سبحان اللہ

### حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے

بچپن کا ذکر کرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جوانی کا تذکرہ فرمایا جا رہا ہے۔ جس طرح بچپن میں فرعون کے محل سے والدہ کی گود میں آئے اور اللہ تعالیٰ نے ام موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وعدہ پورا کیا اسی طرح جوانی میں قدم قدم پر لطف خداوندی آپ کے ساتھ شامل رہا۔ یعنی آپ کی جسمانی نشوونما مکمل ہو گئی اور ذہنی صلاحیتیں بھی عروج کی حد کو چھونے لگیں۔ ہم نے انہیں حکم اور علم عطا فرمایا یعنی نبوت و رسالت جس کی خوشخبری دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے کہا تھا۔

### ایک قبضی کا قتل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شہر میں داخل ہوئے اس وقت جب بے خبر سو رہے تھے اس کے باشندے۔ ایک روایت کے مطابق مغرب اور عشا کا درمیانی وقت۔ پس آپ نے پایا وہاں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے یعنی جھگڑتے ہوئے آپس میں دست و گریبان تھے۔ ان میں ایک اسرائیلی اور دوسرا ان کے دشمنوں سے تھا۔ پس اسرائیلی نے آپ کو مدد کے لیے پکارا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر میں بڑا بدبہ اور رعب تھا۔ سارے لوگ آپ سے ڈرتے تھے کیونکہ آپ بادشاہ کا بیٹا بنے ہوئے تھے۔ اور آپ کی پرورش بادشاہی محل میں ہوئی تھی۔ اسرائیلی اب قبضیوں کو دو ٹوک جواب دینے لگے تھے اور ان کے سر فخر سے بلند ہو گئے تھے۔ جب اسرائیلی نے حضرت موسیٰ



عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سے قبلی کے خلاف مدد کی درخواست کی تو آپ نے بڑھ کر اس کے سینے میں گھونسا مارا اور اس کا کام تمام ہو گیا یعنی اسی جگہ وہ مر گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قتل نہیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے تو ڈرانے کے لیے مکہ مارا اور وہ ایک ہی ضرب سے مر گیا موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ہے بے شک وہ کھلا دشمن ہے۔ آپ نے عرض کیا اے میرے رب میں نے ظلم کیا اپنے آپ پر۔ بس بخش دے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اسے بے شک وہی غفور رحیم ہے۔ پھر آپ اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے تو اچانک وہی اسرائیلی جس نے کل مدد طلب کی تھی آج پھر مدد کے لیے پکار رہا ہے۔ موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ نے اسے فرمایا بے شک تو کھلا گمراہ ہے۔ پس جب آپ نے ارادہ کیا قبلی پر جھپٹ پڑیں وہ کہنے لگا اے موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے بھی قتل کر ڈالے جیسے کل تو نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔

### موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کو قتل کرنے کا منصوبہ

حضرت موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کو قتل کرنے کا فیصلہ سن کر آیا ایک شخص شہر کے دوسرے کونے سے دوڑتا ہوا اس نے آکر بتایا اے موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ سردار لوگ سازش کر رہے ہیں آپ کے بارے میں کہ آپ کو قتل کر ڈالیں اس لیے نکل جاوے یہاں سے بے شک میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ پس آپ نکلے وہاں سے ڈرتے ہوئے عرض کیا میرے اللہ بچالے مجھے ظلم و ستم کرنے والوں سے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کو کہا آج پھر قتل کرنا چاہتے ہیں جیسے کل کیا تھا یہ گفتگو قبلی کی نہیں بلکہ کل والے اسرائیلی کی تھی وہ مارے خوف سے قتل کا راز فاش کر بیٹھا اور قبلی دوڑا اپنی قوم کے پاس پہنچا اور سارا ماجرہ کہہ سنایا۔ بہر حال فرعون کو اطلاع دی گئی کہ کل جو قبلی قتل ہوا اس کا قاتل موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ہے فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کو پکڑنے کیلئے آدمی بھیج دیئے۔ آپ کا مخلص پیروکار دوڑتا ہوا کسی قریبی راستے سے پہلے آپ کے پاس پہنچ گیا اور آپ کو بتا دیا کہ فرعون کے لوگ آپ کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ آپ بھاگ جائیے۔

### مدین پہنچ گئے

جب آپ نکلے دوڑتے ہوئے کوئی منزل پیش نہ تھی جس طرف منہ تھا چل دیئے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کر رہے تھے کہ مجھے امید ہے میرا اللہ مجھے بچائے گا۔ اور رہنمائی کرے گا۔ سیدھے راستے کی آخر آپ مدین پہنچ گئے۔

## دو عورتوں کا مویشیوں کو پانی پلانا

جب آپ مدین پانی پر پہنچے تو دیکھا لوگوں کو اپنے مویشیوں کو پانی پلاتے ہوئے۔ اور دیکھیں دو عورتیں اپنے مال کو پانی پلانے کے لیے روکے ہوئے۔ آپ نے پوچھا تم کیوں اس حال میں کھڑی ہو ان دونوں نے کہا ہم نہیں پلا سکتیں جب تک چرواہے مویشیوں کو لے کر واپس نہیں چلے جاتے۔ ہمارے والد بوڑھے ہیں۔ تو آپ نے پانی پلا دیا ان کے ریوڑ کو پھر لوٹ کر سائے میں بیٹھ گئے اور عرض کرنے لگے میرے اللہ واقعی اس میں صبر و برکت کو جو تو نے میری طرف اتاری ہے محتاج ہوں۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ چرواہے پانی پلا کر کنویں کے منہ پر ایک بھاری پتھر رکھ دیتے تھے یہ بچیاں ان کے ریوڑ سے جو پانی بچ جاتا وہ پلاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی ناتوانی دیکھی اکیلے اس بھاری پتھر کو کنویں کے منہ سے اٹھا کر ایک طرف کیا ان کے ریوڑ کو پانی پلایا پھر اس پتھر کو کنویں کے منہ پر رکھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے مدین تک راستہ میں درخت پتوں کے سوا کچھ نہ کھایا تھا۔ آپ برہنہ پاتھے بھوک کی شدت سے آپ کا شکم مبارک سکڑ گیا تھا۔

## لڑکی کا آپ کو آ کر گھر لے جانا

کچھ دیر بعد آئی آپ کے پاس چلتی ہوئی ان دونوں میں سے ایک خاتون شرم و حیا سے۔ آ کر کہا میرے والد تمہیں بلاتے ہیں تاکہ پانی پلانے کا تمہیں معاوضہ دیں۔ پس آپ جب ان کے پاس آئے اور اپنا واقعہ سنایا تو انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا ڈرو نہیں تم بچ کر نکل آئے ہو ظالموں کے پنجے سے۔ ان دونوں میں سے ایک خاتون نے کہا میرے محترم باپ اسے نو کر رکھ لیجئے بہتر آدمی جو طاقتور بھی اور دیانتدار بھی ہے۔ آپ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں بیاہ دوں تمہیں ان دو بچیوں میں سے ایک کے ساتھ بشرطیکہ تو میری خدمت کرے آٹھ سال تک۔ پھر اگر تم پورے کر دو دس سال تو یہ تمہاری مرضی اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر سختی کروں۔ تو پائے گا اگر اللہ نے چاہا نیک لوگوں میں سے۔

## رشتہ کی بات طے ہوگئی

موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہوگئی ان دو معیادوں سے

جو معیاد میں گزار دوں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ جو قول و قرار ہم نے کیا ہے اس پر نگہبان ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی مدت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوری کی تو آپ نے فرمایا جوان میں سے زیادہ مکمل اور نیکی کے زیادہ قریب تھی آپ نے یہ بھی فرمایا اگر کوئی تم سے پوچھے کہ دونوں لڑکیوں سے کس کے ساتھ نکاح کیا تو کہنا ان میں سے چھوٹی کے ساتھ۔

### مدین سے واپسی

بقول حضرت مجاہد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدت معاہدہ دس سال دس دن پوری ہو گئی اور مدین سے واپسی کا پروگرام بنانا شروع کیا تو اپنی زوجہ محترمہ سے کہا اپنے والد سے کہو کہ وہ تمہیں ذریعہ معاش کے لیے بکریاں دے دیں تاکہ ان سے گزراوقات پوری ہو سکے۔ اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ آپ اپنے گھر والوں کی ملاقات کے لیے بہت اشتیاق رکھتے تھے۔ اس لیے آپ نے خفیہ طریقہ سے مصر میں ان سے ملنے کا ارادہ کیا۔ جب آپ مدین سے چلے تو زوجہ محترمہ کے علاوہ دو بچے بھی ساتھ تھے اور مدین میں قیام کے دوران جو بکریاں ملی تھیں وہ بھی آپ کے ساتھ تھیں۔

### واپسی کا سفر

مفسرین فرماتے ہیں جس رات آپ نے واپسی کا سفر شروع کیا وہ بہت تاریک اور ٹھنڈی رات تھی۔ آپ راستہ سے بھٹک گئے اور مشہور راستہ تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ بہت کوشش کی مگر ناکام رہے۔ رات کی تاریکی اور سردی کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا۔ اسی اثناء میں طور پہاڑ کے ایک طرف دو ایک جگہ آگ بھڑکتی نظر آئی۔ یہ پہاڑ آپ کے دائیں مغرب میں تھا۔ آپ نے اپنے اہل خانہ سے کہا تم ذرا ادھر ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے لگتا ہے کہ یہ آگ صرف آپ کو نظر آرہی تھی کسی اور کو نظر نہیں آرہی تھی۔ آپ کے گھر والوں سے بھی پوشیدہ تھی۔ کیونکہ یہ آگ نہیں خدائی نور تھا۔ جو صرف آپ کو نظر آ رہا تھا اور شاید آپ کے لیے کوئی نئی خبر لے آؤں کیونکہ آپ راستے سے دور ویرانے میں چل رہے تھے۔ اس لیے کہا کہ شاید کوئی راہ دکھانے والا مل جائے۔ اور یہ بھی گھر والوں سے کہا کہ سردی ہے شاید لے آؤں کوئی شعلہ سلگا کر تاکہ تم اسے تا پو۔

## موسیٰ علیہ السلام کی اللہ سے ملاقات اور رسالت ملنا

پس آپ جب وہاں گئے تو ندا آئی وادی کے دائیں کنارے سے اس بابرکت مقام میں ایک درخت سے کہ اے موسیٰ علیہ السلام کہ میں ہی ہوں اللہ جو رب العالمین ہوں۔ پس آپ جب وہاں پہنچے تو ندا کی گئی اے موسیٰ علیہ السلام بلاشبہ میں تیرا پروردگار ہوں۔ پس تو اتار دے اپنے جوتے بے شک تو طوی مقدس وادی میں ہے اور میں نے پسند کر لیا ہے تجھے (رسالت کے لیے) سو خوب کان لگا کر سن جو وحی کیا جاتا ہے یعنی میں ہی اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود میرے سوا پس تو میری عبادت کیا کر اور ادا کیا کر نماز مجھے یاد کرنے کے لیے۔ بیشک وہ گھڑی (قیامت) آنے والی ہے میں اسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ بدلہ دیا جائے ہر شخص کو اس کے کام کا جس کے لیے وہ کوشاں ہے پس ہرگز نہ ورو کے تجھے اس (کو ماننے) سے وہ شخص جو نہیں ایمان رکھتا اس پر اور پیروی کرتا ہے اپنی خواہش کی۔

اہل کتاب کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نور کی تیزی کی وجہ سے اپنے چہرے کو ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔ روشنی اس قدر تیز تھی کہ آپ کو اپنی بصارت ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو آگاہ کیا اے میرے محبوب بندے یہ دنیا جائے قرار نہیں ہے ہمیشہ کا گھر تو قیامت کے بعد ہوگا اور قیامت ضرور برپا ہوگی اور ان کو برپا کرنے کا سبب یہ ہے تاکہ بدلہ دیا جائے ہر شخص کو اس کام کا جس کے لیے وہ کوشاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نیک اعمال کی ترغیب فرمائی اور انہیں ایسے بد بخت لوگوں سے الگ تھلگ رہنے کا حکم دیا جو رب العالمین پر ایمان نہیں لاتے۔ اور زندگی خواہش نفسانی کی پیروی میں گزار دیتے ہیں۔

## آپ کے ہاتھ میں کیا ہے

یہ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ اے موسیٰ علیہ السلام یعنی یہ وہی تیرا ڈنڈا نہیں جس کی حقیقت سے تو بہت اچھی طرح واقف ہے۔ عرض کیا یہ میرا عصا ہے میں ٹیک لگاتا ہوں اس پر اور پتے جھاڑتا ہوں اس سے اپنی بکریوں کے لیے اور میرے لیے اس میں کئی اور فائدے بھی ہیں۔

## عصا کا عظیم معجزہ

حکم ہوا ڈال دے اسے زمین پر تو آپ نے اسے زمین پر ڈال دیا پس اچانک وہ



سانپ بن کر (ادھر ادھر) دوڑنے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈر کے مارے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ ہاتھ بڑھا کر اسے دم سے پکڑ لو یوں ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے ہاتھ میں لیا تو وہ پھر سے ان کے ہاتھ میں عصا تھا۔ ایک دوسری جگہ ہے کہ وہ عصا ایک مہیب اثر دھا بن کر لہرانے لگا اس کی جسامت اتنی بڑی تھی اور دانت اس قدر لمبے تھے کہ انسان دیکھے تو کانپ اٹھے۔

## دوسرا حکم

پھر حکم ہوا کہ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال دیا پھر حکم ہوا کہ باہر نکالو آپ نے حکم خداوندی کی پیروی کی اور گریبان سے ہاتھ باہر نکالا۔ نظر پڑی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہاتھ چاند کی مانند چمک رہا ہے کوئی تکلیف بھی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ڈالو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں وہ نکلے گا سفید چمکتا ہوا۔ بغیر کسی تکلیف کے اور رکھ لے اپنے سینے پر اپنا ہاتھ خوف دور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دل کو سکون و قرار کی دولت نصیب ہو جائے گی (یعنی خوف کے وقت جو شخص اپنا ہاتھ سینے پر رکھے گا تو اس کے دل کو سکون نصیب ہوگا)۔

یہ دو معجزے جن کے ساتھ آپ کو فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا۔ بے شک وہ بڑے سرکش لوگ ہیں۔ یعنی عصا اور ید بیضا ان کی طرف اشارہ کرتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف لے جانے کے لیے بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں۔ ان دو معجزوں کے علاوہ سات اور معجزے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئے جو سورۃ بنی اسرائیل کی آخری آیات میں ہیں۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس جانے کا حکم

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے رسول اور کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق خبر دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمن خدا فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا جس کے خوف اور ظلم سے وہ مصر سے بھاگے تھے۔ جبکہ ایک قبیلے کے قتل کی وجہ سے سارا مصر آپ کے خلاف غم و غصے کا اظہار کر رہا تھا ایسے میں آپ نے اپنے اللہ کے حکم کے جواب میں عرض کیا۔ اے اللہ میں نے تو قتل کیا تھا ایک آدمی پس میں ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھے قتل نہ کریں۔

## ہارون علیہ السلام بھی نبی

ایسے میں میرا بھائی ہارون وہ زیادہ فصیح ہے مجھ سے گفتگو کرنے میں تو اسے بھیج میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر تاکہ وہ میری تصدیق کرے اور انہیں تیرا پیغام پہنچانے میں میرے ساتھ تعاون کرے یعنی اسے میرا معاون، مددگار اور وزیر بنا دے کہ تبلیغ دین میں میری مدد کرے اور انہیں تیرا پیغام پہنچانے میں میرے ساتھ تعاون کرے کیونکہ وہ مجھ سے گفتگو میں زیادہ فصیح اور بات پہنچانے میں زیادہ بلوغ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم مضبوط کریں گے تیرے بازو تیرے بھائی سے اور ہم عطا کریں گے تمہیں ایسا غلبہ کہ وہ تمہیں اذیت نہیں پہنچا سکیں گے۔

## موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام فرعون کے دربار

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام فرعون کے دربار میں آگئے اور اسے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا کہ صرف اللہ واحد لا شریک کی عبادت کرو۔ اور بنی اسرائیل کے قیدیوں کو اپنے قبضے سے آزاد کر دے۔ جنہیں عرصہ دراز سے تکلیفیں دے رہا ہے۔ انہیں آزادی دے وہ اپنے رب کی آزادانہ عبادت کریں اور صرف اس کے آگے سجدہ بندگی بجلائیں۔ اس سے اپنے دکھوں کا مداوا چاہیں فرعون جو اپنے آپ کو دنیا میں سب سے بڑا سمجھتا تھا اور اس نے تکبر سے گردن اور اونچی کر لی وہ اللہ کے محبوب بندوں کی نافرمانی اور سرکشی پر اتر آیا۔

## موسیٰ علیہ السلام کو احسان جتانا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حقارت سے دیکھا اور تکبر سے کہنے لگا کیا تجھے ہم نے پالا نہیں تھا جبکہ تو بچہ تھا اور بسر کیے تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس۔ فرعون نے کہا اے اہل دربار میں تو نہیں جانتا کہ تمہارے لیے میرے سوا کوئی اور خدا ہے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا انکار کیا اور اس نے کہا رب العالمین کون ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا رب العالمین وہ ہے جو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اگر ہو تم یقین کرنے والے۔

## فرعون پر معجزہ دیکھ کر دہشت طاری

فرعون نے رعب جماتے ہوئے کہا یاد رکھو اگر تم نے میرے سوا کوئی خدا بنایا تو میں تمہیں ضرور قیدیوں میں داخل کر دوں گا۔ فرمایا (موسیٰ علیہ السلام) نے اگرچہ میں لے آؤں تیرے

پاس ایک روشن چیز اس نے کہا پھر پیش کر دیا اسے اگر تم سچے ہو۔ آپ نے ڈالا اپنا عصا تو اسی وقت وہ صاف اڑدھا بن گیا۔ آپ نے باہر نکالا اپنا ہاتھ (گر بیان سے) تو وہ چمکنے لگا دیکھنے والوں کے لیے۔ یہ دیکھ کر فرعون کی عقل ختم ہو گئی اور مارے خوف کے تھر تھر کانپنے لگا۔ اس قدر وہشت طاری ہوئی کہ بار بار قضاے حاجت کے لیے جاتا۔

## اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمان

ارشاد ہوا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ہر بات سن رہا ہوں ہر چیز دیکھ رہا ہوں۔ جس رات کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی انہیں نبوت سے نوازا اور شرف ہم کلامی بخشا اسی رات کی گفتگو بیان کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے محبوب جب تم فرعون کے گھر پرورش پا رہے تھے تو بھی میں تمہیں دیکھ رہا تھا تم میری نگہبانی اور حفاظت میں تھے پھر میں نے تمہیں اپنی معیشت، تقدیر اور اپنی تدبیر سے مصر سے نکالا۔ مدین میں بھی عرصہ گزارنے کے بعد میں نے تمہیں مخصوص کر لیا اپنی ذات کے لیے یعنی اپنی رسالت اور شرف ہم کلامی کے لیے۔ جب تم فرعون کے دربار جاؤ تو میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔ حدیث قدسی میں ہے میرا جو بھی بندہ میرا ذکر کرتا ہے وہ اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔

## دو پیغمبر فرعون کے دروازے پر

سدی ۱۱؎ اور دوسرے مفسرین فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام جب مدین سے واپس آئے وہ اپنی والدہ ماجدہ اور بھائی ہارون کو ملے۔ آپ علیہ السلام نے دونوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ پھر فرمایا ”ہارون علیہ السلام“ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ علیہ السلام کو حکم دیا ہے کہ ہم فرعون کو اللہ کی عبادت کا حکم دیں۔ اٹھو میرے ساتھ چلو دونوں اٹھ کر چل پڑے اور فرعون کے پاس جانے سے قبل بنی اسرائیل کے بزرگوں کو اکٹھا کیا اور فرعون کے پاس گئے۔ اس کو اللہ کا پیغام پہنچایا تو فرعون نے کہا میں کسی اللہ کو نہیں جانتا اور نہ بنی اسرائیل کو آزادی دوں گا۔

## فرعون کا موسیٰ سے مقابلہ

فرعون کی بدبختی، جہالت کا ذکر ہو رہا ہے اس ظالم نے اللہ کے برگزیدہ رسولوں کی زبان سے اللہ کے پیغام کو سنا لیکن کلام مقدس کی تکذیب کر دی۔ ید بیضا اور عصا جیسے معجزوں کو دیکھ کر بھی ایمان نہ لایا اور کہنے لگا کہ یہ سب جادو کی کرشمہ سازی ہے ہم جادو میں اس کا مقابلہ کریں

گے اور اس پر بازی لے جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چیلنج کر دیا کہ وقت اور جگہ مقرر کرو۔ ہمارے جادوگر تمہارے شعبدوں کا جواب دیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو یہ چاہتے تھے کہ مصر کے لوگ اکٹھے ہوں تاکہ میں ان کے سامنے اللہ کا پیغام رکھوں۔ آپ نے فرعون کا چیلنج قبول کرتے ہوئے فرمایا۔ جشن کا دن تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں۔ مصریوں کی ایک عید کا دن قریب تھا۔ اس دن تمام لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور خوشیاں مناتے تھے۔ یہی دن مقابلہ کا مقرر ہوا۔ دن شروع ہوتے ہی جب روشنی ہر طرف پھیل چکی اللہ تعالیٰ فرعون کے بارے بتا رہا ہے کہ وہ اپنے ملک سے سارے جادوگر بلا لایا۔ وہاں بڑے بڑے ماہر جادوگر تھے جو اپنے فن میں کمال رکھتے تھے چونکہ عید کا دن تھا فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مقابلہ تھا پورا مصر اٹھ آیا۔ کہتے ہیں کہ مقابلہ دیکھنے اسی ہزار لوگ جمع ہوئے۔ بعض علماء ستر ہزار سعدی فرماتے ہیں کہ یہ تعداد تین ہزار سے زائد تھی۔ خود فرعون امراء حکومت کے کارندے اور شہر کے لوگ سب کے سب حاضر ہوئے کیونکہ فرعون نے منادی کرادی تھی کہ مضر کے سارے لوگ اس میدان میں اکٹھے ہوں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں کی طرف بڑھے انہیں نصیحت کی انہیں اللہ تعالیٰ کے معجزوں اور دلائل حق کے مقابلہ میں باطل شعبدہ بازی پر جھٹکا اور فرمایا ان فرعونیوں کو موسیٰ علیہ السلام نے کم بختوں بہتان باندھوا اللہ تعالیٰ پر جھوٹے ورنہ تمہارا نام و نشان منادے گا کسی عذاب سے۔ کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا وہ کہتے تھے موسیٰ علیہ السلام نبی نہیں ہماری طرح کا ماہر جادوگر ہے۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام اور اس کا بھائی ہارون دونوں بہت ماہر فن سحر کی باریکیوں سے واقف اور کامل دسترس کے حامل جادوگر ہیں۔ وہ لوگوں کو اپنے ساتھ لانا چاہتے ہیں اور وہ مصریوں کو بھگا کر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔

### جادوگروں سے مقابلہ

جادوگر بوسے اے موسیٰ علیہ السلام کیا پہلے آپ پھینکیں گے یا ہم ہی ہو جائیں پہلے پھینکنے والے۔ آپ نے فرمایا تم ہی پہلے پھینکو۔ پھر کیا یکا یک ان کی رسیاں ان کی لاٹھیاں یوں دکھائی دینے لگیں جیسے وہ دوڑ رہی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں کچھ خوف محسوس کیا۔ ہم نے فرمایا مت ڈرو یقیناً تم ہی غالب رہو گے اور زمین پر پھینک دو جو (عصا) تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے۔ یہ نکل جائے گا جو انہوں نے کاریگری کی ہے، جب سارے جادوگر صرف در صف میدان میں کھڑے ہو گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام میدان میں اترے۔ پس جب انہوں نے ڈالا ہاتھ جادو کر دیا۔ انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر اور خوفزدہ کر دیا انہیں اور مظاہرہ کیا انہوں نے



بڑے جادو کا۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب عصا پھینکا تو وہ ٹانگو والا سانپ بن گیا۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس سانپ کی گردن بہت بڑی تھی شکل خوفناک ڈراؤنی تھی۔ یوں ہی لوگوں کی نظر پڑی وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور دور جا کر تماشا دیکھنے لگے۔ ہر شخص کانپ رہا تھا کہ یہ کیا ہو گیا یہ اثر دھا آگے بڑھا اور جادو گروں کے جھوٹے اور بناوٹی سانپوں کو نکلنے لگا۔ لوگ یہ کھلا معجزہ دور کھڑے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ جادو گروں نے جب اس بلائے ناگہانی کو دیکھا تو حیران اور ششدر رہ گئے۔ وہ سمجھ گئے یہ جادو گری نہیں ہے یہ خدائی قوت کی ایک جھلک ہے۔ اللہ نے ان کے دلوں سے غفلت کے پردے اٹھا دیے جادو گروں نے اپنی پیشانیاں سجدے میں ٹیک دیں اور اعلان کر دیا اے لوگو! سن لو ہم ایمان لے آئے ہارون علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے رب پر۔ فرعون آپے سے باہر ہو گیا اور انہیں قتل کی دھمکی دی لیکن وہ حق کا سایہ چھوڑنے کو تیار نہ ہوئے۔ سارے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے معجزے کی تعریف کر رہے تھے اور ان کی صداقت کی طرف مائل ہو رہے تھے۔ وہ ڈر گیا کہ کہیں حکومت ہاتھ سے نہ نکل جائے کیونکہ وہ خود حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔

### فرعون کا جادو گروں پر غصہ

اے جادو گرو! میری رعایا کے سامنے تم نے جو موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کا خطرناک کام کیا ہے تم نے میری اجازت کے بغیر اتنا بڑا کام کیا ہے پھر انہیں دھمکی دی۔ وہ تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے تمہیں سکھایا ہے۔ جادو (کافن) بیشک یہ ایک فریب ہے جو تم نے مل کر کیا ہے شہر میں تاکہ تم نکال دو یہاں سے اصل باشندوں کو ابھی اس کا انجام تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

### اہل ایمان کو شہید کر دیا

سیاق و سباق سے ظاہر ہوا فرعون لعین نے انہیں پھانسی پر لٹکا کر اذیتیں دے کر شہید کر دیا ہوگا۔ جیسے ذکر ہے۔ اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں مسلمان اٹھا۔

### موسیٰ علیہ السلام کا قوم سے خطاب

فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو مدد طلب کرو اللہ تعالیٰ سے اور صبر و استقامت سے کام لو۔ بلاشبہ زمین اللہ کی ہے جو وارث بناتا ہے اس کا جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور اچھا انجام پر ہمیز گاروں کے لیے ہے۔

## قوم کا جواب

قوم موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم تو ستائے گئے ہیں اس سے پہلے بھی کہ آپ آئے ہمارے پاس اور اس کے بعد بھی کہ آپ آئے ہمارے پاس۔ آپ نے کہا عنقریب تمہارا رب ہلاک کر دے گا تمہارے دشمن کو اور ان کا جانشین بنائے گا تمہیں زمین میں۔ پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

## فرعون کا بیان

اور فرعون نے جھنجھلا کر کہا مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ علیہ السلام کو قتل کروں اور وہ بلائے اپنے رب کو (اپنی مدد کے لیے) مجھے اندیشہ ہے کہ وہ کہیں تمہارا دین بدل نہ دے یا فساد نہ پھیلا دے ملک میں۔ اب فرعون کے لیے ڈر پیدا ہو گیا کہ کہیں موسیٰ علیہ السلام لوگوں کو گمراہ نہ کرے۔

## مرد مومن کا کردار

ایک مرد مومن جو فرعون کے خاندان سے تھا اور مسلمان ہو چکا تھا وہ کہنے لگا کہ کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو اس وجہ سے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے حالانکہ وہ لے آیا ہے تمہارے پاس دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے۔ اسے اپنے حال پر رہنے دو اگر وہ جھوٹا ہے تو جھوٹ کی شامت اس پر ہوگی اگر وہ سچا ہے تو تم نے اس کو گزند پہنچائی تو ضرور پہنچے گا تمہیں عذاب جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اے قوم مانا آج حکومت تمہاری ہے تمہیں ملک میں غلبہ حاصل ہے اس ملک میں لیکن مجھے بتاؤ کون بچائے گا ہمیں خدا کے عذاب سے اگر وہ ہم پر آجائے۔

## مرد مومن کون تھا

یہ شخص فرعون کا چچا زاد بھائی تھا وہ ایمان بلا چہ تھا اور فرعون (قبٹیوں) سے اپنے ایمان لانے کو چھپائے ہوئے تھا۔ جب فرعون لعین نے اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور درباریوں سے مشورہ کیا تو یہ مسلمان تڑپ اٹھا اور نہایت نرمی سے فرعون کو سمجھانا چاہا۔ سورت مومن میں ہے کہ کیا تم قتل کرنا چاہتے ہو ایک شخص کو اس وجہ سے کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ اس عقلمند شخص نے فرمایا کہ اے فرعون کی قوم یہ حکومت چھین جائے گی آج جس کی

باگ ڈور تمہارے ہاتھ میں ہے کل کسی اور قوم کے ہاتھ میں ہوگی۔ لیکن مجھے یہ بتاؤ کون بچائے گا ہمیں خدا کے عذاب سے اگر وہ ہم پر آجائے۔

اگرچہ آج تمہاری تعداد بھی بنی اسرائیل سے کہیں زیادہ ہے اور تمہارے پاس قوت اور طاقت بھی ہے مگر پھر بھی یہ چیز تمہارے لئے سود مند ثابت نہیں ہو سکتی۔

### مومن بندے کا پھر قوم کو سمجھانا

اللہ تعالیٰ کے اس ولی نے انہیں ڈرایا کہ اگر انہوں نے اللہ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تو ان پر بھی وہ عذاب نازل ہوگا جو ان سے پہلے کئی قوموں پر نازل ہوا اور انہیں قوم نوح علیہ السلام، عاد، ثمود اور ان کے بعد آنے والی قوموں کی طرح نیست و نابود کر دیا جائے گا۔

### فرعون کی گستاخیاں اور محل تعمیر کرنا

اور فرعون نے کہا اے ہامان! بنا میرے لئے محل اونچا جس پر چڑھ کر میں آسمانوں کی راہوں تک پہنچ جاؤں اور جھانک کر دیکھوں موسیٰ علیہ السلام کے رب کو اور میں تو یقین کرتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔ قرآن میں ہے کہ فرعون نے کہا میں تو نہیں جانتا کہ تمہارے لئے میرے سوا کوئی اور خدا ہے پس آگ جلا میرے لئے اے ہامان اور اس پر اینٹیں پکوا۔ میرے لئے ایک اونچا محل تعمیر کر شاید اس پر چڑھ کر میں سراغ لگا سکوں موسیٰ علیہ السلام کے خدا کا اور میں تو اس کے بارے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔

### بلند و بالا محل

اہل کتاب کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل اینٹیں بنانے میں جتے رہے۔ اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت ہوتی وہ نہ دی جاتی اس ظالم نے ان کے لیے اینٹوں کی تعداد مقرر کر رکھی تھی وہ تعداد ہر حال میں پوری کرنی ہوتی تھی۔ اگر وہ یہ کام پورا نہ کرتے انہیں سخت تکالیف اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا۔

### فرعونیوں پر عذاب

اور بے شک ہم نے پکڑ لیا فرعونیوں کو قحط سالی اور پھلوں کی پیداوار میں کمی سے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں پھر بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون یہ واضح

نشانیوں میں پھر بھی وہ تکبر کرتے رہے اگر انہیں تکلیف پہنچتی تو بدفالی پکڑتے موسیٰ علیہ السلام سے اور ان کے ساتھیوں سے یعنی کہتے یہ سب انہیں کی نحوست کی وجہ سے ہے اگر خوشحالی اور شادابی یا اس قسم کی کوئی اور چیز تو کہتے ہم مستحق ہیں اس کے اور یہی چیز ہمارے لائق ہے۔

جب کوئی عذاب آتا موسیٰ علیہ السلام سے کہتے ہمارے لیے دعا کر اس عذاب کے ہٹنے کی۔ ہم تم پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ روانہ کر دیں گے۔ مگر جب عذاب دور ہو جاتا اپنے وعدہ سے مکر جاتے۔ اتنے عذاب آنے کے باوجود وہ اپنے راستے پر ڈٹے رہے بلکہ فرعون نے کہا میرے ملک میں کتنی نہروں کا جال بچھا ہوا ہے دریا ئے نیل میں سیلاب کی صورت رابطہ نہریں ہیں وہ اپنی فراست اور عقلمندی پر فخر کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ذرا دیکھو کہ غلام قوم کے اس کم عمر شخص کی ہمارے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے۔ وہ تو بات بھی صاف نہیں کر سکتا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں کچھ لکنت تھی اور نہ اس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں اور نہ زینت کا دوسرا سامان اسے میسر ہے بھلا ایک ذلیل اور تہی دست اللہ کا فرستادہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ کے پاک بندے خوب جانتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے لیے ان کے مالک نے کیا کیا نعمتیں تیار کر رکھی ہیں۔ فرعون نے یہ بھی کہا یا کیوں نہ آئے اس کے ساتھ فرشتے قطار در قطار۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ فرعونی دن بدن زیادتیوں پر اتر رہے ہیں اور وہ کبھی بھی ایمان نہیں لائیں گے ان کو اپنے مال و دولت پر ناز ہے۔

### موسیٰ علیہ السلام کا قوم کو اللہ پر بھروسہ کا کہنا

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ پر تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم سچے مسلمان ہو آپ نے اپنی قوم کو اللہ پر بھروسہ کرنے اور اسی سے مدد مانگنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے مومنین کو سمجھایا کہ اللہ سے التجا کرو اور اسی کے حکم کی تابعداری کرو اگر تم اسی کے ہو رہے تو وہ ضرور تمہیں اس مشکل سے نجات دے گا اور ضرور کوئی بہتری کی صورت پیدا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کے لیے الگ تھلگ ایسے گھر تعمیر کریں جو قبیلوں کے گھروں سے ذرا ہٹ کر ہوں تاکہ جب انہیں اچانک کوچ کا حکم دیا جائے تو وہ نکلنے کو تیار ہوں اور ایک دوسرے کے گھروں کا انہیں پتہ ہوتا کہ اطلاع آسانی سے دی جاسکے یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان۔



## موسیٰ علیہ السلام کی دردناک عذاب کی دعا

اور عرض کی موسیٰ علیہ السلام نے اے ہمارے پروردگار تو نے بخشا ہے فرعون اور اس کے سرداروں کو سامان آرائش اور مال و دولت دنیاوی زندگی کے لیے۔ اے ہمارے مولا کیا اس لئے کہ وہ گمراہ کرتے پھر میں لوگوں کو تیری راہ سے۔ اے ہمارے رب برباد کر دے ان کے مالوں کو اور سخت کر دے ان کے دلوں کو تا کہ وہ نہ ایمان لائیں جب تک نہ دیکھ لیں دردناک عذاب کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قبول کر لی گئی تیری دعا پس تم ثابت قدم رہو اور ہرگز نہ چلنا اس طریقہ پر جو جاہلوں کا ہے۔

## فرعونیوں کا مال پتھروں میں تبدیل

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ اس بددعا کی وجہ سے قبطیوں کی کھیتیاں پتھر بن گئیں۔ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے جو شکر بنائی وہ پتھر بن گئی۔ ان کا دوسرا مال و متاع بھی پتھر بن گیا۔

## بنی اسرائیل کا مصر سے بھاگنا

مفسرین اور اہل کتاب فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے فرعون سے باہر جا کر عید منانے کی اجازت مانگی۔ اس نے مجبوراً انہیں اجازت دے دی۔ لیکن بنی اسرائیل نے مکمل تیاری کر لی اور بھاگ نکلے۔ یہ فرعون اور اس کے لشکر کے خلاف سازش تھی۔ بنی اسرائیل بھاگ جانا چاہتے تھے۔ اہل کتاب کے بقول اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ قبطیوں سے زیورات عاریہ لے لو۔ انہوں نے بہت زیادہ مالیت کے زیورات فرعونیوں سے ہتھیا لیے۔ رات کی تاریکی میں پوری قوم نکل کھڑی ہوئی اور مسلسل سفر کرتے چلے گئے۔ ان کی منزل شام کی سرزمین تھی۔ جب فرعونیوں کو خبر ملی تو بنی اسرائیل کی تلاش شروع کر دی تاکہ پکڑ کر سزا دیں۔

## فرعون کا تلاش کے لیے نکلنا

ہم نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر جاؤ۔ یقیناً تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ پس بھیجے فرعون نے سارے شہروں میں ہرکارے۔ سو ہم نے نکالا انہیں سرسبز باغوں اور چشموں اور خزانوں اور شاندار محلات سے۔ ہم نے ایسا ہی کیا اور ہم نے بنی

اسرائیل کو ان تمام چیزوں کا وارث بنا دیا۔ پس ان کے تعاقب میں نکلے اشراق کے وقت پس جب ایک دوسرے کو دیکھ لیا دونوں گروہوں نے تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کہنے لگے ہائے ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں بلاشبہ میرے ساتھ میرا رب ہے۔ وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا۔

### لشکر آ منے سامنے

سورج طلوع ہو رہا تھا دونوں لشکر آ منے سامنے تھے۔ فریقین ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے بات واضح تھی کہ اب لڑائی ہوگی۔ گردنیں اڑیں گی اور زمین خون آلود ہوگی۔ بنی اسرائیل اتنی زیادہ فوج اور اسلحہ کو دیکھ کر خوف سے لرز اٹھے گھبرا کر کہنے لگے ہم تو یقیناً پکڑے گئے۔ کیونکہ سامنے موجیں مارتا سمندر پیچھے فرعون کا لشکر جرار کریں تو کیا کریں۔ پانی کو کیسے عبور کریں وہ بہت ڈرے مارے خوف ان کا خون خشک ہو گیا۔ ہم بری طرح پھنس گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے آپ نے ہمیں مردا دیا۔

### سمندر عبور کرنے کا حکم

موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے قافلے کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ پہلی صفوں میں تشریف لائے۔ سمندر کو ایک نظر دیکھا۔ آپ نے اشارے سے بتایا مجھے یہاں سے سمندر عبور کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے کھڑے تھے اور بنی اسرائیل سارے ان کی طرف جھکے دیکھ رہے تھے۔

### سمندر کا پھٹ جانا

جب حالات نے نازک صورت اختیار کر لی معاملہ سنگین ہو گیا۔ بنی اسرائیل بے چین و بے قرار ہو گئے اور فرعون اپنے لشکر سمیت دانت پیتا غصے سے لال پیلا بالکل قریب پہنچ گیا۔ ایسے میں اللہ کی طرف سے وحی آئی جو مالک عرش عظیم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ضرب لگاؤ اپنے عصا سے سمندر کو جب آپ نے سمندر کو ضرب لگائی۔ کہتے ہیں آپ کی زبان پر یہ کلمہ تھا اللہ کے حکم سے پھٹ جا۔ تو سمندر پھٹ گیا اور ہو گیا پانی کا ہر حصہ بڑے پہاڑ کی مانند۔ اللہ تعالیٰ نے جزیرہ کی ہوا کو حکم دیا وہ سمندر کے راستوں کو خشک کرنے کے لیے چلے۔ کچھ ختم راستے خشک اور گھوڑوں اور چوپاؤں کے کھروں کے ساتھ بھی مٹی نہ لگی۔ آپ کے اشارہ پر بنی اسرائیل خشک

راستوں پر تیزی سے چل رہے تھے۔

## لعین فرعونی غرق ہو گئے

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں نے سمندر کو عبور کر لیا اور دوسرے کنارے پر جا گئے۔ خشکی پر کھڑے ہو کر پیچھے دیکھا تو فرعون کے لشکر کا ہر اول دستہ انہیں راستوں پر بھاگا آ رہا ہے جب فرعون کا پورا لشکر سمندر میں اتر چکا تھا فرعون خود بھی راستہ پر اترا اور کہنے لگا دیکھو یہ کیسے سمندر میزے لیے پھٹ گیا یہ جانتا ہے کہ یہ میرے غلام ہیں۔ بھگوڑے ہیں یہ میری اطاعت کا جو اتار پھینکنے والے ہیں۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم کو حکم دیا کہ اب وقت ہے عصا کو حرکت دیں۔ سمندر کی ساکن موجوں پر ضرب لگائی موجیں بپھر گئیں فرعون کا پورا لشکر غرق ہو گیا اور ان سرکشوں سے ایک بھی نہ بچ پایا۔ جب ساکن موجوں میں اچانک حرکت آئی انہوں نے فرعون کو سمندر کی تہ تک پہنچایا۔ پھر سطح آب پر لایا۔ بنی اسرائیل کا قافلہ یہ دیکھ رہا تھا ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دلوں کو اطمینان ہوا جب فرعون ہلاک ہونے لگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ آج ہم بچالیں گے تیرے جسم کو (سمندر کی تند و تیز موجوں سے) اور تیرے ذریعہ نیری ہلاکت کی پہچان ہوگی۔

## بنی اسرائیل کے لیے دس احکامات

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو موت کے خوف سے نجات دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس احکامات پہنچائے۔ (۱) صرف ایک خدا کی عبادت کریں جس کا کوئی شریک نہیں۔ (۲) اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں نہ اٹھائیں۔ (۳) سبت کا احترام کریں یعنی ہفتہ میں ایک دن عبادت کے لیے سبت (ہفتہ) منسوخ کر کے جمعہ کا دن عبادت کے لیے قرار پایا۔ (۴) والدین کی عزت و تکریم کریں تاکہ ان کی زمین میں عمر لمبی ہو۔ (۵) قتل نہ کریں جس کا قتل حرام قرار دیا گیا ہے۔ (۶) زنا نہ کریں۔ (۷) چوری نہ کریں۔ (۸) کسی دوست کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دیں۔ (۹) پڑوسی کے گھر کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھیں۔ (۱۰) یتیم کا مال نہ کھاؤ اس کا ذکر سورۃ الانعام میں ہے: آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو کچھ حرام کیا ہے تمہارے رب نے تم پر۔

## بنی اسرائیل پر انعامات

جیسے سورۃ بقرہ میں ہے اے اولاد یعقوب علیہ السلام یاد کرو میرا احسان جو کیا میں نے تم پر اور پورا کرو تم میرے وعدہ کو میں پورا کروں گا تمہارے وعدہ کو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو اور ایمان لاؤ جو نازل کیا گیا ہے۔

## فرعون سے نجات

اور یاد کرو جب نجات بخشی تمہیں فرعونیوں سے جو پہنچاتے تھے تمہیں سخت عذاب یعنی ذبح کرتے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ رہنے دیتے تمہاری عورتوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے سمندر کو پھاڑ کر تمہارے لیے راستہ بنایا اور فرعونیوں کو سمندر میں غرق کیا۔ اب تم مالک مصر اور آزاد ہو۔

## باراں چشمے

اور یاد کرو جب پانی کی دعا مانگی موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے تو ہم نے فرمایا مارو اپنا عصا فلاں چٹان پر تو فوراً بہہ نکلے اس چٹان سے بارہ چشمے۔ پہچان لیا ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ کھاؤ اور پیو اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے اور نہ پھر روز میں میں فساد برپا کرتے ہوئے۔

## آسمان سے کھانا من و سلوی کا نزول

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پکا پکایا کھانا تم پر اتارا یعنی اور اتارا ہم نے تم پر من و سلوی کھاؤ ان پاک چیزوں سے جو ہم نے تم کو عطا کی ہیں اور اس میں حد سے تجاوز نہ کرنا ورنہ اترے گا تم پر میرا غضب اور اترتا ہے جس پر میرا غضب تو یقیناً وہ گر کر رہتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جب بنی اسرائیل پر من و سلوی آسمان سے اتار کر ان پر احسان کیا اور ساتھ یہ فرمایا حد سے تجاوز نہ کرنا کیونکہ یہ کھانا ہر روز اترتا تھا اور یہ خوراک ان کی ایک دن کی ضرورت کو پورا کرتی تھی مگر اسرائیلی قوم نے خیانت شروع کر دی کہ اسے دوسرے دنوں کے لیے ذخیرہ کرنا شروع کر دیا۔ مگر اس میں فرمان تھا کہ یہ ذخیرہ خوراک اگلے دن کھانے کے قابل نہیں رہے گی۔ جو شخص تھوڑی خوراک لے گا وہ اس کے لئے کافی ہوگی جو زیادہ لے گا وہ بھی کھانے سے بچ نہیں پائے گی۔ جب شام ہوگئی کثیر تعداد میں سلوی کے پرندے آئیں گے جو اس قدر زیادہ ہوں گے کہ انہیں گھیر لیں گے اور وہ اپنی شام کے کھانے کی ضرورت کے مطابق پکڑ کر ذبح کر لیں



گے اور انہیں ان کے پکڑنے کے لیے تگ و دو نہیں کرنا پڑے گی۔

موسم گرما میں ان پر بادل سایہ کرے گا جو انہیں سورج کی تپش سے بچائے گا۔ اس بادل میں بہت زیادہ روشنی ہوگی جس میں وہ رات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں اور خصوصی بندہ نوازیات تھیں جو بنی اسرائیل کو عطا ہوئیں لیکن ان لوگوں نے ان نعمتوں کا حق ادا نہ کیا۔ ان نعمتوں کی قدر نہ کی اور مطالبہ کرنے لگے ان نعمتوں کو دوسری نعمتوں سے بدل دیں۔

### من وسلویٰ کی جگہ زمین سے اگنے والی خوراک کی فرمائش

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم لینا چاہتے ہو وہ چیز جو ادنیٰ ہے اس کے بدلے میں جو عمدہ ہے (اچھا) جاؤ کسی شہر میں تمہیں مل جائے گا جو تم نے مانگا۔ اسرائیلیوں نے جب من وسلویٰ کچھ عرصہ کھایا ان کا جی اس سے بھر گیا تو مطالبہ کرنے لگے کہ من وسلویٰ کی بجائے انہیں ساگ، گلڑی، گندم، دال، پیاز وغیرہ عطا کیا جائے جو زمین سے اگتے ہیں۔ یعنی کیا ان نعمتوں کی بجائے تمہیں دنیا کی وہ چیزیں چاہیے جو شہروں اور دیہاتوں میں ملتی ہیں۔ جن دنیاوی اور حقیر غذاؤں کی تمہیں تمنا ہے یہی تمہارا مقدر ٹھہریں گی میں تمہارا یہ مطالبہ پورا نہیں کر سکتا۔ میں ایسا مطالبہ کیوں کروں جو تمہیں مشقت اور مشکل میں ڈال دے۔

### روایت باری تعالیٰ کوہ طور پر اعتکاف

اور ہم نے وعدہ کیا موسیٰ علیہ السلام سے تیس رات کا اور مکمل کیا اسے دس مزید راتوں سے سو پوری ہوگئی اس کے رب کی میعاد چالیس راتیں اور طور پر جاتے وقت کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون سے کہ میرا نائب رہنا میری قوم میں اور اصلاح کرتے رہنا اور مت چلنا مفسدوں کے راستے پر۔

اسلاف کی جماعت جن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجاہد سرفہرست ہیں فرماتے ہیں کہ ان تیس راتوں سے مراد ذی القعد کا پورا مہینہ ہے اور مزید دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کی دس راتیں ہیں۔ اس قول کے مطابق عید قربان کے دن اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوئے۔ مقصد یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مقررہ میعاد کوہ طور پہاڑ پر پوری فرمائی ان دنوں آپ نے مسلسل روزے رکھے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چالیس دن کی اس مدت میں آپ نے

بالکل کھانا تناول نہیں فرمایا۔ جب ایک ماہ مکمل ہوا آپ نے درخت کا چھلکا لیا اور اسے چبایا تا کہ منہ سے بدبو نہ آئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دس دن اور روزے رکھو اس طرح چالیس راتیں مکمل ہو گئیں اسی لیے حدیث سے ثابت ہے کہ روزہ دار کی منہ کی بو عند اللہ کستوری کی مہک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

### حضرت ہارون علیہ السلام نامب

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تو قوم بنی اسرائیل کی قیادت اپنے بھائی ہارون کے سپرد کر گئے تھے۔ آپ بنی اسرائیل کو نہایت معظّم و مکرم اور پسندیدہ شخصیت تھے۔

### کوہ طور پر تجلی اور پہاڑ کا ریزہ ریزہ ہونا

جب آئے موسیٰ علیہ السلام ہمارے مقرر کیے وقت پر اور گفتگو کی ان سے ان کے رب نے عرض کی اے میرے رب مجھے دیکھنے کی قوت دے تاکہ میں تیری طرف دیکھ سکوں اللہ تعالیٰ نے کہا تم ہرگز نہیں دیکھ سکتے مجھے۔ البتہ دیکھو اس پہاڑ کی طرف سو اگر یہ ٹھہرا رہا اپنی جگہ پر تو تم بھی دیکھ سکو گے مجھے پھر جب تجلی ڈالی ان کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اسے پاش پاش اور گر پڑے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر پھر جب آپ کو ہوش آیا تو عرض کی پاک ہے تو میں توبہ کرتا ہوں تیری جناب میں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میں نے سرفراز کیا ہے تجھے تمام لوگوں پر اپنی پیغمبری سے اور اپنے کلام سے اور لے لو میں نے دیا ہے تمہیں اور ہو جاؤ شکر گزار بندوں سے۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بلند مقام اور اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا تو عرض کی مولا کریم یہ حجاب بھی ہٹا دے۔ عرض کی اے میرے رب مجھے دیکھنے کی قوت دے تاکہ میں تیری طرف دیکھ سکوں۔

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ آپ میں اتنی طاقت نہیں کہ میری تجلیات کو دیکھ کر ہوش و حواس قائم رکھ سکو جب پہاڑ الہی تجلیات کو برداشت نہیں کر سکتا تو انسان کیسے کر سکتا ہے۔ کتب سابقہ میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام مجھے کوئی زندہ جب دیکھے گا وہ مر جائے گا اور سبزہ پر جب میری تجلی پڑے گی تو جل کر رکھ بن جائے گا۔ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجاب الہی ایک نور ہے جب ایک روایت میں ہے کہ آگ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس نورانی حجاب کو ہٹا دے تو جہاں تک اس کی نگاہ جائے سب مخلوق نور خداوندی سے جل کر رکھ بن جائے۔ حضرت سعدی رضی اللہ عنہ، عکرمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے چھوٹی انگلی کے برابر اپنی عظمت کی تجلی ڈالی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح پرواز کر گئی اور وہ گر گئے جب آپ ہوش میں آئے تو زبان مبارک سے نکلا پاک ہے تو ہر نقص سے۔ میں توبہ کرتا ہوں اس کے بعد میں رویت کا سوال نہیں کرونگا۔ اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں کہ تجھے جو ذی روح دیکھے گا زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور اگر الہی تجلی سبزہ زار پر پڑے گی تو جل کر رکھ بن جائے گا۔

### موسیٰ علیہ السلام افضل المخلوق تھے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میں نے سرفراز کیا ہے تجھے تمام لوگوں پر اپنی پیا مبری سے اور اپنے کلام سے یعنی اپنے دور کے تمام انسانوں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت فرمائی۔ نہ کہ پہلے لوگوں پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کی فضیلت آپ پر ثابت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بعد کے انبیاء پر بھی فضیلت حاصل نہیں کیونکہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں۔ حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے بلند مقام پر کھڑا ہوں گا جس کی پوری مخلوق خدا تمنا کرے گی حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔

### رسالت و ہمکلامی کا شرف اور تورات کا نزول

اور لے لو جو کچھ دیا ہے تمہیں اور ہو جاؤ شکر گزار بندوں سے یعنی رسالت اور ہم کلامی کا شرف تجھے دے رہا ہوں اسے لے لو۔ زیادہ کا سوال مت کرو اس پر شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور ہم نے لکھ دی موسیٰ علیہ السلام کے لیے تختیوں میں ہر چیز نصیحت پذیری کے لیے اور لکھ دی تفصیل ہر چیز کی۔ صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے ان تختیوں پر تورات لکھ کر دی ان پر گناہوں کے بارے نصیحتیں تھیں اور حرام و جلال کی مبارک تفصیل درج تھی۔ جن کی بنی اسرائیل کو ضرورت تھی۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں گائے کی پوجا

اور بنالیے قوم موسیٰ علیہ السلام نے ان کے کوہ طور پر جانے کے بعد اپنے زیورات سے ایک بچھڑا جو محض ڈھانچہ تھا اس سے گائے کی آواز آتی تھی۔ کیا نہ دیکھا انہوں نے کہ نہ وہ بات کر سکتا ہے ان سے اور نہ انہیں ہدایت کی راہ بتا سکتا ہے انہوں نے خدا بنا لیا اور وہ بڑے ظالم تھے اور جب وہ سخت پریشان ہوئے اور انہیں نظر آ گیا کہ وہ راہ راست سے بھٹک گئے تو کہنے لگے کہ اگر نہ رحم فرماتا ہم پر ہمارا رب اور نہ بخش دیتا ہمیں تو ہم ضرور ہو جاتے نقصان اٹھانے والوں میں سے اور جب واپس آئے موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف خشم ناک اور غمگین ہو کر تو بولے اے قوم بہت بڑی جانشینی کی ہے تم نے میری میرے بعد کیا تم نے جلد بازی کی اپنے رب کے فرمان سے اور غصہ سے پھینک دیں تختیاں اور پکڑ لیا سراپے بھائی کا اور کھینچا اسے اپنی طرف۔ ہارون علیہ السلام نے کہا اے میری ماں جائے اس قوم نے کمزور بے بس بنا دیا مجھے اور قریب تھا کہ قتل کر دیتے مجھے۔ سونہ ہنساؤ مجھ پر دشمنوں کو اور نہ شمار کرو مجھے اس ظالم قوم کے ساتھ۔ موسیٰ علیہ السلام نے التجا کی اے میرے رب بخش دے مجھے اور میرے بھائی کو اور داخل کر ہم کو اپنی رحمت میں اور تو زیادہ رحم کرنے والا ہے تمام رحم کرنے والوں سے بے شک جنہوں نے بنا لیا بچھڑے کو معبود جلدی ہی پہنچے گا انہیں غضب ان کے رب کی طرف سے اور رسوائی دنیا کی زندگی میں اور جب فروع ہو گیا موسیٰ علیہ السلام کا غصہ تو اٹھا لیا ان تختیوں کو ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

## سامری کا بچھڑا تیار کرنا

ہارون نامی سامری شخص نے بنی اسرائیل سے زیورات لئے اور انہیں پگھلا کر بچھڑے کی صورت بنالی اور اس میں ریب کی مٹھی ڈال دی۔ ریب کیا تھی یہ مٹی کا نام ہے جو سامری نے حضرت جبرائیل کے گھوڑے کے نشانوں سے اس وقت اٹھائی تھی جب جبرائیل دوسرے فرشتوں کی معیت میں گھوڑے پر سوار فرعون کو غرق کرنے دریا ئے نیل پر تشریف لائے تھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ سامری نے جب جبرائیل امین کو دیکھا اس نے یہ بات ملاحظہ کی کہ یہ سواری جہاں جہاں قدم رکھتی تھی وہ جگہ شاداب اور زرخیز ہوتی جاتی تھی اس لیے وہ حیران ہوا اور گھوڑے کے قدموں کی مٹی اٹھالی جب اس نے زیورات سے بچھڑا بنایا اور اس میں یہ مٹی ڈالی تو اس میں اعجاز نمائی آگئی اور وہ گائے کی آواز دینے لگا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ بچھڑا اس طرز پر تیار ہوا کہ جب اس



میں سے ہوا گزرتی تو اس طرح آواز پیدا ہوتی گویا گائے ڈگار رہی ہے اور بنی اسرائیل اس کے ارد گرد ڈانس کرنے لگے اور خوش ہونے لگے سامری اور اس کے چیلوں نے کہا یہ ہے تمہارا خدا جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے وقت ہمارے پاس بھول کر چھوڑ گئے۔ قرآن میں ہے کہ احمقوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ یہ پچھڑا ان کی کسی بات کا جواب بھی نہیں دیتا اور نہ اختیار رکھتا ہے ان کے لیے کسی ضرر اور نہ کسی نفع کا۔ کیا نہ دیکھا انہوں نے وہ نہ بات کر سکتا ہے اور ان سے اور نہ انہیں ہدایت کی راہ بتا سکتا ہے۔

## سامری کے لیے بددعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غصہ سے سامری کو فرمایا جا چلا جا پس تیرے لیے زندگی میں یہ سزا ہے کہ کہتا پھرے گا کہ مجھے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ کیونکہ تو نے ایک ایسی چیز کو چھوا ہے جس کا چھونا کسی کو جائز نہ ہے۔ یہ سزا تو دنیا میں ہے پھر آخرت کی سزا کی دھمکی دی۔ اور بے شک تیرے لئے ایک وعدہ عذاب بھی ہے جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔

## پچھڑے کے پجاریوں کا انجام

اور یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم بے شک تم نے ظلم ڈھایا اپنے آپ پر پچھڑے کو خدا بنا کر پس چاہیے کہ تو یہ کرو اپنے خالق کے حضور سونپ کر واپنوں کو یہ بہتر ہے تمہارے لئے تمہارے خالق کے نزدیک بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل جب رات کو سوئے اور صبح بیدار ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران و ششدر تھے کہ کچھ لوگوں کے ہاتھوں چمکتی تلواریں تھیں یہ تلوار معجزہ طور پر ان کے ہاتھ میں تھی جنہوں نے پچھڑے کی مورتی کو نہیں پوجا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک گہری دھند طاری فرمادی جہاں تک کہ کوئی شخص اپنے قریبی اور رشتہ دار کو بھی نہیں پہچان سکتا تھا۔ پھر یہ لوگ پچھڑے کے پجاریوں پر کود پڑے اور انہیں قتل کر کے خون کے دریا بہا دیے مشہور ہے کہ ایک ہی صبح ستر ہزار مرد قتل ہوئے۔

## ستر افراد کا دیکھنا رویت باری تعالیٰ اور ان کی موت

اور یاد کرو جب تم نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے تجھ پر جب تک ہم نہ دیکھ لیں اللہ کو ظاہر۔ پس اس گستاخی پر آیا تم کو بجلی کی کڑک نے اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر ہم

نے جلاٹھایا تمہیں مرجانے کے بعد کہ کہیں تم شکر گزار ہو۔

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے چیدہ چیدہ ستر آدمی لئے اور انہیں حکم دیا کہ چلو اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اپنی باقی ماندہ قوم کے لیے بھی استغفار کرو روزہ رکھو۔ نہادھو کر صاف کپڑے پہنو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں لے کر کوہ طور پہاڑ پر پہنچے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سب کچھ وحی خداوندی کے تحت کر رہے تھے۔ ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ ان ستر آدمیوں کا مطالبہ تھا کہ وہ کلام خداوندی کو سنیں گے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حامی بھری۔ جب آپ پہاڑ کے قریب پہنچے تو آپ نے بادلوں کا ایک ستون دیکھا جو تھوڑی دیر میں پہاڑ پر چھا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے اور اس بادل کے ستون میں داخل ہو گئے اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا آگے آؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنے خدا سے ہم کلام ہوتے تھے تو چہرے پر نور چھا جاتا تھا اور کوئی آپ کے چہرے کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا۔ آپ نے چہرے پر نقاب ڈال لیا۔ آپ کے ساتھی آگے بڑھے حتیٰ کہ وہ بھی بادل کے اس ستون میں داخل ہو گئے کہ سجدہ میں گر گئے ایسے میں انہوں نے سنا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے رہا ہے اور کچھ چیزوں کے کرنے سے منع فرما رہا ہے۔ جب گفتگو ہو چکی اور بادل چھٹ گیا تو آپ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے یہ ستر علماء آپ کو دیکھ کر کہنے لگے۔ اے موسیٰ علیہ السلام ہم ایمان نہیں لائیں گے تجھ پر جب تک ہم نہ دیکھ لیں اللہ کو ظاہر۔ پس انہیں زلزلے نے آلیا بجلی کڑکنے لگی مارے دہشت جسم و جان کا تعلق ٹوٹ گیا اور ان میں سے ایک بھی زندہ نہ رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کی تقدیس بیان کرنے لگے اور بارگاہ خداوندی میں دعا کرنے لگے۔

اے میرے اللہ اگر تو چاہتا تو ہلاک کر دیتا انہیں اس سے پہلے اور مجھے بھی کیا تو ہلاک کرتا ہے ہمیں بوجہ اس غلطی کے جو کی چند احمقوں نے ہم سے۔

### پہاڑ سروں کے اوپر

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ان تختیوں پر جو کچھ ہے قبول کر لو انہوں نے کہا ہمیں پڑھ کر سنا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا اور انہوں نے پہاڑ ان کے سروں پر اٹھایا جسے دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ یہ بادل ہے جو ان کے سروں پر چھایا ہے اور انہیں بتایا گیا کہ اگر انہوں نے ان تختیوں پر جو احکام کو قبول نہ کیے تو ان پر یہ پہاڑ الٹ دیا جائے گا۔ انہوں نے ان احکام کو قبول کر لیا انہیں حکم دیا گیا سجدہ کرو وہ سب سجدہ میں گر گئے اور اکیوں سے پہاڑ کو دیکھنے لگے یہودی کہتے ہیں اس

سجدے سے بڑھ کر کوئی سجدہ نہیں جس نے عذاب کو نال دیا۔

## موسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن میں

سورت القصص ۲۸ آیت ۳ ترجمہ: سنا تے ہیں ہم تجھے کچھ حالات موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے۔ بالکل ٹھیک ٹھیک ایسے لوگوں کے فائدے کے لیے جو ایمان لائیں۔

## فرعون کا اسرائیلیوں کے بیٹوں کو قتل کرنا

آیت ۴ ترجمہ: واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے سرکشی کی زمین میں اور تقسیم کر دیا تھا اس کے باشندوں کو گروہوں میں۔ ذلیل کرتا تھا ایک گروہ کو ان میں سے قتل کرتا تھا۔ ان کے بیٹوں کو اور زندہ رہنے دیتا تھا ان کی عورتوں کو۔ بے شک وہ تھا مفسد لوگوں میں سے۔

## اللہ تعالیٰ کی اسرائیلیوں پر مہربانی

آیت ۵ ترجمہ: اور ہمارا ارادہ تھا کہ احسان کریں ہم ان پر جو ذلیل کر کے رکھے گئے تھے زمین میں اور بنائیں انہیں پیشوا اور بنائیں انہیں کو وارث (سلطنت کا)۔

آیت ۶ ترجمہ: اور اقتدار بخشیں ان کو زمین میں اور دکھائیں فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو ان کے ہاتھوں وہی کچھ جس سے وہ ڈرتے تھے۔

## موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اللہ کا حکم

آیت ۷ ترجمہ: چنانچہ وحی بھیجی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو کہ دودھ پلاتی رہ اسے پھر جب خطرہ ہو تجھے اس کی جان کا تو ڈال دینا اسے دریا میں اور نہ خوف کھانا اور نہ غم کھانا یقیناً ہم واپس لے آئیں گے اسے تیرے پاس اور بنائیں گے اسے رسول۔

## موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں رکھ کر دریا میں بہانا اور فرعون کے

## گھر والوں کا صندوق سے نکال کر پرورش کرنا

سورت طہ ۲۰ آیت ۳۹ ترجمہ: کہ رکھ دو اسے صندوق میں پھر ڈال دو صندوق کو دریا میں تو پھینک دے گا دریا اسے ساحل پر اور اٹھالے گا اسے (ایک شخص) جو ہے میرا دشمن اور اس کا

دشمن اور طاری کردی میں نے تم پر محبت اپنی طرف سے تاکہ پرورش پاؤ تم میری نگرانی میں۔  
سورت القصص ۲۸ آیت ۸ ترجمہ: آخر کار اٹھالیا سے فرعون کے گھر والوں نے تاکہ  
 ہو وہ ان کے لیے دشمن اور باعث رنج۔ بے شک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تھے غلط کار (اپنی  
 تدبیر میں)۔

آیت ۹ ترجمہ: اور کہا فرعون کی بیوی نے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ میرے لئے اور تیرے  
 لئے اسے قتل نہ کرنا۔ بہت ممکن ہے کہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا بنا لیں ہم اسے بیٹا اور وہ (یہ کہتے وقت  
 انجام سے) بے خبر تھے۔

آیت ۱۰ ترجمہ: اور ہو گیا دل موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا بے قرار۔ اس قدر کہ قریب تھا کہ وہ ظاہر  
 کر دے اس راز کو اگر نہ مضبوط کر دیتے ہم اس کے دل کو تاکہ وہ (ہمارے وعدہ) پر ایمان لے  
 آئے۔

آیت ۱۱ ترجمہ: اور کہا اس نے موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کہ پیچھے پیچھے چلتی جا اس کے سو وہ  
 دیکھتی رہی اسے ایک طرف ہو کر اس طرح کہ انہیں خبر تک نہ ہوئی۔

موسیٰ علیہ السلام کا دوسری عورتوں کا دودھ پینے سے انکار۔ دوبارہ ماں کا دودھ پیا

آیت ۱۲ ترجمہ: اور حرام کر دیئے تھے ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیوں کے دودھ  
 پہلے ہی۔ یہ حال دیکھ کر کہا موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کیا میں بتاؤں تمہیں ایسا گھرانہ جو اس کی پرورش  
 کر سکے۔ تمہارے لئے اور وہ ہوں اس کے خیر خواہ بھی۔

آیت ۱۳ ترجمہ: اس طرح لوٹا دیا ہم نے اسے اس کی ماں کے پاس تاکہ ٹھنڈی ہوں اس کی  
 آنکھیں اور وہ غمگین نہ ہو اور تاکہ جان لے کہ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ (یہ بات)  
 نہیں جانتے۔

موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے گھر جوان ہونا اور ایک فرعون کو قتل کرنا اور

مدین کو ڈر سے بھاگ جانا

آیت ۱۴ ترجمہ: اور جب پہنچے موسیٰ علیہ السلام اپنی بھرپور جوانی کو اور ان کا نشوونما مکمل ہو گیا تو عطا  
 کی ہم نے اسے حکمت اور علم اور ایسی ہی جزا دیتے ہیں ہم اعلیٰ اور معیاری کام کرنے والوں کو۔



**آیت ۱۵ ترجمہ:** اور داخل ہوئے موسیٰ علیہ السلام شہر میں ایسے وقت جب کہ غافل تھے شہر والے تو دیکھا انہوں نے وہاں دو اشخاص کو جو آپس میں لڑ رہے تھے۔ یہ (ایک) ان کی اپنی قوم کا تھا اور یہ (دوسرا) اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ سو مدد طلب کی اس نے جو اس کی قوم کا تھا۔ اس کے مقابلہ میں جو اس کا دشمن تھا۔ تو گھونسا مارا موسیٰ علیہ السلام نے اُسے اور اس کا کام تمام کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول اُٹھے کہ یہ شیطانی کام ہے بے شک ہے شیطان کھلا دشمن اور صریح گمراہ کرنے والا۔

**آیت ۱۶ ترجمہ:** عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں نے ظلم کر ڈالا ہے۔ اپنے آپ پر سو تو مجھے معاف فرما دے۔ چنانچہ اللہ نے معاف کر دیا اسے درحقیقت وہی ہے معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا۔

**آیت ۱۷ ترجمہ:** عرض کیا! اے میرے رب! یہ جو احسان کیا ہے تو نے مجھ پر لہذا میں ہرگز نہ بنوں گا مددگار مجرموں کا۔

**آیت ۱۸ ترجمہ:** پھر صبح سویرے وہ آئے شہر میں ڈرتے ہوئے اور خطرہ بھانپتے ہوئے تو دیکھا کہ وہی شخص جس نے مدد کے لیے پکارا تھا کل۔ آواز دے رہا ہے انہیں کہا اس سے موسیٰ علیہ السلام نے یقیناً تو بڑا ہی گمراہ ہے۔

**آیت ۱۹ ترجمہ:** پھر جب ارادہ کیا موسیٰ علیہ السلام نے کہ پکڑیں اس کو جو دشمن تھا دونوں کا تو وہ پکارا اٹھا: اے موسیٰ علیہ السلام! کیا تم چاہتے ہو کہ قتل کر دو مجھے جیسے تم نے قتل کر دیا تھا ایک انسان کو کل، نہیں چاہتے ہو تم مگر یہ کہ بن کر رہو جبار اس سرزمین میں اور نہیں چاہتے تم کہ ہو اصلاح کرنے والوں میں سے۔

**آیت ۲۰ ترجمہ:** اور آیا ایک شخص شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا ہوا۔ بولا اے موسیٰ علیہ السلام یقیناً سرداران قوم سازش کر رہے ہیں تمہارے بارے میں تاکہ تمہیں قتل کر دیں۔ سو نکل جاؤ (یہاں سے) یقین رکھو میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

**آیت ۲۱ ترجمہ:** سو نکل کھڑے ہوئے موسیٰ علیہ السلام وہاں سے ڈرتے ڈرتے ٹوہ لیتے ہوئے۔ دعا مانگی اے میرے مالک! بچالے تو مجھے ظالم لوگوں سے۔

**آیت ۲۲ ترجمہ:** اور جب رخ کیا موسیٰ علیہ السلام نے مدین کا تو دل میں کہا امید ہے کہ میرا رب مجھے ڈال دے گا سیدھے راستے پر۔

**آیت ۲۳ ترجمہ:** اور جب پہنچے مدین کے کنویں پر تو پایا وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو کہ پانی پلا رہے تھے (اپنے جانوروں کو) اور دیکھا موسیٰ علیہ السلام نے ان سے الگ ایک طرف دو عورتوں کو جو اپنی بکریوں کو روکے کھڑی تھیں۔ پوچھا تمہیں کیا پریشانی ہے! انہوں نے کہا! ہم نہیں پلا سکتیں پانی (اپنے جانوروں کو) جب تک کہ نہ نکال لے جائیں اپنے جانوروں کو چرواہے اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔

**آیت ۲۴ ترجمہ:** سو پانی پلا دیا موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں کے جانوروں کو پھر پیچھے جا بیٹھے سائے میں اور دعا کی اے میرے رب بلاشبہ جو کچھ تو نازل فرمائے میرے لئے از قسم خیر (میں اس کا محتاج ہوں)۔

**آیت ۲۵ ترجمہ:** پھر آئی اس کے پاس دونوں میں سے ایک چلتی ہوئی شرماتی لجاتی اور کہنے لگی۔ بات یہ ہے کہ میرے والد تم کو بلا رہے ہیں تاکہ دیں تم کو اجزا اس کا جو پانی پلایا تھا تو نے ہمارے جانوروں کو۔ پھر جب آئے موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس اور بیان کیا ان کے سامنے سارا واقعہ تو انہوں نے کہا نہ ڈرو بیچ نکلے ہو تم ظالم لوگوں سے۔

### موسیٰ علیہ السلام کی شادی مدین میں

**آیت ۲۶ ترجمہ:** کہا ان میں سے ایک نے ابا جان ملازم رکھ لیجئے اسے اس لئے کہ بہترین ملازم وہی ہو سکتا ہے جو طاقتور اور ایماندار ہو۔

**آیت ۲۷ ترجمہ:** انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ نکاح کر دوں تمہارا اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ اس شرط پر کہ ملازمت کرو تم میری آٹھ سال پھر اگر تم پورے کر دو دس سال تو یہ تم پر موقوف ہے اور نہیں چاہتا کہ تکلیف میں ڈالوں تجھے ضرور پاؤ گے تم مجھے انشاء اللہ نیک لوگوں میں سے۔

**آیت ۲۸ ترجمہ:** موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ بات طے پاگئی میرے اور آپ کے درمیان دونوں مدتوں میں سے جو بھی پوری کر لوں میں تو نہ ہو کوئی زیادتی مجھ پر اور اللہ اس بات پر جو ہم کہہ رہے ہیں نگہبان ہے۔

### موسیٰ علیہ السلام کی مدین سے واپسی اور پیغمبری ملنا

**آیت ۲۹ ترجمہ:** غرض جب پوری کر لی موسیٰ علیہ السلام نے مدت اور لے کر چلے اپنے گھر والوں

کو تو دیکھی انہوں نے طور کی جانب آگ تو کہا اپنے گھروالوں سے ذرا ٹھہرو میں نے دیکھی ہے آگ۔ شاید کہ لے آؤں میں تمہارے لئے وہاں سے کوئی خبر یا کوئی انگارہ آگ کا (لے آؤں) تاکہ تم تاپ سکو۔

**آیت ۳۰ ترجمہ:** پھر جب پہنچے موسیٰ علیہ السلام وہاں تو پکارا گیا وادی کے دائیں کنارے پر اس مبارک خطہ میں ایک درخت سے کہ اے موسیٰ علیہ السلام بے شک میں ہی ہوں اللہ رب سب جہانوں کا۔

**موسیٰ علیہ السلام کو لاٹھی سے سانپ اور ہاتھ گریباں سے چمکتا ہوا**

**نکلنا دو معجزے اللہ کی طرف سے ملے**

**آیت ۳۱ ترجمہ:** اور یہ بھی (ارشاد ہوا) کہ پھینکو اپنی لاٹھی سو جب دیکھا سے لہراتا ہوا گویا کہ وہ سانپ ہے تو بھاگ اٹھے موسیٰ علیہ السلام پیٹھ موڑ کر اور مڑ کر بھی نہ دیکھا (ارشاد ہوا) اے موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھو اور نہ ڈرو یقیناً تم محفوظ ہو۔

**آیت ۳۲ ترجمہ:** ڈالو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں، نکلے گا وہ چمکتا ہوا بغیر کسی تکلیف کے اور بھیج لو اپنا بازو خوف سے بچنے کے لیے۔ پس یہ دونوں دونشانیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے (سامنے پیش کرنے کے لیے) یقیناً وہ لوگ ہیں بڑے نافرمان۔

**آیت ۳۳ ترجمہ:** عرض کیا اے میرے رب! بات یہ ہے کہ میں قتل کر چکا ہوں ان کا ایک آدمی سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ قتل کر دیں گے مجھے۔

**بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی پیغمبری ملنا دونوں کا**

**فرعون کے پاس جانا**

**آیت ۳۴ ترجمہ:** اور میرا بھائی ہارون وہ ہے زیادہ فصیح مجھ سے زبان کے لحاظ سے سو رسول بنا دے اسے میرے ساتھ بطور مددگار تا کہ وہ میری تصدیق کرے۔ میں ڈرتا ہوں کہ جھٹلائیں گے وہ مجھے۔

**آیت ۳۵ ترجمہ:** ارشاد ہوا کہ ہم مضبوط کیے دیتے ہیں تمہارے بازو تمہارے بھائی سے اور عطا کریں گے۔ تمہیں ایسی قوت کہ نہ پہنچا سکیں گے وہ (کچھ نقصان) تم دونوں کو بسبب ہمارے

معجزات کے تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب ہو کر رہیں گے۔

**موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کافرعون کے پاس جانا اور اسرائیلیوں**

**کو آزاد کرنے کا مطالبہ کرنا**

آیت ۳۶ ترجمہ: سو جب آئے ان کے پاس موسیٰ علیہ السلام ہماری کھلی کھلی نشانیاں لیکر تو انہوں نے کہا نہیں ہے یہ مگر جادو گھڑا ہوا اور نہیں سنی ہم نے ایسی باتیں (کبھی) اپنے آباؤ اجداد کے زمانہ میں بھی۔

سورت طہ ۲۰ آیت ۴۷ ترجمہ: لہذا جاؤ تم اس کے پاس اور کہو واقعہ یہ ہے کہ ہم دونوں ہیں پیغمبر تیرے رب کے بس تو بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو اور نہ عذاب دے انہیں بے شک ہم لے کر آئے ہیں تیرے پاس نشانی تیرے رب کی طرف سے اور سلامتی ہے اس کے لیے جس نے پیروی کی ہدایت کی۔

آیت ۴۹ ترجمہ: فرعون نے کہا اچھا کون ہے تم دونوں کا رب اے موسیٰ علیہ السلام۔

آیت ۵۰ ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہمارا رب وہ ہستی ہے جس نے عطا فرمائی ہر چیز کو اس کی ساخت پھر راستہ بتایا۔

آیت ۵۷ ترجمہ: کہنے لگا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس اس لئے کہ نکال دے تو ہمیں ہماری سرزمین سے اپنے جادو کے زور سے اے موسیٰ علیہ السلام۔

آیت ۵۸ ترجمہ: سولا میں گے ہم بھی تمہارے مقابلہ کے لیے جادو اسی قسم کا لہذا متعین کر لو ہمارے اور اپنے درمیان ایک خاص دن کونہ خلاف ورزی کریں اس کی ہم اور نہ تم ایک کھلے میدان میں۔

**جادو گروں کو فرعون نے بلانا اور ان کا جادو نا کام ہونا**

سورت الشعراء ۲۶ آیت ۱۸ ترجمہ: وہ کہنے لگا کہ کیا نہیں پالا تھا ہم نے تجھے اپنے ہاں جبکہ تو ایک چھوٹا سا بچہ تھا اور رہا تھا تو ہمارے ہاں اپنی عمر کے کئی سال۔

سورت طہ ۲۰ آیت ۵۹ ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم سے طے شدہ وقت جشن کا دن ہے اور اٹھے کیے جائیں لوگ دن چڑھے۔



آیت ۶۲ ترجمہ: لہذا کٹھی کر لو اپنی تمام تدابیر پھر آ جاؤ صف باندھ کر حقیقت یہ ہے کہ فلاح اس کی ہوگی آج جو جیت گیا۔

آیت ۶۵ ترجمہ: انہوں نے کہا! اے موسیٰ علیہ السلام! یا تو تم پھینکو یا ہم ہوں پہلے پھینکنے والے۔

آیت ۶۶ ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے کہا! نہیں تم ہی پھینکو تو یکا یک ان کی رسیاں اور ان کی لائٹھیاں محسوس ہونے لگیں موسیٰ علیہ السلام کو ان کے جادو کے اثر سے گویا کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

آیت ۶۹ ترجمہ: اور پھینکو اس کو جو تمہارے ہاتھ میں ہے وہ نکل جائے گا اس کو جو انہوں نے بنایا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ فریب ہے جادو گر کا اور نہیں کامیاب ہو سکتا جادو گر خواہ جس شان سے آئے وہ۔

سورت الاعراف ۷ آیت ۱۱۷ ترجمہ: اور اشارہ کیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ پھینکو تم اپنا عصا سو وہ آن کی آن میں نکلتا چلا گیا ان کے جھوٹے طلسموں کو۔

آیت ۱۱۸ ترجمہ: پس ثابت ہو گیا حق اور باطل ہو کر رہ گیا وہ (جھوٹ) جو انہوں نے بنا رکھا تھا۔

آیت ۱۱۹ ترجمہ: پس مغلوب ہو گئے میدان میں (فرعون اور اس کے ساتھی) اور لوٹ گئے ذلیل ہو کر۔

سورت طہ ۲۰ آیت ۷۰ ترجمہ: سو گرا دیئے گئے سارے جادو گر سجدے میں اور پکار اٹھے ایمان لائے ہم رب ہارون علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام پر۔

آیت ۷۱ ترجمہ: فرعون نے کہا ایمان لے آئے تم اس پر قبل اس کے کہ میں اجازت دوں تمہیں (اس کی) یقیناً وہی تمہارا گروہ ہے جس نے سکھائی ہے تمہیں جادو گری سو ضرور کٹوائے دیتا ہوں میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤ مخالف سمتوں سے اور ضرور سولی چڑھواتا ہوں تم کو کھجور کے تنوں پر اور خوب جان لو گے تم کہ ہم دونوں میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔

آیت ۷۲ ترجمہ: انہوں نے کہا ہرگز نہیں ترجیح دے سکتے۔ ہم تجھے اس پر جو آگئی ہیں ہمارے سامنے روشن نشانیاں اور اس ذات پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ سو کرے جو تو کر سکتا ہے اور تو تو بس فیصلہ کر سکتا ہے اس دنیاوی زندگی کا۔

آیت ۷۳ ترجمہ: یقیناً ہم تو ایمان لے آئے اپنے رب پر تا کہ وہ معاف کر دے ہماری

خطائیں اور یہ جرم جس پر مجبور کیا تھا تم نے ہمیں یعنی جادوگری اور اللہ ہی ہے سب سے اچھا اور ہمیشہ رہنے والا۔

**سورت الاعراف ۷ آیت ۱۲۷ ترجمہ:** اور کہا قوم فرعون کے سرداروں نے کیا تو چھوڑ دے گا موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کو وہ فساد چائیں زمین میں اور چھوڑ دیں (بندگی) تیری اور تیرے معبودوں کی۔ فرعون نے کہا کہ ہم ضرور قتل کروائیں گے ان کے بیٹوں کو اور ہم زندہ رکھیں گے ان کی عورتوں کو اور یقیناً ہمیں ان کے اوپر اقتدار حاصل ہے۔

### فرعون کا خدائی دعویٰ

**سورت المؤمن ۴۰ آیت ۳۶ ترجمہ:** اور کہا فرعون نے اے ہامان! بناؤ میرے لئے ایک اونچا محل شاید کہ میں پہنچ جاؤں (اس کے ذریعہ سے) راستوں تک۔

**آیت ۳۷ ترجمہ:** یعنی آسمانوں کے راستوں تک اور جھانک کر دیکھ سکوں موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو اور بلاشبہ میں سمجھتا ہوں موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا اور اس طرح خوشنما بنا دیئے گئے فرعون کے لیے اس کے برے کام اور روک دیا گیا وہ راہ راست سے اور نہیں تھی فرعون کی چال بازی مگر تباہی کے لیے۔

**سورت الاعراف ۷ آیت ۱۲۸ ترجمہ:** فرمایا! موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہ مدد مانگو اللہ سے اور صبر کرو یقیناً زمین اللہ کی ہے۔ وارث بنا دیتا ہے وہ اس کا جس کو چاہے اپنے بندوں میں سے اور آخری کامیابی (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے ہے۔

### فرعون پر قحط سالی اور پیداوار میں کمی

**آیت ۱۳۰ ترجمہ:** اور یقیناً بتلا رکھا ہم نے آل فرعون کو کئی سال تک قحط اور پیداوار کی کمی میں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

**آیت ۱۳۲ ترجمہ:** اور کہنے لگے کہ خواہ کیسی ہی لے آؤ تم ہمارے پاس کوئی نشانی تاکہ مسحور کرو تم ہم کو اس سے تب بھی نہیں ہم تم پر ایمان لانے والے۔

### فرعون پر اللہ کا عذاب

**آیت ۱۳۳ ترجمہ:** پھر بھیجا ہم نے ان پر (عذاب) طوفان، ٹڈی دل، سُسر یوں، مینڈکوں اور خون (کی صورت میں) یہ سب نشانیاں الگ الگ (دکھائیں) مگر وہ سرکشی کے چلے

گئے اور تھے وہ لوگ (بڑے ہی) مجرم۔

آیت ۱۳۶ ترجمہ: پس انتقام لیا ہم نے ان سے سو غرق کر دیا ہم نے ان کو سمندر میں اس بنا پر کہ جھٹلایا تھا انہوں نے ہماری آیات کو اور ہو گئے تھے وہ ان سے بے پرواہ۔

سورت طہ ۲۰ آیت ۷۷ ترجمہ: اور یقیناً ہم ہی نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کو کہ چل پڑو راتوں رات لے کر میرے بندوں کو پھر (عصا) مار کر بنا دو ان کے لیے ایک راستہ سمندر میں خشک۔ نہ ڈر ہو تم کو پکڑے جانے کا اور نہ خوف ہو تمہیں (ڈوبنے کا)۔

آیت ۷۸ ترجمہ: سو پیچھے لگ گیا ان کے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ تو ڈھانپ لیا ان کو سمندر نے جیسا کہ ڈھانپنے کا حق تھا۔

سورت البقرہ ۲ آیت ۵۰ ترجمہ: اور جب پھاڑا ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھر نجات دلائی تمہیں اور غرق کر دیا آل فرعون کو تمہارے دیکھتے دیکھتے۔

سورت الشعراء ۲۶ آیت ۶۰ ترجمہ: سو پیچھے وہ چل پڑے بنی اسرائیل کے صبح کے وقت۔

آیت ۶۱ ترجمہ: پھر جب آسنا سا منا ہوا دونوں گروہوں کا تو کہنے لگے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی یقیناً ہم تو پکڑے گئے۔

آیت ۶۳ ترجمہ: سو وحی بھیجی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف کہ مارو اپنا عصا سمندر پر تو وہ پھٹ گیا اور ہو گیا ہر ٹکڑا ایک بڑے پہاڑ کی مانند۔

سورت یونس ۱۰ آیت ۹۰ ترجمہ: اور گزار لے گئے ہم بنی اسرائیل کو سمندر سے تو پیچھا کیا ان کا فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی کی غرض سے۔ حتیٰ کہ جب ڈوبنے لگا وہ تو بول اٹھا میں ایمان لایا اس بات پر کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس ہستی کے کہ ایمان لائے ہیں جس پر بنی اسرائیل۔ اور میں بھی ہوں فرمانبرداروں میں سے۔

آیت ۹۱ ترجمہ: (جواب ملا) کیا اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو نافرمانی کرتا رہا پہلے اور تھا تو فساد برپا کرنے والوں میں سے۔

آیت ۹۲ ترجمہ: سو آج ہم بچالیں گے تیرے جسم کو تا کہ بن جائے تو ان لوگوں کے لیے جو تیرے بعد ہوں گے نشان عبرت اور اگر چہ اکثریت انسانوں کی ہماری نشانیوں سے غفلت برتی ہے۔

سورت الاعراف ۷ آیت ۱۳۷ ترجمہ: اور وارث بنا دیا ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور بنا کر رکھ دیے گئے تھے اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا وہ سرزمین کہ برکت عطا فرمائی تھی ہم نے اس میں اور پورا ہو گیا وعدہ تیرے رب کا خیر کا بنی اسرائیل پر کیونکہ انہوں نے صبر سے کام لیا تھا اور تباہ برباد کر دیا ہم نے وہ سب کچھ جو بنایا کرتے تھے فرعون اور اس کی قوم کے لوگ اور جو انہوں نے چڑھا رکھا تھا۔

آیت ۱۳۲ ترجمہ: اور وقت ملاقات مقرر کیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتیں اور اضافہ کر دیا ہم نے اس میں دس کا اس طرح پوری ہو گئی مقرر کردہ مدت اس کے رب کی چالیس راتیں اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے میری نیابت کرنا تم میرے پیچھے میری قوم میں اور اصلاح کرتے رہنا اور نہ چلنا راستے پر بگاڑ پیدا کرنے والوں کے۔

### موسیٰ علیہ السلام کی اللہ کو دیکھنے کی آرزو

سورت البقرہ ۲ آیت ۵۱ ترجمہ: اور جب وعدہ کیا موسیٰ علیہ السلام سے ہم نے چالیس رات کا پھر بنا لیا تم نے پھڑے کو (معبود) موسیٰ کے بعد اور تم ظلم کر رہے تھے۔

سورت الاعراف ۷ آیت ۱۳۳ ترجمہ: پھر جب آئے موسیٰ علیہ السلام ہمارے مقرر کردہ وقت پر اور کلام کیا اس سے اس کے رب نے تو التجا کی موسیٰ علیہ السلام نے اے میرے رب مجھے یا راتے نظر دے کہ میں دیکھ سکوں تجھے۔ فرمایا! تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن دیکھو اس پہاڑ کی طرف پھر اگر وہ قائم رہ گیا اپنی جگہ پر تو ضرور تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ چنانچہ جب تجلی کی اس کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اسے ریزہ ریزہ اور گر پڑے۔ موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر پھر جب ہوش آیا تو کہنے لگے۔ پاک ہے تیری ذات توبہ کرتا ہوں میں تیرے حضور اور میں ہوں سب سے پہلا ایمان لانے والا۔

آیت ۱۳۴ ترجمہ: فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام بے شک میں نے منتخب کر لیا ہے تمہیں تمام لوگوں پر اپنی پیغمبری اور ہم کلامی کے لیے۔ سو تم لو جو میں تمہیں دے رہا ہوں اور ہو جاؤ شکر بجالانے والوں میں سے۔

آیت ۱۶۰ ترجمہ: اور تقسیم کر دیا ہم نے انہیں بارہ گھرانوں میں مستقل گروہوں کی شکل میں اور وحی کی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو جب پانی طلب کیا اس سے اس کی قوم نے کہ مارو اپنا عصا کو فلاں



چٹان پر تو پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے بے شک جان لیا ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ اور سایہ کیا ہم نے ان پر بادل کا اور اتارا ہم نے ان پر ”من اور سلوی“ (اور کہا) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور (ناشکری کر کے) نہیں بگاڑا انہوں نے کچھ ہمارا بلکہ وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

**آیت ۱۶۳ ترجمہ:** اور پوچھو ان سے حال اس بستی کا جو تھی سمندر کے کنارے جب احکام الہی کی خلاف ورزی کرتے تھے وہ ہفتے کے دن اس وقت کہ آتی تھی ان کے پاس مچھلیاں ہفتے کے دن ابھرا بھر کر سطح پر اور جس دن نہیں ہوتا ہفتہ تو نہیں آتی تھیں۔ اس طرح ہم آزمائے تھے ان کو اس وجہ سے کہ تھے وہ نافرمان۔

**آیت ۱۷۱ ترجمہ:** اور یاد کرو وہ وقت جب اکھاڑ کراٹھایا ہم نے پہاڑ ان کے اوپر گویا کہ وہ سا بنان ہے اور وہ یہ گمان کر رہے تھے کہ وہ آن پڑے گا ان پر پکڑے رہو وہ (احکام) جو ہم نے دیئے ہیں تم کو مضبوطی سے اور یاد رکھو اسے جو اس میں ہے تاکہ تم (غلط روش سے) بچے رہو۔

**سورت البقرہ ۲ آیت ۶۱ ترجمہ:** اور جب کہا تم نے اے موسیٰ علیہ السلام ہرگز نہیں صبر کر سکتے ہم ایک ہی (طرح کے) کھانے پر۔ لہذا دعا کیجئے ہمارے لئے اپنے رب سے کہ وہ پیدا کرے ہمارے لئے وہ چیزیں جو اگاتی ہے زمین مثلاً ساگ پات، کھیرا، ککڑی، گیہوں، مسور اور لہسن، پیاز، موسیٰ علیہ السلام نے کہا لینا چاہتے ہو تم وہ چیز جو ادنیٰ ہے اس کے عوض جو بہتر ہے؟ (اچھا) تو جا رہو کسی شہر میں بیشک تمہیں مل جائے گا جو مانگا ہے تم نے۔ اور مسلط ہو گئی ان پر ذلت اور محتاجی اور گھر گئے وہ غضب میں اللہ کے یہ اس لئے ہوا کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیات کا اور قتل کرتے تھے نبیوں کو ناحق، یہ اس سبب سے تھا کہ وہ نافرمانی کیے جاتے اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔

**گائے ذبح کرنا، گوشت کا ٹکڑا مقتول کو مارنا، مقتول زندہ ہونا اور قاتل کا بتانا**

**آیت ۶۷ ترجمہ:** اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے بے شک اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے کہنے لگے کیا کرتے ہو تم ہم سے مذاق؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ کی پناہ اس سے کہ ہوں میں جاہلوں میں سے۔

**آیت ۶۸ ترجمہ:** وہ بولے درخواست کیجئے ہماری خاطر اپنے رب سے کہ کھول کر بتائے ہمیں کہ وہ گائے کیسی ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا بیشک اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ہونہ بوڑھی اور نہ بچھیا

(بلکہ) اوسط عمر کی درمیان بڑھاپے اور جوانی کے۔ لہذا تعمیل کرو تم اس حکم کی جو دیا جا رہا ہے۔

**آیت ۶۹ ترجمہ:** کہنے لگے درخواست کیجئے ہماری خاطر اپنے رب سے کہ وہ کھول کر بتائے ہمیں کہ کیسا ہو رنگ اس کا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ہو زرد رنگ کی ایسی شوخ رنگ کی جی خوش ہو جائے دیکھنے والوں کا۔

**آیت ۷۱ ترجمہ:** موسیٰ علیہ السلام نے کہا بیشک اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جو نہیں ہے محنت کرنے والی۔ کہ زمین جوتی ہو اور نہ پانی دیتی ہو کھیتی کو۔ صحیح و سالم، بے داغ کہنے لگے اب لائے ہو تم بالکل ٹھیک بات۔ بالآخر ذبح کر دیا انہوں نے اسے اگرچہ نہ لگتا تھا کہ وہ ایسا کریں گے۔

**آیت ۷۲ ترجمہ:** اور جب قتل کیا تھا تم نے ایک شخص کو پھر باہم جھگڑنے لگے تھے تم اس کے بارے میں اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا اس (بات) کو جو تم چھپا رہے تھے۔

**آیت ۷۳ ترجمہ:** لہذا ہم نے کہا! ضرب لگاؤ مقتول کو اس گائے کے کسی ٹکڑے سے (دیکھو) اسی طرح زندہ کرے گا اللہ مردوں کو اور دکھاتا ہے وہ تم کو اپنی نشانیاں تاکہ تم سمجھو۔

**آیت ۸۷ ترجمہ:** اور بے شک دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور پے در پے بھیجے بعد موسیٰ علیہ السلام کے رسول۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام سے علم حاصل کرنے کیلئے ملاقات

**سورت الکھف ۱۸ آیت ۶۰ ترجمہ:** اور جب کہا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہ نہ ختم کرونگا میں (اپنا سفر) حتیٰ کہ پہنچ جاؤں سنگم پر دونوں دریاؤں کے ورنہ چلتا ہی رہوں گا میں برسوں۔

**آیت ۶۱ ترجمہ:** پھر جب پہنچ گئے وہ دونوں ان کے سنگم پر تو بھول گئے اپنی مچھلی کو اور بنا لیا اس نے اپنا راستہ سمندر میں جیسے کوئی سرنگ لگی ہو۔

**آیت ۶۲ ترجمہ:** پھر جب آگے چلے گئے وہ دونوں تو کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہ لاؤ ہمارا ناشتہ یقیناً پہنچی ہے ہمیں اس سفر سے بڑی تکلیف۔

**آیت ۶۳ ترجمہ:** خادم نے کہا آپ نے دیکھا (کیا ہوا) جب ہم ٹھہرے تھے اس چٹان کے پاس اس وقت میں بھول گیا تھا مچھلی کو اور نہیں غافل کیا تھا مجھے مگر شیطان نے اس بات سے کہ میں ذکر کروں اس کا (آپ سے) اور بنا لیا تھا اس نے اپنا راستہ سمندر میں عجیب طریقے سے۔

آیت ۶۲ ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی ہے وہ بات جس کی ہمیں تلاش تھی پھر واپس ہوئے وہ اپنے نقوش قدم پر پاؤں رکھتے ہوئے۔

آیت ۶۵ ترجمہ: سو پایا انہوں نے ایک بندے کو ہمارے بندوں میں سے جسے نوازا تھا ہم نے اپنی رحمت خاص سے اور سکھایا تھا ہم نے اسے اپنی طرف سے ایک (خاص) علم۔

آیت ۶۶ ترجمہ: کہا اس سے موسیٰ علیہ السلام نے کیا میں تمہارے ساتھ چل سکتا ہوں۔ تاکہ تعلیم دیں آپ مجھے اس کی جو سکھائی گئی ہے آپ کو دانشمندی۔

آیت ۶۷ ترجمہ: انہوں نے کہا یقیناً آپ نہ کر سکیں گے میرے ساتھ رہ کر صبر۔

آیت ۶۹ ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے کہا ضرور پائیں گے آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والا اور نہ نافرمانی کروں گا میں آپ کی کسی معاملہ میں۔

آیت ۷۰ ترجمہ: انہوں نے کہا اچھا اگر آپ چلتے ہیں میرے ساتھ تو نہیں پوچھیں گے کوئی بات جب تک کہ (نہ) کروں آپ سے اس کا ذکر۔

آیت ۷۱ ترجمہ: پھر روانہ ہوئے وہ دونوں یہاں تک کہ جب وہ سوار ہوئے ایک کشتی میں تو سوراخ کر دیا اس میں (اس بندے نے) موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا آپ نے سوراخ کیا ہے اس میں تاکہ ڈوبو دیں کشتی والوں کو یقیناً کی ہے آپ نے بڑی عجیب حرکت۔

آیت ۷۲ ترجمہ: انہوں نے کہا کیا نہیں کہا تھا میں نے آپ سے کہ نہیں کر سکیں گے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر۔

آیت ۷۳ ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے کہا نہ گرفت کیجئے میری بھول چوک پر اور نہ اختیار کیجئے میرے معاملے میں سختی۔

آیت ۷۴ ترجمہ: چنانچہ چلے پھر وہ دونوں حتیٰ کہ ملے وہ دونوں ایک لڑکے سے اور قتل کر دیا اس نے اسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا قتل کر دیا ہے آپ نے ایک معصوم جان کو بغیر کسی جان کے عوض یقیناً کی ہے آپ نے بہت ہی بری حرکت۔

آیت ۷۵ ترجمہ: انہوں نے کہا کیا نہیں کہا تھا میں نے آپ سے کہ یقیناً آپ نہیں کر سکیں گے میرے ساتھ رہ کر صبر۔

آیت ۷۶ ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر پوچھوں میں آپ سے کوئی بات اس کے بعد تو نہ

رکھے گا مجھے اپنے ساتھ یقیناً مل گیا ہے آپ کو میری طرف سے عذر۔

**آیت ۷۷ ترجمہ:** پھر چل پڑے وہ دونوں حتیٰ کہ جب پہنچے وہ دونوں ایک بستی والوں کے پاس تو انہوں نے کھانا طلب کیا وہاں کے رہنے والوں سے تو انکار کر دیا انہوں نے انہیں مہمان بنانے سے۔ پھر دیکھی انہوں نے وہاں ایک دیوار جو گرا چاہتی تھی تو اس نے اسے درست کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر آپ چاہتے تو ضرور لے سکتے تھے اس کام پر اجرت۔

**آیت ۷۸ ترجمہ:** انہوں نے کہا اب جدائی ہے میرے اور آپ کے درمیان میں بتائے دیتا ہوں آپ کو حقیقت ان باتوں کی کہ نہ کر سکے آپ ان پر صبر۔

**آیت ۷۹ ترجمہ:** چنانچہ وہ کشتی سو تھی وہ چند مسکینوں کی جو مزدوری کیا کرتے تھے سمندر میں۔ میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں کیونکہ ہے ان کے آگے ایک بادشاہ جو چھین لیتا ہے ہر کشتی زبردستی۔

**آیت ۸۰ ترجمہ:** رہ گیا وہ لڑکا (جسے قتل کیا گیا تھا) تو تھے اس کے ماں باپ مومن سو ہمیں ڈر ہوا کہ تنگ کرے گا۔ انہیں اپنی سرکشی اور کفر سے۔

**آیت ۸۱ ترجمہ:** سو ہم نے چاہا کہ بدلے میں دے ان کو ان کا رب (ایسی اولاد) جو بہتر ہو اس سے اخلاق میں اور زیادہ قریب ہو صلہ رحمی میں۔

**آیت ۸۲ ترجمہ:** اور رہ گئی وہ دیوار سو تھی وہ دو بچوں کی جو یتیم تھے شہر میں اور تھانچے اس کے خزانہ ان کا اور تھا ان کا باپ ایک نیک آدمی۔ پس چاہا تمہارے رب نے کہ وہ جوان ہوں اور نکال لیں اپنا خزانہ۔ یہ مہربانی تھی آپ کے رب کی طرف سے اور نہیں کیا ہے میں نے یہ (جو کچھ کیا ہے) اپنے اختیار سے۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی کہ نہ کر سکے آپ جن پر صبر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے کچھ مزید واقعات قصص الانبیاء امام حافظ  
عماد الدین ابوالفدا ابن کثیر ممتاز اکیڈمی کتاب سے لیے گئے ہیں:

### حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش

جب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے آ کر گود میں لیا اور دودھ پلایا ملکہ نے ام موسیٰ سے کہا آپ ہمارے پاس ٹھہریں اور میرے بچے کو دودھ پلائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے کہا اگر تو مناسب خیال کرے بچے کو میرے حوالے کر دے میں اسے گھر لے جاتی ہوں کیونکہ اسے اللہ کا



وعدہ یاد آ گیا تھا۔ اس لئے اس نے فرعون کی بیوی کو سخت لہجے میں جواب دیا۔ اسی دن وہ اپنے گھر آ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بہترین کفالت فرمائی۔ فرعون کے فیصلے سے محفوظ رکھا۔ جب بچہ ذرا بڑا ہوا تو فرعون کی بیوی نے ام موسیٰ علیہ السلام سے کہا میں اپنے بچے سے ملنا چاہتی ہوں۔ ام موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ وہ کسی دن بچے سے اس کی ملاقات کرائے گی۔ ملکہ نے ام موسیٰ علیہ السلام کے گھر سے ہدیوں، شادیا نوں اور عزت و تکریم کا جلوس فرعون کی بیوی کے محل تک جاری ہوا۔ بچہ فرعون کے گھر پہنچا تو آسید خوش ہو گئیں اور بچے سے خوب خوب پیار کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ بچے سے ملکہ کی محبت کو دیکھ کر نحال ہو گئیں۔ پھر ملکہ کہنے لگی اب بچہ لے کر میں فرعون کے پاس جاؤں گی وہ بھی اسے دیکھ کر خوش ہوگا اور خوب تکریم کرے گا۔ جب فرعون کی بیوی بچے کو لے کر فرعون کے پاس پہنچی تو فرعون نے آپ کو اٹھا کر گود میں لے لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو داڑھی سے پکڑ کر زور سے کھینچا اور اس کا سر زمین سے لگا دیا۔ فرعون کے کافر ساتھی کہنے لگے کیا آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں جو اللہ نے اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا۔ اس کا گمان ہے کہ تیرا وارث بنے گا وہ تجھ پر غلبہ حاصل کرے گا اور تجھے بچھاڑنے گا۔

فرعون نے ذبح کرنے والوں کو بلا بھیجا۔ فرعون کی بیوی آپہنچیں اور کہنے لگی تجھے اس بچے میں کون سی ایسی چیز نظر آگئی تو اسے ذبح کرنے کے درپے ہے۔ یہ بچہ تو تو نے مجھے بہہ کر دیا تھا۔ فرعون کہنے لگا۔ کہ وہ مجھے بچھاڑنے کا خیال رکھتا ہے اور مجھ پر مسلط ہونا چاہتا ہے ملکہ کہنے لگی ہم ابھی اس کا امتحان لیتے ہیں۔ دو آگ کے انگارے دوسرخ موتی لے آؤ اور انہیں بچے کے پاس رکھ دو۔ اگر اس نے موتی پکڑ لیے اور انگاروں کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب کچھ سمجھتا ہے اور اگر اس نے انگارے اٹھا لیے اور موتیوں کی طرف توجہ نہ دی تو پتہ چل جائے گا کہ یہ موتیوں اور انگاروں میں فرق نہیں کر سکتا۔ جب آپ کے پاس رکھے آپ نے انگارے اٹھا لیے فرعون نے فوراً بچے کے ہاتھ سے انگارے الگ کر لیے ملکہ نے کہا ذرا دیکھئے تو بچہ انگاروں اور موتیوں میں تمیز تک نہیں کر سکتا۔ اس طرح اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو قتل ہونے سے بچا لیا۔

جب آپ بڑے ہوئے آپ کا شمار مردوں میں ہونے لگا تو فرعون بیویں میں سے کسی شخص کی یہ جرات نہ تھی کہ وہ بنی اسرائیل کے کسی شخص پر ظلم کرے۔ بنی اسرائیل آپ کی وجہ سے محفوظ ہو گئے تھے۔

## ایک پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے بھاگا

بخاری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام بہت حیا دار شخص تھے۔ آپ ستر پوش کا خصوصی خیال رکھتے۔ حیا کی وجہ سے جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آنے دیتے۔ بنی اسرائیل کہنے لگے کہ موسیٰ علیہ السلام اتنی ستر پوشی کرتے ہیں ان کے جسم میں ضرور کوئی نقص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے بری فرمانا چاہا۔ پس ایک دن آپ تنہائی میں تھے اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے۔ پھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ آپ نے اپنی لائٹھی لی اور پتھر کے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے۔ جہاں تک کہ آپ کا گزر بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس سے ہوا۔ وہ آپ کو برہنہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے صحیح سلامت اور خوبصورت جسم عطا فرمایا ہے۔ اس طرح آپ ان کے طعنوں سے بری ہوئے۔ پھر ٹھہر گیا آپ نے کپڑے اٹھائے اور پہنے پتھر کو لائٹھی سے مارا وہ رویا اور آواز سنی گئی۔

## تخفیف نماز

تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی امت پر اللہ کی طرف سے دن رات پچاس نمازیں فرض کی گئیں تو آپ کا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اپنے رب کی بارگاہ میں واپس جائیے اور تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ میں اس سے پہلے بنی اسرائیل کو خوب آزما چکا ہوں۔ آپ کی امت سننے، دیکھنے اور دل کے اعتبار سے کمزور ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک اللہ تعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان چکر لگاتے رہے جہاں تک کہ تین رات میں پانچ نمازیں رہ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ہیں تو پانچ نگران کا ثواب بڑھا کر پچاس کے برابر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

## موسیٰ علیہ السلام کا وصال

وہب بن منبہ بیان فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کھود رہے تھے۔ اس سے پہلے ایسی خوبصورت پر رونق اور دلکش قبر آپ کی نظر میں نہیں گزری تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے اللہ کے فرشتو یہ قبر کس کے لیے کھود رہے ہو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے کے لیے اگر تو چاہتا ہے کہ وہ بندہ تو بنے تو اس قبر میں داخل ہو جا

لیٹ جا اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جا اور آہستہ آہستہ سانس لے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ فوراً آپ کا وصال ہو گیا فرشتوں نے نماز جنازہ ادا کی اور آپ کو دفن کر دیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کا فرشتہ لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب یہ فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے مکامار کراس کی آنکھ پھوڑ دی۔ وہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا اور عرض کی پروردگار تیرے عبد خاص موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ پھوڑ دی اگر تیری بارگاہ میں عزت دار نہ ہوتا تو مزا چکھتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتے سے کہا میرے بندے کے پاس جا اور اسے کہہ بیل کی پیٹھ پہ ہاتھ رکھے۔ یا بیل کی جلد کو چھوئے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر ایک کے بدلے ایک سال عمر دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرشتے نے کہا پھر موت کا سامنا کرنا ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر اسی لمحہ سہی راوی فرماتے ہیں کہ فرشتے نے موسیٰ علیہ السلام کو سونکھا اور روح قبض کر لی اور اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کی آنکھ دوبارہ درست فرمادی۔ تب سے ملک الموت لوگوں کے پاس خفیہ آتا ہے۔

## (۱۶) حضرت یوشع علیہ السلام

**شجرہ نسب:** یوشع بن نون بن امرائیم بن یوسف۔ اہل کتاب کہتے ہیں یوشع ہود علیہ السلام کے چچا زاد بھائی ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی تصریح نہیں فرمائی۔ حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں ایک نوجوان کے الفاظ میں آپ کا ذکر فرمایا اور یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا!

مفسرین بیان فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق سے مروی ہے حضرت موسیٰ کی آخری عمر تھی تو وحی بجائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت یوشع علیہ السلام پر آنے لگی۔ ایک دن حضرت یوشع نے کہا اے کلیم اللہ! آپ کی طرف جب وحی ہوتی تو میں اس کے متعلق کوئی بات نہ کرتا۔ حتیٰ کہ آپ خود مجھ سے بیان کرتے (جبکہ آپ مجھ سے دریافت کرتے ہیں) تو اپنی طرف سے ابتدا کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زندگی کو ناپسند فرمایا اور موت کی تمنا کی۔ مگر یہ قصہ صحیح معلوم نہیں ہوتا کیونکہ حضرت موسیٰ آخری دم یعنی جس وقت موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی تھی۔ آپ پر آخری

وقت تک وحی اتری یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔

### حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آنکھ پھوڑنا

وہ فرشتے کو پہچانتے نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے مردوں کی گنتی کی جائے جو بیس سال یا زائد عمر کے ہیں اور اسلحہ اٹھا کر دشمن سے جنگ لڑ سکیں نیز ہر قبیلے کے لئے کہ ایک سردار مقرر کیا جائے۔ تو بارہ قبیلوں میں پانچواں قبیلہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد تھی ان کے سردار کا نام یوشع بن نون تھا۔

ابن اسحاق کا گمان ہے کہ بیت المقدس موسیٰ علیہ السلام نے فتح کیا اور یوشع علیہ السلام آپ کے لشکر کے مقدمہ میں تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصال میدان تیبہ میں ہوا لیکن آپ نے دعا کی تھی کہ انہیں بیت المقدس کے اتنا قریب کر دیا جائے کہ اگر پتھر پھینکیں تو پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی تھی اور بیت المقدس کے قریب کر دیا جو شخص بنی اسرائیل کو میدان تیبہ سے نکال کر لے آیا اور بیت المقدس کا قصد کیا شاید وہ یوشع بن نون تھا۔

### قلع اریحاء کا فتح ہونا

اہل کتاب اور دیگر مورخین نے بیان کیا ہے کہ یوشع بنی اسرائیل کو لے کر دریائے اردن کے پار اترے اور اریحاء تک جا پہنچے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے اس شہر کا چھ ماہ تک محاصرہ کیے رکھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ اسرائیلی لشکر شہر میں داخل ہو گیا۔ کہتے ہیں یہ محاصرہ جمعہ شام تک جاری تھا۔ آگے سبت تھا سبت کو کام کرنا جائز نہ تھا تو حضرت یوشع نے سورج سے فرمایا تو بھی اللہ کے حکم کا پابند ہے میں بھی اور پھر دعا فرمائی اے اللہ سورج کو غروب ہونے سے روک لے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج کو روک دیا یہاں تک کہ اریحاء کا مشہور قلع فتح ہو گیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوشع فاتح بیت المقدس ہیں۔

### بیت المقدس داخل ہونے کا انداز

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر شہر میں داخل ہوئے تو حکم دیا کہ شہر میں سجدہ کرتے ہوئے یعنی عاجزی و انکساری سے داخل ہوں سر جھکے ہوئے ہوں۔ اور زبان پر ہواے ہمارے رب ہماری گذشتہ خطاؤں سے درگزر فرما اور ہماری اس خطا کو بخش دے۔



## یوشع علیہ السلام کا وصال

جب بنی اسرائیل بیت المقدس کو فتح کر کے اس میں متمکن ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے نبی یوشع بن نون علیہ السلام نے وحی خداوندی کے مطابق ان کی تربیت فرمائی ایک عرصہ تک آپ ان کے درمیان فیصلے کرتے رہے۔ آخر جب آپ کی عمر ایک سو چھبیس سال ہوئی تو اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد چھبیس سال زندہ رہے۔

## (۱۷) حضرت خضر علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے سورت الکہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا قصہ تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

حافظ ابن عساکر کہتے ہیں کہ اس شخصیت سے مراد حضرت خضر بن آدم علیہ السلام ہیں یعنی حضرت خضر علیہ السلام کی صلب سے ہیں اور ان کے بیٹے ہیں ان کی موت کو موخر کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ یہ دجال کی تکذیب کریں گے۔

حافظ ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو خضر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ جس چٹیل زمین پر نماز ادا فرماتے وہ سبزے سے لہرا اٹھتی۔ مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام کو خضر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ جب زمین پر نماز پڑھتے تو ارد گرد کا علاقہ سرسبز و شاداب ہو جاتا۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام بن نون جب ملاقات کے لیے واپس انہیں قدموں پر ہوئے تو حضرت خضر دریا کے اندر بچھی ایک سبز چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چادر اوڑھ رکھی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا تو چادر منہ سے ہٹائی اور فرمایا تو کون ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ علیہ السلام ہوں تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کیا بنی اسرائیل کے نبی موسیٰ علیہ السلام۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم حاصل کرنے حضرت خضر کے پاس بھیجا یہ بھی لازماً اللہ کے نزدیک موسیٰ علیہ السلام سے کم تو نہیں ہوگا۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام جو تینوں کام سزا بخلا دیئے

وہ ایک ولی کے نہیں ہو سکتے وہ بھی نبی کر سکتا ہے۔ جس کا ہر علم غیب کے ساتھ تھا۔ یعنی کشتی میں سوراخ کرنا، بچے کو قتل کرنا، دیوار درست کرنا۔ جن کا ذکر قرآن پاک میں سورۃ الکھف میں ہے۔

### کیا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں

جمہور کی رائے ہے کہ آپ زندہ ہیں وجوہات ذیل ہیں۔

(۱۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ طوفانِ نوح علیہ السلام کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی ہڈیوں کو آپ نے دفن کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے انہیں قیامت تک زندگی عطا فرمائی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے آب حیات کے چشمہ سے پانی پیا تھا اس لئے ابھی تک زندہ ہیں۔

### موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی نصیحتیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی جدائی اس پر ہوئی کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو صبر نہ کرنے پر جدا کیا۔

(۲) حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ لوگوں کو دنیا میں اتنی تکلیف دی جاتی ہے جتنی وہ دنیا میں رغبت رکھتے ہیں۔

(۳) جب خضر علیہ السلام رخصت ہونے لگے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے نصیحت کریں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا نفع دینے والے بنو۔ نقصان پہنچانے والے نہ بن۔ خوش خوش رہا کرو۔ غصہ نہ کیا کرو۔ بغیر ضرورت کہیں مت جاؤ۔

(۴) حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے میرے بھائی حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔ اے پروردگار اور مدعا بیان کیا اس دوران حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے وہ نوجوان تھے بہت اچھی خوشبو لگا رکھی تھی۔

آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ اے علم کے متلاشی جب گفتگو کرو تو اپنے ہم نشینوں کو اکتاہٹ میں مبتلا نہ کرو۔ یہ دنیا گھر نہیں نہ تیرا ابدی ٹھکانہ ہے۔ کثرت کلام

یکو اس ہے۔ یہ علما کو زیب نہیں دیتا۔ وقت کی ضرورت کے مطابق بات کیجئے۔ جو بے عقل ہیں ان سے منہ نہ لگاؤ۔ اے عمران کے بیٹے اس دروازے کو ہرگز نہ کھول جس

کے کھولنے کا تجھے علم نہیں۔ اے موسیٰ علیہ السلام علم عمل کے لیے ہے نہ کہ بے فائدہ اگر محض دنیا کے لیے علم حاصل کرنے کا تو یہی تیرے خلاف گواہ بن جائے گا اور دوسروں کے

لینے نور ثابت ہوگا۔ اے عمران کے بیٹے زہود و ورع کو لباس بنالے۔ علم اور ذکر کو کلام بنالے۔ نیکیاں زیادہ کر۔ تیرا دل ہمیشہ خوف خداوندی سے لرزہ رہنا چاہیے۔ اس سے تیرا رب راضی ہوگا۔ بھلائی کا کام کرورنہ کوئی اور کام کرنے لگے گا اگر تو اتنا یاد رکھے تو میں جتنا کہنا تھا کہہ چکا۔

راوی کہتا ہے حضرت خضر علیہ السلام یہ کہہ کر چل دیئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے رونے لگے۔

## ہر سال حج کرتے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام ہر سال حج کے دنوں ملا کرتے ہیں یہ دونوں ایک دوسرے کا حلق کرتے ہیں رخصت ہوتے وقت دعا پڑھتے ہیں۔ معمر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ دجال کے گلے میں چاندی کی ایک کتاب لٹک رہی ہوگی اور یہ بات بھی پہنچی ہے کہ وہ شخص جسے دجال قتل کرے گا اور پھر زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

## (۱۸) حضرت الیاس علیہ السلام

### قرآن میں ذکر

سورت الصفات ۳۷ آیت ۱۲۳ ترجمہ: اور بلاشبہ الیاس علیہ السلام بھی رسولوں میں سے تھا۔

آیت ۱۲۲ ترجمہ: جب کہا اس نے اپنی قوم سے تم لوگ ڈرتے کیوں نہیں۔

آیت ۱۲۵ ترجمہ: کہا عبادت کرتے ہو تم بعل کی اور چھوڑ دیتے ہو احسن الخالقین کو۔

آیت ۱۲۶ ترجمہ: یعنی اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور رب ہے تمہارے اگلے پچھلے آباؤ اجداد کا بھی۔

آیت ۱۲۷ ترجمہ: تو جھٹلا دیا انہوں نے اسے چنانچہ وہ اب (سزا کے لیے) پیش کیے جانے والے ہیں۔

آیت ۱۲۸ ترجمہ: بجز اللہ کے ان بندوں کے جنہیں اس نے اپنے لئے خاص کر لیا ہے۔

آیت ۱۲۹ ترجمہ: اور باقی رکھا ہم نے اس کے لیے پچھلی نسلوں میں۔

آیت ۱۳۰ ترجمہ: یہ کہ سلام ہو الیاس علیہ السلام پر۔

حضرت الیاس علیہ السلام کی بعثت غربی دمشق کے بلعیک علاقے میں ہوئے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور فرمایا بتوں کی پوجا چھوڑ دو۔ ان کے بت کا نام جس کی وہ پوجا کرتے تھے ”بعل“ تھا۔

حضرت کعب بن لؤی کے قول کے مطابق الیاس علیہ السلام اپنی قوم کے بادشاہ سے بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے۔ وہاں دس سال مخفی رہے جہاں تک کہ وہ بادشاہ مر گیا ان کی جگہ نیا بادشاہ آیا۔ الیاس علیہ السلام اس کے پاس آئے اور اسلام کی تبلیغ کی۔ سوائے دس ہزار کے تمام قوم ایمان لے آئی۔ جو ایمان نہ لائے بادشاہ نے انہیں قتل کر دیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ الیاس علیہ السلام اپنی قوم سے بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے اور وہاں بیس رات یا فرمایا چالیس رات تک مقیم رہے کوئے انہیں کھانا لا کر دیتے۔

## (۱۹) حضرت داؤد علیہ السلام

### قرآن میں ذکر

سورۃ ص ۳۸ آیت ۱۷ ترجمہ: (اے نبی) صبر کرو ان (باتوں) پر جو یہ کہتے ہیں۔

اور بیان کرو (ان کے سامنے) ہمارے بندے داؤد علیہ السلام (کا قصہ) جو بڑی قوتوں کا مالک تھا۔ بلاشبہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا تھا۔

آیت ۱۸ ترجمہ: ہم نے مسخر کر رکھا تھا پہاڑوں کو اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے وہ شام کے وقت اور صبح کے وقت۔

آیت ۱۹ ترجمہ: اور پرندے سمٹ آتے تھے یہ سب کے سب اس کی طرف متوجہ ہو جاتے



تھے۔

آیت ۲۰ ترجمہ: اور مستحکم کر دی تھی ہم نے اس کی حکومت اور عطا کی تھی ہم نے اسے حکمت اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت۔

آیت ۲۱ ترجمہ: اور کیا پہنچی ہے تمہیں خبر مقدسے والوں کی جب دیوار پھاند کر گھس آئے تھے وہ محراب میں۔

آیت ۲۲ ترجمہ: جب پہنچے وہ داؤد علیہ السلام کے پاس تو وہ گھبرا گئے انہیں (دیکھ کر) انہوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم مقدسے کے دو فریق ہیں۔ زیادتی کی ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے پر۔ سو فیصلہ کر دیجئے ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک اور بے انصافی نہ کیجئے اور ہماری رہنمائی کیجئے راہ راست کی طرف۔

آیت ۲۳ ترجمہ: واقعہ یہ ہے کہ پیرا بھائی ہے اس کی ہیں ننانویں دنیاں اور میری ہے ایک ہی دنی۔ اب یہ کہتا ہے وہ بھی میرے حوالے کر دے اور اس نے مجھے باتوں سے دبا لیا ہے۔

آیت ۲۴ ترجمہ: داؤد علیہ السلام نے کہا بلاشبہ ظلم کیا ہے اس نے تم پر مطالبہ کر کے تیری دنی کو (ملا لینے کا) اپنی دنیاوں میں اور واقعہ یہ ہے کہ بہت سے مل جل کر ساتھ رہنے والے زیادتیاں کرتے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے پر سینے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک عمل اور بہت ہی کم ہیں ایسے لوگ اور سمجھ گیا داؤد علیہ السلام کہ دراصل آزمائش کی ہے ہم نے اس کی سو اس نے معافی مانگی اپنے رب سے اور گرتا سجدے میں اور رجوع کر لیا۔

آیت ۲۶ ترجمہ: اے داؤد علیہ السلام ہم نے بنایا ہے تم کو خلیفہ زمین میں تو فیصلہ کرو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ اور نہ پیروی کرنا خواہش نفس کی کیونکہ وہ تم کو بھٹکا دے گا اللہ کی راہ سے۔ یقیناً جو لوگ بھٹک جاتے ہیں اللہ کی راہ سے ان کے لیے ہے سخت عذاب۔ اس بنا پر کہ وہ بھول گئے یوم حساب کو۔

### داؤد علیہ السلام کا جالوت کو قتل کرنا

سورت البقرہ ۲ آیت ۲۵۱ ترجمہ: پس شکست دی انہوں نے کافروں کو اللہ کے اذن سے اور قتل کر دیا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو اور عطا کی اس کو اللہ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اس کو جو کچھ چاہا اور اگر نہ ہٹا تارہتا اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام بگڑ

جاتا زمین کا لیکن اللہ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔

سورت الانبیاء ۲۱ آیت ۷۸ ترجمہ: اور (یاد کرو) داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام (کا قصہ) جب فیصلہ کر رہے تھے وہ ایک کھیت (کے مقدمہ) کا جب جاگھی تھی اس میں بکریاں لوگوں کی اور تھے ہم ان کے فیصلے پر نگران۔

آیت ۷۹ ترجمہ: اور سمجھا دیا ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان علیہ السلام کو اور دونوں کو وہی عطا کی تھی ہم نے قوت فیصلہ اور علم اور مسخر کر دیا تھا ہم نے داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کو جو تسبیح کرتے تھے اور پرندوں کو بھ اور تھے ہم ہی (یہ سب) کچھ کرنے والے۔

آیت ۸۰ ترجمہ: اور سکھا دی تھی ہم نے اسے صنعت زرہ سازی تمھارے لئے تاکہ وہ بچائے تمھیں ایک دوسرے کی مار سے پھر کیا ہو تم (ہمارا) شکر ادا کرنے والے۔

سورت سبا ۳۲ آیت ۱۰ ترجمہ: اور بے شک عطا کیا تھا ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنے ہاں سے بڑا فضل اور حکم دیا تھا کہ اے پہاڑو تسبیح و مناجات میں ساتھ دو اس کا اور (یہی حکم دیا تھا) پرندوں کو بھی اور نرم کر دیا تھا ہم نے اس کے لیے لوہا۔

آیت ۱۱ ترجمہ: اس ہدایت کے ساتھ کہ تیار کرو زہیں اور ٹھیک اندازے پر رکھ ان کے حلقے اور کرو نیک کام بے شک میں تمھارے اعمال کو دیکھ رہا ہوں۔

سورت النساء آیت ۱۶۳ ترجمہ: اور ہم نے عطا فرمائی داؤد علیہ السلام کو زبور۔

### حضرت داؤد علیہ السلام نبوت کے ساتھ بادشاہ

سورت البقرہ میں ہے کہ اور قتل کر دیا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو اور عطا فرمائی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو حکومت اور دانائی اور دکھا دیا اس کو جو چاہا۔ جب جالوت نے طالوت کو دعوت مبارزت دیتے ہوئے کہا کہ میرے ساتھ مقابلہ کے لیے صف سے باہر آ میں تیرے مقابلہ کے لیے باہر آیا ہوں۔ تو طالوت نے لوگوں کو ترغیب دی حضرت داؤد علیہ السلام نے اس دعوت کو قبول کر لیا اور جالوت کو مقابلہ میں قتل کر دیا۔ حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ لوگ داؤد علیہ السلام کی طرف اس معجزانہ قوت کی وجہ سے خاص کر بنی اسرائیل اس طرح شیدائی اور مائل ہوئے کہ طالوت کا ذکر ختم ہو گیا۔ انہوں نے طالوت کی بادشاہت کا قلابہ گلے سے اتار پھینکا اور داؤد علیہ السلام کو حاکم بنا لیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں نعمتوں دینی اور اخروی سے نوازا تھا۔ آپ نبی بھی تھے اور بنی

اسرائیل کے بادشاہ بھی۔ آپ کی صورت میں بادشاہت اور نبوت ایک جگہ جمع ہو گئیں۔

### حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات

قرآن میں ہے: بے شک ہم نے اپنی جناب سے داؤد علیہ السلام کو بڑی فضیلت بخشی۔

(۱) اے پہاڑو تسبیح کہو اس کے ساتھ مل کر۔

(۲) اور پرندوں کو بھی یہی حکم تھا۔

(۳) ہم نے لوہے کو اس کے لیے نرم کر دیا کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور ان کے حلقے جوڑنے

میں اندازے کا خیال رکھو۔ اے آل داؤد علیہ السلام نیک کام کیا کرو بلاشبہ جو کچھ تم کرتے

ہو میں انہیں خوب دیکھ رہا ہوں۔ حسن بصری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام

کے لیے لوہے کو اتنا نرم کر دیا کہ آپ اسے ہاتھ سے بٹتے آگ میں گرم کرنے اور

کوٹنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ ابن شوزف کا کہنا ہے کہ آپ روزانہ ایک زرہ بناتے

اور اسے چھ ہزار درہم میں فروخت کرتے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ پاکیزہ

ترین رزق وہ ہے جسے ایک شخص اپنے ہاتھ سے کماتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام

اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔

(۴) اللہ یہ بھی فرماتا ہے کہ ہم نے ان کی حکومت کو مستحکم کر دیا اور ہم نے بخشی انہیں دانائی

اور فیصلہ کن بات کرنے کا ملکہ۔ بعض علماء نے یہ بھی ذکر کیا ہے داؤد علیہ السلام پوری رات

عبادت کرتے تھے اور آدھی زندگی روزے سے گزاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

کے نزدیک پسندیدہ تر نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ اور پسندیدہ تر روزے بھی انہی

کے ہیں۔ آپ نصف رات تک آرام کرتے تہائی رات عبادت کرتے۔ پھر آخر چھٹا

حصہ آرام کرتے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن سے

مڈ بھٹڑ ہوتی پیٹھ پھیر کر نہ بھاگتے۔ سورت ص میں ہے یعنی دن کے پہلے پہر اور

آخری حصے میں پہاڑوں اور پرندوں کی تسخیر کی کیفیت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

بہت خوبصورت آواز سے نوازا تھا۔ اتنی پیاری آواز کسی اور انسان کو عطا نہیں کی گئی۔

جب آپ زبور کی تلاوت کرتے پرندے سر پر آ کر ٹھہر جاتے اور اس میں اپنی تسبیح

شامل کر لیتے اور پہاڑوں سے تسبیح کی آوازیں آنے لگتیں اور پہاڑ پرندے سب صبح و

شام آپ کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے۔ حدیث پاک میں لفظ قرآن سے

مراد زبور ہے۔ جو داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی اور بذریعہ وحی آپ کو عطا ہوئی۔ ایک روایت ذکر کی جاتی ہے اور لگتا ہے کہ یہ روایت محفوظ ہے کہ آپ کو اللہ نے ایک ایسا ملک عطا فرمایا جس میں بسنے والے لوگ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے۔ وہ گھوڑے پر زین کسے کی ڈیر میں زبور کی تلاوت مکمل کر لیتے۔

### عظیم بادشاہت

ابن عباس سے روایت ہے کہ دو آدمی داؤد علیہ السلام کے پاس گائے کا ایک مقدمہ لے کر آئے۔ ایک دعویٰ کرتا تھا کہ مد مقابل نے گائے مجھ سے چھینی ہے۔ مدعی علیہ انکار کرتا تھا۔ آپ نے ان کا معاملہ رات پر اٹھا رکھا۔ رات کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو حکم دیا کہ مدعی کو قتل کر دو۔ صبح ہوئی تو داؤد علیہ السلام نے مدعی کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حکم دیا ہے کہ تجھے قتل کر دوں اب لامحالہ میں تجھے قتل کروں گا۔ تو جو دعویٰ کرتا تھا اس کی نوعیت کیا ہے۔ وہ کہنے لگا اے اللہ کے نبی بلاشبہ میں اس دعویٰ میں سچا ہوں۔ ہاں اس سے پہلے میں نے اس کے باپ سے کھیت کا غلہ لے لیا تھا۔ داؤد علیہ السلام نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور وہ شخص قتل کر دیا گیا۔ بنی اسرائیل کے دلوں میں داؤد علیہ السلام کی عظمت کی دھاک بیٹھ گئی اور وہ بہت ہی آپ کے فرمانبردار بن گئے۔

### اللہ تعالیٰ کی طرف سے امور کی نگہداشت اور عدل کا حکم

اللہ تعالیٰ نے سورت ص میں داؤد علیہ السلام کو خطاب فرمایا ہے مراد امور کی نگہداشت اور لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کرنا ہے۔ اور اس حق کی پیروی کرنا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو چکا ہے۔ اپنی آراء اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی کسی غیر کی راہ مت چلنا اور میرے بغیر کسی اور کی منشا کا لحاظ رکھ کر فیصلے مت کرنا۔ داؤد علیہ السلام اپنے دور میں عدل و انصاف کی ایک مثال تھے۔ کثرت عبادت اور طرح طرح کی ریاضتوں میں بہترین نمونہ شمار ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ دن رات میں کوئی ایسی گھڑی نہیں گزرتی تھی کہ جس میں آپ کے گھرانے کا کوئی نہ کوئی فرد عبادت خداوندی میں مصروف نہ ہوتا۔

### داؤد علیہ السلام کی حکمت بھری باتیں

حافظ ابن عساکر نے داؤد علیہ السلام کی سوانح حیات سے عجیب و غریب باتیں بیان کی



- ہیں:
- (۱) یتیم کے لیے رحیم باپ کی مانند بن جا اور جان لے کہ تو ایک کھیتی کی مانند ہے جو بوئی جاتی ہے اور پھر کاٹی جاتی ہے۔
- (۲) اے گناہ کی فصل کاشت کرنے والے تو اس کھیت سے کانٹے اور خاردار جھاڑیاں ہی اٹھائے گا۔
- (۳) احمق خطیب کی مثال اپنی قوم میں ایسی ہے جیسے اس گانے والے کی مثال جو میت پر کھڑا گارہا ہے۔
- (۴) غنی کے بعد فقر کتنا ہی قبیح ہے مگر اس سے بھی زیادہ قبیح ہدایت کے بعد گمراہ ہو جانا ہے۔
- (۵) دیکھ اپنی قوم میں جس چیز کو تو ناپسند کرتا ہے کہ تیری طرف منسوب ہو۔ اسے تنہائی میں ہرگز نہ کر۔
- (۶) اپنے بھائی سے وہ وعدہ مت کر جسے تو پورا نہ کر سکے یہ چیز تیرے اور اس کے درمیان عداوت کا سبب بنے گی۔

### یہودیوں کا کثرت ازدواج پر طعن کرنا

محمد بن سعید فرماتے ہیں کہ عمر مولیٰ عفرہ سے روایت ہے کہ جب یہودیوں نے نبی کریم ﷺ کو شادیاں کرتے دیکھا تو کہنے لگے۔ دیکھو یہ شخص نہ کھانے سے سیر ہوتا ہے اور نہ عورتوں سے اس کا جی بھرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے عقد نکاح میں دس سے بارہ عورتیں تھیں۔ اس لیے یہودی حسد کرتے جن میں جی بن اخطب یہودی سب سے آگے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں کی تکذیب فرمائی اور انہیں خبردار کیا کہ یہ عیب نہیں۔ اپنے نبی ﷺ پر میرا فضل اور احسان ہے۔ سورت النساء میں آیت ۵۴ ہے کہ یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس نعمت پر جو عطا فرمائی ہے انہیں اللہ نے اپنے فضل سے۔ یعنی اللہ نے اپنے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام کو ہزار بیویاں عطا فرمائی تھیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیویاں تھیں۔ حضرت سلیمان کی ہزار بیویوں میں سے سات سو مہروالی اور تین سو زنانہ مدخولہ تھیں۔ کلبی نے ایسے ہی ذکر کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو اور سلیمان علیہ السلام کی ہزار بیویاں تھیں۔

## حضرت داؤد علیہ السلام کی حیات و وصال

حضرت آدم علیہ السلام کے سلسلہ میں جو احادیث گزر چکی ہیں ان میں یہ صراحت تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پیٹھ سے ان کی تمام نسل کو ظاہر فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی نسل میں انبیاء کو بھی دیکھا۔ ان میں انہیں ایک ایسا شخص بھی نظر آیا جو کمال وجیہ تھا انہوں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی اللہ تعالیٰ اتنا حسین و رعنا یہ جو ان کون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا داؤد علیہ السلام ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی اللہ تعالیٰ اس کی عمر کتنی ہے۔ فرمایا ساٹھ سال۔ عرض کیا مولیٰ کریم اس کی عمر میں اضافہ فرما۔ فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا صرف ایک صورت ہے کہ تیری عمر کم کر کے اس کی عمر بڑھادی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر سے چالیس سال کم کر کے داؤد علیہ السلام کی عمر چالیس سال بڑھادی۔

## آپ کا وصال

امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام بہت غیر تمند انسان تھے۔ جب آپ شانہ اقدس سے باہر تشریف لے جاتے تو گھر کا دروازہ بند کر جاتے اور آپ کی عدم موجودگی میں کوئی بھی آپ کے گھر نہ آتا۔ جب تک کہ آپ واپس نہ آجاتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک دن آپ باہر تشریف لے گئے دروازہ بند کر گئے۔ جب آپ کی ایک بیوی گھر کا کام کرنے لگی تو دیکھا گھر کے صحن میں ایک شخص کھڑا ہے۔ مکان کے اندر جو لوگ تھے انہوں نے انہیں بلایا یہ شخص کہاں سے اندر آ گیا حالانکہ دروازہ تو بند ہے۔ داؤد علیہ السلام تشریف لائے دیکھا کہ گھر کے درمیان ایک شخص کھڑا ہے۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے وہ بولا میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے مرعوب نہیں ہوتا اور نہ پردے میری راہ روک سکتے ہیں۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا! تو بخدا پھر آپ فرشتہ اجل ہیں۔ اللہ کا حکم سر آنکھوں پر داؤد علیہ السلام اوہیں ٹھہر گئے۔ حتیٰ کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی۔ جب آپ کی تجھیز و تکفین ہو چکی اور لوگ اس کام سے فارغ ہوئے تو سورج طلوع ہوا۔ بعض علماء سے روایت ہے کہ ملک الموت جب داؤد علیہ السلام کی روح قبض کرنے آیا تو آپ حجرے سے نیچے اتر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا! تھوڑی دیر کے لیے رک جاؤ تاکہ میں نیچے اتر آؤں یا اوپر حجرے میں چلا جاؤں۔ فرشتے نے عرض کیا! اے اللہ کے نبی سال مہینے آثار و رزق سب اختتام کو پہنچے۔ راوی فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام سیڑھیوں پر سجدہ ریز ہو گئے اور اسی حالت میں فرشتے نے روح قبض کر لی۔

## (۲۰) حضرت سلیمان علیہ السلام

## سلیمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن کا فرمان

سورت ص ۳۸ آیت ۳۰ ترجمہ: اور عطا کیا ہم نے داؤد علیہ السلام کو سلیمان علیہ السلام (جیسا

بیٹا) بہت اچھا بندہ بلاشبہ وہ اپنے رب کی طرف کثرت سے رجوع کرنے والا تھا۔

آیت ۳۶ ترجمہ: چنانچہ ہم نے مسخر کر دیا اس کے لیے ہوا کو جو چلتی تھی اس کے حکم سے زمی

کے ساتھ جہاں وہ پہنچنا چاہتا تھا۔

آیت ۳۷ ترجمہ: اور (مسخر کر دیا ہم نے) سرکش جنوں کو جو نہایت ماہر معمار اور غوطہ خور

تھے۔

آیت ۳۸ ترجمہ: اور کچھ دوسرے بھی جو جکڑے رہتے تھے بیڑیوں میں۔

سورت سبا ۳۴ آیت ۱۲ ترجمہ: اور (مسخر کر دیا ہم نے) سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا کو

چلنا اس کا صبح کو ایک مہینہ (کی راہ) تک تھا اور شام کے وقت چلنا اس کا ایک مہینہ (کی راہ) تک

تھا اور بہا دیا ہم نے اس کے لیے چشمہ تابے کا اور (تابع کر دیئے) اس کے (کچھ) جن (جو کام

کرتے تھے) اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے اور جو سرتابی کرتا تھا ان میں سے ہمارے حکم

سے تو چکھاتے تھے ہم اسے آگ کا عذاب۔

آیت ۱۳ ترجمہ: یہ بناتے تھے اس کیلئے جو وہ چاہتا تھا عالیشان عمارتیں اور تصاویر اور لگن

حوض کی مانند اور بھاری دیکیں جمی ہوئی (چوٹھوں پر) (ارشاد فرمایا ہم نے) عمل کرواے آل داؤد

علیہ السلام شکر کے طریقے پر لیکن کم ہیں میرے بندوں میں شکر کرنے والے۔

آیت ۱۴ ترجمہ: پھر جب نافذ کیا ہم نے سلیمان علیہ السلام پر موت (کا فیصلہ) تو نہ پتہ دیا ان

جنات کو اس کی موت کا۔ مگر دیمک نے جو کھا رہی تھی اس کے عصا کو پھر جب وہ گر پڑے۔ تب

معلوم ہوا جنات کو کہ اگر جانتے ہوتے وہ غیب تو نہ بتلا ہوتے وہ ذلت کے عذاب میں۔

سورت الانبیاء ۲۱ آیت ۷۸ ترجمہ: اور (یاد کرو) داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا

(قصہ) جب فیصلہ کر رہے تھے وہ ایک کھیت (کے مقدے) کا جب جاگھسی تھیں اس میں بکریاں

لوگوں کی اور تھے ہم ان کے فیصلے پر نگران۔

**آیت ۷۹ ترجمہ:** اور سمجھا دیا ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان علیہ السلام کو اور دونوں کو ہی عطا کی تھی ہم نے قوت فیصلہ اور علم اور مسخر کر دیا تھا ہم نے داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کو جو تسبیح کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور تھے ہم ہی (یہ سب) کرنے والے۔

**آیت ۸۱ ترجمہ:** اور مسخر کی تھی (ہم نے) سلیمان علیہ السلام کے لیے تیز ہوا جو چلتی تھی اس کے حکم سے اس سرزمین کی طرف کہ برکتیں رکھی ہیں ہم نے اس میں اور ہیں ہم ہر چیز کا علم رکھنے والے۔

**آیت ۸۲ ترجمہ:** اور (مسخر کر دیئے تھے اس کے لیے) شیطانوں میں سے ایسے جو غوطے لگاتے تھے اس کے لیے اور کرتے تھے بہت سے کام علاوہ اس کیا اور تھے ہم ان کے نگران۔

**سورت النمل ۲۷ آیت ۱۵ ترجمہ:** اور یقیناً عطا کیا تھا ہم نے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو غیر معمولی علم اور کہا انہوں نے شکر اللہ کا جس نے فضیلت دی ہم دونوں کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر۔

**آیت ۱۶ ترجمہ:** اور وارث بنے سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے اور کہا سلیمان علیہ السلام نے اے لوگو! سکھائی گئی ہیں ہمیں پرندوں کی بولیاں اور عطا کی گئی ہیں ہمیں اس طرح کی چیزیں۔ بے شک یہی ہے (اللہ کا) نمایاں فضل۔

**آیت ۱۷ ترجمہ:** اور ایک مرتبہ جمع کیے گئے سلیمان علیہ السلام کے جائزہ کے لیے تمام لشکر جو مشتمل تھے جنوں، انسانوں اور پرندوں پر پھر ان کی نظم و ضبط کے ساتھ صف بندی کی گئی۔

**آیت ۱۸ ترجمہ:** اور (چل پڑے) حتیٰ کہ جب پہنچے وہ چیونٹیوں کی وادی میں تو کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو! گھس جاؤ اپنے بلوں میں کہیں ایسا نہ ہو کہ کچل ڈالیں تمہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر جبکہ انہیں خبر بھی نہ ہو۔

**آیت ۱۹ ترجمہ:** تو سلیمان علیہ السلام مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اس کی بات پر اور کہنے لگے۔ اے میرے مالک! مجھے تو فتنہ عطا فرما کہ میں شکر ادا کرتا رہوں تیرے ان احسانات کا جو تو نے کیے ہیں مجھ پر اور میرے والدین پر اور یہ کہ میں کرتا ہوں ایسے نیک عمل جو تجھے پسند ہوں اور داخل فرما تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے صالح بندوں میں۔

**آیت ۲۰ ترجمہ:** اور جائزہ لیا سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کی فوج کا اور فرمایا! کیا بات ہے نہیں



دیکھ رہا ہوں میں ہد ہد کو کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔

آیت ۲۱ ترجمہ: میں ضرور سزا دوں گا اسے سخت ترین سزا یا اسے ذبح کر دوں گا یا اسے پیش کرنی ہوگی میرے سامنے کوئی معقول وجہ۔

آیت ۲۲ ترجمہ: پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے حاصل کی ہیں وہ معلومات جو آپ کے علم میں نہ ہیں اور لایا ہوں میں آپ کے پاس سب سے ایک یقینی اطلاع۔

آیت ۲۳ ترجمہ: میں نے دیکھا ہے ایک عورت کو جو ان کی حکمران ہے اور جسے بخشا گیا ہر طرح کا سامان اور اس کا ہے ایک تخت بہت بڑا۔

آیت ۲۴ ترجمہ: اور دیکھا ہے میں نے اس کو اور اس کی قوم کو کہ وہ سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کی بجائے اور خوشنما بنا دیے ہیں ان کے لیے شیطان نے ان کے اعمال اور اس طرح روک دیا ہے انہیں سیدھے راستے سے لہذا اب وہ راہ نہیں پاتے۔

آیت ۲۷ ترجمہ: سلیمان نے کہا! اب ہم دیکھیں گے کیا تو نے سچ کہا ہے یا ہے تو جھوٹ بولنے والوں میں سے۔

آیت ۲۸ ترجمہ: لے جا میرا یہ خط اور ڈال دینا اسے ان لوگوں کی طرف پھر واپس آجانا ان کے پاس سے اور دیکھنا وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

آیت ۲۹ ترجمہ: ملکہ بولی اے اہل دربار صورت حال یہ ہے کہ بھیجا گیا ہے مجھے ایک نہایت اہم خط۔

آیت ۳۰ ترجمہ: وہ خط سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور اس طرح شروع ہوتا ہے اللہ کے نام سے جو رحمن ہے اور رحیم ہے۔

آیت ۳۳ ترجمہ: وہ کہنے لگے کہ ہم طاقتور اور سخت جنگجو ہیں لیکن اختیار آپ کے ہاتھ میں ہے۔ سو آپ خود دیکھ لیں کہ آپ کو کیا فیصلہ کرنا ہے۔

آیت ۳۴ ترجمہ: ملکہ کہنے لگی بلاشبہ بادشاہ جب داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں تو اجاڑ دیتے ہیں اسے اور کر دیتے ہیں وہاں کے عزت داروں کو ذلیل اور ایسا ہی یہ بھی کریں گے۔

آیت ۳۶ ترجمہ: پھر جب آیا وہ (ملکہ کا سفیر) سلیمان علیہ السلام کے پاس تو انہوں نے کہا کیا تم مدد کرنا چاہتے ہو میری مال سے۔ سو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو کچھ دے رکھا ہے مجھے اللہ نے وہ

کہیں بہتر ہے اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں بلکہ تمہیں کو تمہارا یہ ہدیہ مبارک ہو۔

**آیت ۳۷ ترجمہ:** واپس جاؤ ان کی طرف (جنہوں نے تمہیں بھیجا ہے) ہم لے کر آئیں گے اپنی ایسے لشکر کہ نہ مقابلہ کر سکیں وہ ان کا اور البتہ ضرور نکال دیں گے ہم ان کو وہاں سے ذلیل کر کے اور وہ خوار ہو کر رہیں گے۔

**آیت ۳۸ ترجمہ:** سلیمان علیہ السلام نے کہا اے اہل دربار! کون تم میں سے لاسکتا ہے میرے پاس اس کا تخت اس سے پہلے کہ وہ حاضر ہوں میرے حضور مطیع فرمان ہو کر۔

**آیت ۳۹ ترجمہ:** عرض کیا ایک قوی ہیکل جن نے میں حاضر کر دوں گا آپ کے پاس وہ تخت اس سے پہلے کہ آپ اٹھیں اپنی جگہ سے اور یقیناً میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانتدار بھی ہوں۔

**آیت ۴۰ ترجمہ:** کہا اس شخص نے جس کے پاس تھا کتاب کا علم کہ میں لے آتا ہوں وہ تخت آپ کے پاس اس سے پہلے کہ جھپکے آپ کی پلک۔ چنانچہ جب دیکھا سلیمان نے اس تخت کو رکھا ہوا اپنے پاس تو پکارا اٹھے یہ فضل ہے میرے رب کا۔ یہ اس لیے ہے تاکہ وہ مجھے آزما۔ یہ کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو درحقیقت وہ شکر کرتا ہے۔ اپنے ہی فائدے کے لیے اور جو کوئی کفر کرتا ہے تو میرا رب بے نیاز اور بہت کریم ہے۔

**آیت ۴۱ ترجمہ:** سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ناقابل شناخت بنا دو اس کے لیے اس کا تخت ہم دیکھیں گے کہ کیا صحیح بات تک پہنچتی ہے یا ہے ان لوگوں میں سے جو راہ راست نہیں پاتے۔

**آیت ۴۲ ترجمہ:** پھر جب وہ حاضر ہوئی تو پوچھا گیا کیا ایسا ہی ہے تمہارا تخت کہنے لگی یہ تو گویا وہی ہے اور جان گئے تھے ہم تو (ساری بات) اس سے پہلے ہی اور ہو گئے تھے ہم مسلم یعنی مطیع فرمان۔

**آیت ۴۳ ترجمہ:** اور روک رکھا تھا اسے (مسلمان ہونے سے) ان معبودوں نے جن کو وہ پوجتی تھی اللہ کے سوا۔ صورت حال یہ ہے کہ وہ تھی ایک کافر قوم میں سے۔

**آیت ۴۴ ترجمہ:** کہا گیا اس سے کہ داخل ہو جاؤ محل میں سو جب دیکھا اس نے اس کے (فرش) کو تو سمجھی وہ اسے گہرا پانی اور کھول دی اپنی دونوں پنڈلیاں سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ ایک محل

ہے۔ جڑے ہوئے ہیں اس میں شیشے وہ پکاراٹھی اے میرے مالک! بے شک میں ظلم کرتی رہی ہوں اپنی جان پر اور میں سر تسلیم خم کرتی ہوں۔ سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کے حضور۔

## مختصر واقعات سلیمان علیہ السلام

پرندوں کی گفتگو سے آگاہی اور پرندوں کی چہک کا مقصد اور ارادہ کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولیاں سمجھنے اور چہکنے کا مقصد معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ابو مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام ایک چڑے کے قریب سے گزرے جو چڑیا کے گرد گھوم رہا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ چڑا مادہ کو اپنی مقصد برآری کی دعوت دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے تو مجھ سے شادی کر لے میں تجھے دمشق کے جس گھر میں تیراجی چاہے گا رکھوں گا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا دمشق کے مکانات پتھروں کے بنے ہوئے ہیں چڑیا ان میں رہ نہیں سکتی۔ پیغام نکاح دینے والا جھوٹا ہے تمام پرندوں کی بولیاں آپ سمجھتے تھے۔

## چیونٹی کی بات سن کر سلیمان علیہ السلام کا مسکرانا

فراہم کیے گئے لشکر جنوں، انسانوں اور پرندوں سے۔ جب وہ گزرے چیونٹیوں کی وادی سے تو ایک چیونٹی دوسری چیونٹیوں سے کہنے لگی! گھس جاؤ اپنی بلوں میں کہیں کچل کر نہ رکھ دیں تمہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر تمہیں معلوم بھی نہ ہو تو سلیمان علیہ السلام اس کی بات پر مسکرائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سلیمان علیہ السلام کے بارے بتا رہا ہے کہ ایک دن آپ اپنے لاؤ لشکر سمیت روانہ ہوئے اس لشکر میں جن وانس، چرند و پرند ہر قسم کی مخلوق تھی۔ جن اور انسان آپ کے ساتھ چل رہے تھے اور پرندے اپنے پروں پر رواں دواں تھے۔ ہر ایک اپنی جگہ پر محو سفر تھا نہ کوئی آگے نکلنے کی کوشش کرتا نہ پیچھے رہنے کا خیال دل میں لاتا۔

## سلیمان علیہ السلام کی اللہ سے دعا

سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی! اے اللہ مجھے ان نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق دے جن سے تو نے مجھے نوازا ہے۔ مملکت و نبوت اور جانوروں کی بولیوں کی فہم سے نوازا۔ مجھے عمل صالح کی توفیق دے۔

## چیونٹی کا بارش کی دعا مانگنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا انبیاء کرام سے ایک نبی لوگوں کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلا۔ تو اچانک دیکھتے ہیں کہ ایک چیونٹی اپنی ٹانگ اٹھا کر اللہ سے بارش کی دعا مانگ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس نبی نے فرمایا واپس چلو چیونٹی کے طفیل تمہاری بارش کی دعا سنی جا چکی ہے۔

## ہڈ ہڈ کے غائب ہونا

اور آپ نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمانے لگے کیا وجہ ہے کہ مجھے آج ہڈ ہڈ نظر نہیں آرہا یا وہ ہے ہی غیر حاضر تو میں ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح ہی کر ڈالوں گا۔ یا اسے لانا پڑے گی کوئی روشن سند۔ کچھ دیر بعد ہڈ ہڈ حاضر ہوا اور کہنے لگا میں ایک ایسی اطلاع لے کر آیا ہوں۔

## ملکہ کا بتانا

ہڈ ہڈ نے بتایا کہ میں ایسی خبر لایا ہوں جس کی آپ کو خبر نہ تھی۔ ملک سبا میں نے ایک عورت کو پایا جو ان کی حکمران ہے۔ ہر ایک نعمت ہے اس کا ایک عظیم الشان تخت ہے۔

## سورج کو سجدہ

میں نے پایا اسے اور اس کی قوم کو کہ وہ سب سجدہ کرتے ہیں سورج کو۔ آپ نے فرمایا ہم پوری تحقیق کریں گے اس بات کی کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو بھی غلط بیانی کرنے والوں سے ہے۔

## ہڈ ہڈ کا خط لے جانا

لے جا میرا خط اور دے وہ یہ ہے کہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے۔ تم لوگ غرور تکبر نہ کرو۔ میرے مقابلہ میں چلے آؤ۔ میرے پاس فرمانبردار بن کر۔ ملکہ نے خط پڑھ کر کہا اس میں کوئی شک نہیں بادشاہ جب داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں تو اسے برباد کر دیتے ہیں اور شہریوں کو ذلیل کرتے ہیں۔ یہی ان کا دستور ہے۔ اس لیے جنگ کرنا دانشمندی نہیں اور میں بھیجتی ہوں ان کی طرف ایک تحفہ پھر دیکھتی ہوں کیا جواب ملتا ہے ان کی طرف سے۔



### ملکہ کا ہدیہ بھیجنا

جب قاصد آپ کے پاس ہدیہ لے کر آیا تو آپ نے فرمایا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو۔ جو عطا فرمایا ہے مجھے اللہ نے وہ بہتر ہے تمہارے ہدیہ سے۔ تو واپس چلا جا ہدیہ لے کر۔ ہم آرہے ہیں ان کی طرف ایسے لشکر لے کر جن کے مقابلہ کی ان میں تاب نہیں۔ یقیناً ہم نکال دیں گے شہر سے ذلیل و خوار اور رسوا کر کے۔

### سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ملکہ بلقیس

اللہ تعالیٰ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی طرف سے جب انہیں یہ پیغام پہنچا تو ان کے سامنے اطاعت و فرمانبرداری کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ اسی وقت آپ کی بات کو قبول کر لیا۔ تمام اپنی ملکہ کی معیت میں ہاتھ باندھے سر جھکائے سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کے لیے چل دیئے۔ جب سلیمان علیہ السلام کو اطلاع ملی کہ ملکہ حاضری کے لیے آرہی ہے تو آپ جنوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا دربار یو! کون ملکہ کے پہنچنے سے قبل اس کا تخت اٹھالائے گا۔ ایک عفریت نے جنات میں سے جواب دیا آپ کے کھڑے ہونے دیر میں میں اٹھالائے گا۔ ایک کتاب کے علم والے نے آنکھ جھپکنے میں یہ کام کر دیا اور سلیمان علیہ السلام نے اس پر کوئی تبدیلیاں کرادیں۔ جب ملکہ آئی اس نے پوچھا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ کہنے لگی ہو بہو وہی ہے۔ اب کہا گیا اس محل میں داخل ہو جاؤ جو اس کے لیے بنوایا گیا تھا اس نے دیکھا کہ فرش گہرا پانی ہے۔ اس نے کپڑا پنڈلیوں سے اٹھایا۔ آپ نے فرمایا یہ چمکدار محل ہے بلور کا بنا ہوا۔ کہنے لگی اے میرے پروردگار میں آج تک ظلم ڈھاتی رہی اپنی جان پر اور اب ایمان لائی ہوں سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اللہ پر جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کی آمد سے پہلے یہ شیشے کا محل اس طرح تعمیر کروایا تھا کہ اس کا فرش چلتا پانی نظر آئے۔

### سلیمان علیہ السلام کی ملکہ بلقیس سے شادی

سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس سے شادی کی اور انہیں یمن کی بادشاہت سے معزول نہ کیا۔ آپ نے اسے واپس یمن بھیج دیا اور خود بیت المقدس میں رہے۔ آپ نے یمن میں بلقیس کے لیے تین محل تعمیر کروائے۔

## گھوڑوں کو ترک کرنا

اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ آپ گھوڑوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھے حتیٰ کہ عصر کی نماز قضا ہوگئی اور سورج غروب ہو گیا۔ نماز کے ضائع ہونے کی وجہ سے آپ نے گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں کو تلوار سے کاٹ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کی صورت میں نعم البدل عطا فرمایا۔ یہ ہوا گھوڑوں سے زیادہ تیز، زیادہ قوی اور زیادہ عظمت کی مالک تھی۔ یہ ایک ایسی سواری تھی جس پر سفر کرتے سلیمان علیہ السلام کو کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ آپ جس طرف جس ملک کو تشریف لے جاتے ہوا خدمت کے لیے تیار ہوتی۔ آپ کے لیے لکڑیوں کا ایک تختہ بنایا گیا تھا اور یہ تختہ اتنا بڑا تھا کہ اس پر ضرورت کی تمام چیزیں رکھی جاسکتی تھیں۔ جب سلیمان علیہ السلام سفر کا ارادہ کرتے، سیر کی غرض سے ملک سے باہر جانا ہوتا یا جنگ کی خاطر کسی دشمن یا کسی بادشاہ کی طرف سفر کرنا ہوتا تو تمام سامان اس تختہ پر رکھ دیا جاتا اور سلیمان ہوا کو حکم دیتے وہ اس تختہ کو اٹھا لیتی۔ ہوا کی رفتار بھی آپ کے بس میں تھی۔ صبح بیت المقدس سے چلتے اور شام کو واپس آ جاتے۔

## تابنے کا چشمہ جاری

سورت سبا میں ہے کہ اور ہم نے مسخر کردی سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا۔ اس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی ہوتی اور شام کی منزل ایک ماہ کی ہوتی اور ہم نے جاری کر دیا ان کے لیے پگھلے ہوئے تابنے کا چشمہ اور کئی جن (ان کے تابع کردیئے) جو کام میں مصروف رہتے۔ ان کے سامنے ان کے رب کے اذن سے اور جو سرتابی کرتا ان میں سے ہمارے حکم سے تو ہم اسے چکھاتے پھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب وہ بناتے، آپ کے لیے جو آپ چاہتے پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیکھیں جو چولھوں پر جمی رہیں۔ اے داؤد علیہ السلام کے خاندان والو! شکر ادا کرو اور بہت کم ہیں میرے بندوں سے جو شکر گزار ہیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یمن میں اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کے لیے چاندی کا ایک چشمہ جاری فرما دیا تھا۔ سعدی فرماتے ہیں کہ پگھلی ہوئی چاندی کا یہ چشمہ صرف تین دن تک جاری رہا اور سلیمان علیہ السلام نے اپنی تمام ضروریات مثلاً مکانات کی تعمیر وغیرہ کے لیے اسے جمع فرمایا۔

## بیت المقدس کی تعمیر

سلیمان علیہ السلام چالیس دن تک اپنے تخت عدالت سے غائب رہے۔ چالیس دن گزارنے کے بعد واپس آئے۔ اسی دوران بیت المقدس کو مضبوط بنیادوں پر تعمیر کرنے کا ارادہ فرمایا۔ بیت المقدس کی تعمیر اول حضرت اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) کے ہاتھوں سرانجام پائی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بیت المقدس کی تعمیر نو کی تعمیر کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے کونسی مسجد تعمیر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا! مسجد بیت المقدس۔ میں نے عرض کیا ان دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے۔ آپ نے فرمایا چالیس سال۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا سوال اس شخص کے بارے تھا جس نے آخر میں مسجد کی تکمیل کی۔

## بکریوں کا قصہ جنہوں نے باغ کو بے برگ و بار کر دیا

سورت الانبیاء میں مذکور ہے اور یاد کرو داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو جب وہ فیصلہ کر رہے تھے ایک کھیتی کے جھگڑے کا جب رات کے وقت چھوٹ گئیں اس میں ایک قوم کی بکریاں اور ہم ان کے فیصلہ کا مشاہدہ کر رہے تھے سو ہم نے سمجھا دیا وہ معاملہ سلیمان علیہ السلام کو اور ان سب کو ہم نے بخشا تھا حکمت اور علم۔

قاضی شریح اور کئی اسلاف ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص کا انگور کا کھیت تھا جس میں دوسری قوم کی بکریاں چھوٹ گئیں اور اسے چٹ کر گئیں۔ ان بکریوں نے درختوں کو بے برگ و بار کر دیا اور کچھ باقی نہ بچا۔ دونوں فریق حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دعویٰ دائر ہوا فریقین کی گفتگو سن کر حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا کہ ریوڑ کا مالک اس نقصان کا معاوضہ دے۔ جب فریقین عدالت سے باہر آئے تو سلیمان علیہ السلام نے پوچھا! اللہ تعالیٰ کے نبی نے کیا فیصلہ فرمایا ہے تو انہوں نے صورت حال بیان کی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہوتا تو یہ فیصلہ دیتا کہ بکریاں کھیت والے کو دے دی جائیں اور اس وقت تک ان کے دودھ اور اون سے فائدہ حاصل کرتا رہے جب تک باغ صحیح ہو کر پھل نہ دینے لگ جائے۔ جب باغ ثمر بار ہو تو بکریاں مالک کو دے دی جائیں اور باغ باغ والے کے حوالے کر دیا جائے۔ یہ بات داؤد علیہ السلام کے گوش گزار ہوئی تو آپ نے فیصلہ تبدیل کر دیا اور سلیمان علیہ السلام کے مطابق فیصلہ دیا۔

## سلیمان علیہ السلام کا وصال

سورت سبا میں مذکور ہے۔ پس جب ہم نے سلیمان علیہ السلام پر موت کا فیصلہ نافذ کر دیا۔ نہ پتہ بتایا جنات کو آپ کی موت کا مگر زمین کی دیمک نے جو کھاتی رہی آپ کے عصا کو۔ پس جب آپ زمین پر آ رہے تو جنوں پر یہ بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب کو جانتے ہوتے تو (اتنا عرصہ) نہ رہتے۔ اس رسوا کن عذاب میں۔ سعدی، ابو مالک اور ابو صالح سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کئی دیگر صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام سال دو سال اور ماہ دو ماہ تک اور کبھی اس سے کم بیت المقدس میں خلوت نشین ہوتے۔ کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے۔ جب آپ کا وصال ہوا اس بار آپ کھانے پینے کی چیزیں لے کر بیت المقدس میں تشریف لے گئے تو شروع دن سے جب آپ صبح سویرے دیکھتے تو ایک درخت اگ چکا ہوتا۔ آپ اس کے پاس جاتے اس کا نام پوچھتے درخت اپنا نام بتاتا اور کہتا کہ میں فلاں مقصد کے لیے یا فلاں دوا کے لیے اگایا گیا ہوں۔ پس آپ اسے اپنے استعمال میں لاتے۔ حتیٰ کہ ایک درخت اگ آیا جس کو ”خروبہ“ کہا جاتا ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے اس کا نام پوچھا درخت نے کہا میں خروبہ ہوں۔ آپ نے پوچھا تو تو کس لئے اگا ہے۔ اس نے کہا میں اس عبادت گاہ کو مسمار کرنے کے لیے اگا ہوں۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میرے جیتے جی اللہ تعالیٰ اس کو مسمار نہیں فرمائے گا۔ لگتا ہے کہ تو میری ہلاکت کے لیے ہے۔ آپ نے اسے اکھیڑ لیا اور اپنے باغ میں لگا دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا کی۔ اے اللہ! جنوں کو میری موت سے بے بہرہ رکھنا کہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ جن غائب نہیں جانتے۔ سلیمان نے لکڑی کو چھیل کر ایک عصا بنایا۔ آپ حجرے میں داخل ہو گئے اور اپنے عصا پر ٹیک لگا کر نماز پڑھنے لگے۔ ابوداؤد اپنی سنن کے باب القدر میں فرماتے ہیں۔ حضرت خثیمہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں! سلیمان علیہ السلام نے موت کے فرشتے سے فرمایا جب تو میری روح قبض کرنے کا ارادہ کر لے تو مجھے بتا دینا۔ فرشتے نے عرض کیا میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا۔ میری طرف کتابیں بھیجی جاتیں ہیں۔ جن پر مرنے والوں کے نام ہوتے ہیں۔ عبداللہ بن وہب حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا جب تجھے میری روح قبض کرنے کا حکم دیا جائے تو مجھے بتا دینا ملک الموت تشریف لائے اور عرض کیا اے سلیمان علیہ السلام! آپ کی روح قبض کرنے کا حکم مل چکا ہے۔ آپ کی عمر میں صرف ایک لمحہ باقی ہے۔ آپ نے جنوں کو بلایا اور حکم دیا میرے ارد گرد بالوں کا محل بناؤ۔ جس کا کوئی دروازہ نہ ہو۔ آپ نماز پڑھنے



لگے اور عصا پر ٹیک لگائی۔ فرماتے ہیں ملک الموت سے بھاگے نہیں۔ جن آپ کے سامنے کام میں لگے رہے اور آپ کو کھڑا دیکھ کر سمجھتے رہے کہ آپ بقید حیات ہیں۔ دیمک نے آپ کے عصا کو کھانا شروع کیا۔ جب عصا اندر سے کھوکھلا ہو گیا تو سلیمان علیہ السلام کا بوجھ برداشت نہ کر سکا۔ آپ گر پڑے جب جنات نے دیکھا بھاگ گئے۔ یہ عرصہ ایک سال بیان کیا جاتا ہے۔

## (۲۱) حضرت ذکریا علیہ السلام

### قرآن میں ذکر

سورت مریم ۱۹ آیت ۴ ترجمہ: اس نے عرض کیا تھا! اے میرے مالک! بے شک گھل گئی ہیں ہڈیاں میری اور بھڑک اٹھا ہے میرا سر بڑھاپے کی سفیدی سے اور نہیں رہا میں تجھ سے دعا مانگ کہ اے میرے مالک کبھی نامراد۔

### ذکریا علیہ السلام کا بیٹے کے لیے اللہ سے دعا کرنا

آیت ۵ ترجمہ: اور بے شک مجھے سخت ڈر ہے اپنے بھائی بندوں سے اپنے پیچھے اور ہے میری بیوی بانجھ سو عطا کر دے تو مجھے اپنے فضل خاص سے ایک بیٹا۔

آیت ۶ ترجمہ: جو وارث بنے میرا اور میرا ث پائے آل یعقوب علیہ السلام سے اور بنا تو اسے اے میرے مالک پسندیدہ (انسان)۔

### ذکریا علیہ السلام کو بیٹے کی بشارت

آیت ۷ ترجمہ: (ارشاد ہوا) اے ذکریا! یقیناً ہم بشارت دیتے ہیں تجھے ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ نہیں رکھا ہم نے یہ نام اس سے پہلے کسی کا۔

آیت ۸ ترجمہ: عرض کیا! اے مالک کیونکر ہوگا میرے ہاں لڑکا جبکہ ہے میری بیوی بانجھ اور میں پہنچ گیا ہوں بڑھاپے میں انتہا کو۔

آیت ۹ ترجمہ: ارشاد ہوا! ایسا ہی ہوگا فرماتا ہے تیرا رب یہ (پیدا کرنا) میرے لیے بہت

آسان ہے۔ آخر پیدا کر چکا ہوں میں ہی تجھ کو بھی اس سے پہلے جبکہ نہ تھا تو کوئی چیز۔

**آیت ۱۰ ترجمہ:** عرض کیا! اے میرے مالک! مقرر کر دے تو میرے لیے کوئی نشانی۔ ارشاد ہوا! تیرے لیے نشانی یہ ہے کہ نہ بات کر سکے گا تو لوگوں سے تین رات (دن) مسلسل۔

**آیت ۱۱ ترجمہ:** چنانچہ نکل کر آئے وہ اپنی قوم کے پاس حجرے سے اور اشارے سے کہا انہیں کہ تسبیح کرتے رہو (اللہ کی) صبح و شام۔

**آیت ۱۲ ترجمہ:** (جب لڑکا پیدا ہو گیا تو ارشاد ہوا) اے یحییٰ! تھام لو ہماری کتاب کو مضبوطی سے۔ اور نوازا تھا ہم نے اسے دانائی سے بچپن میں ہی۔

**آیت ۱۳ ترجمہ:** اور نرم دلی عطا کی تھی اپنی جناب خاص سے اور پاکیزگی بھی اور تھا وہ پرہیزگار۔

**آیت ۱۵ ترجمہ:** اور سلام یحییٰ علیہ السلام پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن اٹھایا جائے گا دوبارہ زندہ کر کے۔

**سورت الانبیاء ۲۱ آیت ۸۹ ترجمہ:** اور (یاد کرو قصہ) ذکر یا علیہ السلام کا جب پکارا اس نے اپنے رب کو اے میرے مالک! نہ چھوڑنا مجھے اکیلا اور آپ ہی ہیں بہترین وارث۔

**آیت ۹۰ ترجمہ:** پس قبول کر لی ہم نے دعا اس کی اور عطا کیا اسے یحییٰ علیہ السلام اور درست کر دیا ہم نے اس کی خاطر اس کی بیوی کو۔ یقیناً یہ سب لوگ دوڑ ڈھوپ کیا کرتے تھے نیکی کے کاموں میں اور پکارتے تھے ہم کو رغبت اور خوف سے اور تھے ہمارے حضور جھکے رہنے والے۔

**سورت آل عمران ۳ آیت ۳۷ ترجمہ:** پس قبول فرمایا اس لڑکی کو اس کے رب نے احسن طریقے سے اور پروان چڑھایا اسے بہترین انداز سے اور سر پرست بنا دیا اس کا ذکر یا علیہ السلام کو۔ جب بھی جاتے اس کے پاس ذکر یا علیہ السلام محراب میں موجود پاتے اس کے پاس کھانے پینے کا سامان۔ کہتے اے مریم! کہاں سے آیا ہے تیرے پاس یہ۔ وہ جواب دیتی! یہ اللہ کے ہاں سے ہے۔ بے شک اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔

**آیت ۳۸ ترجمہ:** اس موقع پر دعا کی ذکر یا علیہ السلام نے اپنے رب سے۔ کہا اے میرے مالک! عطا کر مجھے اپنی قدرت خاص سے اولاد پاکیزہ بے شک تو ہے ہر ایک کی دعا سننے والا۔

**آیت ۳۹ ترجمہ:** پس آواز دی اسے فرشتوں نے جبکہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا محراب میں کہ

بے شک اللہ بشارت دیتا ہے تم کو یحییٰ علیہ السلام کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا کلمۃ من اللہ (عیسیٰ علیہ السلام) کی اور وہ سردار پارسا، نبی اور صالحین سے ہوگا۔

**آیت ۴۰ ترجمہ:** ذکر یا علیہ السلام نے کہا! اے میرے مالک کیونکر ہوگا میرے ہاں لڑکا جب کہ میں ہو چکا ہوں بوڑھا اور بیوی میری بانجھ ہے۔ جواب دیا اسی طرح اللہ کرتا ہے جو چاہے۔

**آیت ۴۱ ترجمہ:** عرض کیا اے میرے رب! مقرر کر دے میرے لئے کوئی نشانی۔ کہا! نشانی تمہاری یہ ہے کہ نہ بات کرو گے تم لوگوں سے تین دن مگر اشارے سے اور یاد کرتے رہنا اپنے رب کو بہت زیادہ اور تسبیح کرتے رہنا اس کی شام اور صبح۔

### ذکر یا علیہ السلام کا وصال

حضرت وہب بن منبہ سے لی گئی ایک روایت میں اختلاف ہے کہ کیا ذکر یا علیہ السلام فوت ہوئے یا آپ کو قتل کر دیا گیا۔ ایک روایت کی رو سے ذکر یا علیہ السلام اپنی قوم سے بھاگ کر کسی درخت (کی کھو) میں داخل ہو گئے۔ لوگ وہاں پہنچے اور درخت کو آری سے چیرنا شروع کر دیا۔ جب آری آپ کی پسلیوں تک پہنچی تو آپ تکلیف سے کراہ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اگر یہ چیخ و پکار بند نہ کی تو میں زمین اور جو کچھ اس پر ہے سب الٹ دوں گا۔ یہ سن کر آپ کی چیخیں رک گئیں حتیٰ کہ درخت کے ساتھ آپ بھی کٹ گئے۔

### حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ویرانوں میں بسیرا

کہتے ہیں کہ یحییٰ علیہ السلام ویرانوں میں رہنا پسند کرتے، درختوں کے پتے کھاتے، نہروں سے پانی پیتے، یہ بھی مذکور ہے کہ آپ کی خوراک گھاس تھی۔ اور فرمایا کرتے یحییٰ علیہ السلام تجھ سے زیادہ انعام یافتہ کون ہو سکتا ہے۔ یحییٰ علیہ السلام بے حد عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے تھے۔ ابن مبارک سے روایت ہے کہ یحییٰ علیہ السلام تین دن تک گم رہے۔ ذکر یا علیہ السلام انہیں تلاش کرتے ویرانے میں نکل گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ یحییٰ علیہ السلام قبر کھود کر اس میں لیٹ کر زار و قطار رو رہے ہیں۔ ذکر یا علیہ السلام نے فرمایا بیٹا میں تمہیں تین دن سے تلاش کر رہا ہوں اور تو قبر میں رو رہا ہے۔ عرض کی ابا جان آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک صحرا ہے جس سے صرف رونے والوں کے آنسوؤں کے ذریعہ گزارا جاسکتا ہے۔ علماء حدیث بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ علیہ السلام بہت گریہ زاری کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آنسوؤں کی کثرت سے رخساروں پر رونے کے نشان

پڑ گئے تھے۔

## یحییٰ علیہ السلام کی شہادت

یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے کئی اسباب بیان کیے گئے ہیں۔ مشہور ترین واقعہ یہ ہے کہ دمشق کا بادشاہ وقت ایک ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتا تھا جس کے ساتھ اس کا نکاح جائز نہ تھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بادشاہ کو شادی کرنے سے روکا۔ وہ عورت یحییٰ علیہ السلام سے سخت ناراض تھی۔ ایک دن بادشاہ اور وہ عورت جب اکٹھے ہوئے تو عورت نے یحییٰ علیہ السلام کے قتل کا مطالبہ کیا۔ بادشاہ نے اس کی بات مان لی۔ ایک شخص کو بھیج کر بادشاہ نے یحییٰ علیہ السلام کو قتل کروادیا اور آپ کا سر اور خون لے کر آیا اور ایک تھالی میں عورت کو پیش کیا۔ کہتے ہیں وہ عورت اسی لمحہ ہلاک ہو گئی۔

ایک قصہ یہ بھی ہے کہ یحییٰ علیہ السلام اپنے زمانہ کا بہترین انسان تھا۔ آپ تمام لوگوں سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔ آپ کو عورت ذات سے کوئی تعلق خاطر نہ تھا۔ بنی اسرائیل کے بادشاہ کی ملکہ آپ پر فریفتہ ہو گئی۔ اس نے یحییٰ علیہ السلام کو بلا بھیجا۔ آپ نے اللہ کے حکم کو مد نظر رکھتے ہوئے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں عید کی خوشیوں میں شریک ہونے کے لیے بادشاہ نکلا۔ ملکہ نے گرجوشی سے رخصت کیا۔ بادشاہ کو اس کی یہ حرکت حیران کر گئی۔ پہلے ایسا نہ کرتی تھی بادشاہ کے سامنے اس نے یحییٰ علیہ السلام کا خون طلب کیا۔ بادشاہ نے وعدہ کر لیا اور ملکہ نے کارندے بھیجے۔ یحییٰ علیہ السلام اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے شہید کر دیا۔ سر اور خون ملکہ کو پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کے گھروالے اور خدام کو زمین میں دھنس دیا۔

## (۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم

اللہ تعالیٰ نے سورت آل عمران میں ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم میرے بندوں میں سے ایک بندے ہیں۔ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح رحم مادر میں شکل و صورت سے نوازا۔ جس طرح دوسرے لوگوں کو شکل و صورت سے نوازا ہے۔ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ماں باپ کے بغیر کلمہ کن سے ہوئی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق والد کے بغیر کلمہ کن سے ہوئی۔ یہ واقعہ سورت مریم اور آل عمران میں درج ہے۔



## سیدہ مریم کی ولادت

محمد بن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ مریم کی ماں کے ہاں بچہ نہیں ہوتا تھا۔ ایک دن انہوں نے ایک پرندے کو دیکھا جو اپنے بچے کو خوراک دے رہا تھا۔ انہیں یہ دیکھ کر خیال آیا کہ کاش ان کے ہاں بھی بچہ ہوتا۔ پس انہوں نے نذرمانی کہہ کر ان کے ہاں بچہ ہوا تو اسے بیت المقدس کی مجاوری کے لیے وقف کر دیں گے۔ انہیں اسی وقت حیض کا خون آنا شروع ہو گیا جب وہ پاک صاف ہوئیں اور ان کے میاں ان کے قریب گئے انہیں حمل ہو گیا۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مختصر قصہ

اکثر مفسرین یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں تو ان کی والدہ انہیں کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس لے گئی۔ کیونکہ مریم کی والدہ نے مریم کو بیت اللہ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اور بیت المقدس کے مجاوروں کے سپرد کر دیا۔ جب بچی مجاوروں کے سپرد ہوئی تو باہم جھگڑنے لگے ہر ایک اس کی کفالت کا خواہشمند تھا حضرت ذکر یا علیہ السلام کا دور نبوت تھا۔ آپ بچی کی کفالت کا اپنے آپ کو زیادہ حق دار سمجھتے تھے کیونکہ آپ کی بیوی حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کی بیوی ان کی بہن ہے۔ طے پایا کہ قرعہ اندازی کی جائے۔ تقدیر نے یاوری کی قرعہ آپ کے نام نکلا۔

## آپ نے بچی کی کفالت کی ذمہ داری لی

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت ذکر یا علیہ السلام نے سیدہ مریم علیہا السلام کیلئے ایک مناسب کمرہ منتخب فرمایا تھا۔ کمرے میں کوئی اور داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت مریم کا دن رات عبادت و ریاضت میں گزرتا۔ حضرت ذکر یا علیہ السلام جب ان کے حجرہ عبادت میں تشریف لے جاتے تو بے موسم کے طرح طرح کے پھل موجود پاتے۔ گرمیوں کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمیوں میں دیکھ کر ایک دن وہ پوچھنے لگے مریم یہ پھل کہاں سے آتے ہیں انہوں نے جواب دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتے ہیں یہ وہ رزق ہے جو بارگاہ الہی سے مجھے عطا کیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔ اسی جگہ اور اسی وقت حضرت ذکر یا علیہ السلام کے دل میں یہ تمنا چٹکیاں لینے لگی کہ کاش ان کی پشت سے بھی ایک بچہ ہوتا۔

عرض کیا اے میرے اللہ عطا فرما مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد بے شک تو ہی سننے

والا ہے دعا کا۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ آپ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا اے مولا جب حضرت مریم کو بے موسم پھل عطا کرتا ہے مجھے بھی بچے سے نواز اگرچہ میزے ہاں بچہ پیدا ہونے کی عمر نہیں۔

### حضرت مریم کو بچے کی بشارت

اللہ فرما رہا ہے کہ ملائکہ نے مریم کو بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے وقت کی تمام عورتوں سے چن لیا ہے۔ تیرے ہاں بغیر باپ کے بچہ ہوگا اور وہ بچہ شرف و منزلت کا حامل نبی ہوگا۔ سیدہ مریم کو حکم دیا گیا کہ کثرت سے عبادت کرو اور خوب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا و سجود و رکوع کرو تاکہ اس کرامت کی اہل ہو سکو اور اس نعمت کا شکر بجالا سکو۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا جبریل حضرت مریم علیہا السلام کے سامنے ایک تندرست انسان کی شکل میں ظاہر ہوا۔ حضرت مریم بولیں میں پناہ مانگتی ہوں رحمن کی تجھ سے اگر تو پرہیزگار ہے۔ جبرائیل نے کہا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں عطا کروں تجھے ایک پاکیزہ فرزند۔ مریم بولیں اے بندہ خدا کیونکہ ہو سکتا ہے میرے ہاں بچہ حالانکہ مجھے نہیں چھوا کسی بشر نے اور نہ میں بد چلن ہوئی جبرائیل نے کہا یہ درست ہے۔ لیکن تیرے پروردگار نے کہا یوں بچہ دینا میرے لئے معمولی بات ہے یہ ایک ایسی بات ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے پس وہ حاملہ ہو گئیں اس بچہ سے پھر وہ چلی گئیں اس بچہ کو (شکم میں) لئے کسی دور جگہ۔ جب شروع ہوا درد زہا سے کھجور کے تنے کے پاس۔ وہ غمگین ہو کر کہنے لگیں: کاش! میں مر گئی ہوتی اس سے پہلے اور بالکل فراموش کر دی گئی ہوتی۔ پس پکارا اسے ایک فرشتے نے اے مریم غم زدہ نہ ہو جاری کر دی تیرے پروردگار نے تیرے نیچے ایک ندی اور بلاؤ اپنی طرف کھجور کے تنے کو۔ گرنے لگیں گی تم پر پکی ہوئی کھجوریں کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر دیکھو کسی شخص کو تو کہو اشارے سے کہ میں نے نذرمانی ہوئی ہے رحمان کے لئے خاموشی کے روزے کی پس میں آج کسی انسان سے گفتگو نہیں کرونگی۔ اس کے بعد وہ لے آئی بچے کو گود میں اٹھا کر قوم کے پاس قوم کے لوگوں نے کہا۔ اے مریم! تم نے بڑا جرم کیا ہے یہ ہی تیرا باپ برا تھا اور نہ ہی تیری ماں بد چلن تھی اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا لوگ کہنے لگے ہم اس بچے سے کیسے بات کریں۔ اچانک وہ بول پڑا کہ میں اللہ کا بندہ

ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے۔ جہاں کہیں بھی میں ہوں اور اسی نے مجھے حکم دیا ہے نماز ادا کرنے کا زکوٰۃ دینے کا۔ جب تک میں زندہ ہوں اور مجھے خدمت گار بنایا ہے میری والدہ کا اور اس نے نہیں بنایا مجھے جابر، بد بخت اور سلامتی ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے اٹھایا جائے گا زندہ کر کے یہ ہے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم۔ اور یہ ہے وہ سچی بات جس پر لوگ جھگڑ رہے ہیں۔ یہ زیب ہی نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کو کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ وہ پاک ہے۔ جب وہ فیصلہ فرما دیتا ہے کسی کام کا تو بس صرف اتنا حکم دیتا ہے اس کے لیے کہ ہو جاوے کام ہو جاتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی سوا اس کی عبادت کیا کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم علیہا السلام کی خود صفائی پیش کی اور بتایا کہ وہ صدیقہ ہیں اور میں نے اس کے بیٹے کو نبی مرسل بنایا جن کا شمار پانچ بڑے اولیٰ العزم رسولوں میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ علیہ السلام میں تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا عرض کی پروردگار! تو مجھے کیوں اٹھائے گا؟ فرمایا میں تجھے اٹھاؤں گا پھر آخری زمانہ میں نیچے اتاروں گا تاکہ تو اس نبی کی امت کے عجائب کو دیکھ سکے اور دجال لعین کے ساتھ جنگ کرنے پر ان کی مدد کر سکے۔ میں تجھے نماز کے وقت اتاروں گا پھر تو ان کے ساتھ نماز ادا نہیں کرے گا کیونکہ یہ امت مرحومہ ہے اور ان کے نبی کے بعد اور کوئی نبی نہیں۔

عبدالرحمن بن زید نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ہے پروردگار مجھے اس امت مرحومہ کے بارے آگاہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے۔ اس امت کے لوگ علماء اور حکماء ہوں گے۔ تیری تھوڑی عطا بھی راضی ہو جائیں گے۔ میں بھی ان کے تھوڑے سے عمل کی وجہ سے ان سے راضی ہو جاؤں گا۔ اے عیسیٰ علیہ السلام جنت کے اکثر باسی اسی امت کے لوگ ہوں گے۔ جتنا اس امت کی زبانیں اس کلمہ کا ورد کریں گے اتنے کسی قوم کے سرسجدے میں کبھی نہیں جھکے جتنے اس قوم کے سرسجدے میں جھکیں گے۔ ابن عساکر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی طرف وہی فرمائی مجھے اپنے دل میں وہ جگہ دے جو غم کے لیے ہے۔ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کر۔ میں تجھ سے محبت کروں گا۔ اور میرے علاوہ کسی غیر کی طرف مائل نہ ہو ورنہ پکڑ لوں گا۔ مصیبت پر صبر کر اور قضا پر راضی رہ۔ ایسا ہو جا کہ میری مسرت تجھ میں ہو بلاشبہ میری خوشی اس میں ہے کہ



میری فرمانبرداری کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے میرے قریب ہو جا اور اپنی زبان سے میرے ذکر کو زندہ کر دے۔ میری محبت تیرے سینے میں رہے تاکہ تجھے غفلت سے بیدار کر دے اور صرف میرا ہو کے رہنے والا بن جا۔ مخلوق کو میری نصیحت سنا دو میرے بندوں میں میرے عدل کے ساتھ فیصلے کر۔ میں نے تیری طرف شفا (انجیل) نازل فرمائی جو دلوں کو دوسوسوں کے مرض سے بچاتی ہے۔ اور میں اندھے پن پر پردوں سے تجھے آنکھوں کا نور عطا فرمایا۔ حریص مت بن جا گویا کہ تو زندہ سانس لیتے ہوئے بھی مردہ ہے۔ اے طیب و طاہر والدہ کے بیٹے زندگی کے ان ایام میں اپنی ذات پر رو ایک ایسے شخص کا رونا جس نے اہل و عیال کو الوداع کہا ہو اور لذت کو اپنے گھر والوں کے لیے چھوڑ کر اللہ کی نعمتوں اور بخششوں کا راغب اور طلبگار ہوا ہو۔ دنیا میں نرم گفتار ہو کر رہ اور سلام کو عام کر۔ جب ابرار کی آنکھیں سو جائیں تو اس وقت جاگنے والا بن جا۔ ذرا دیکھ تو آخرت کے لیے کیا لے کر رہا ہے۔ قیامت قریب ہے۔ شدید اور دل دہلا دینے والا زلزلہ آیا ہی چاہتا ہے اس وقت نہ مال نفع دے گا اور نہ گھر والے۔ دنیا میں اللہ کو طلب کر کہ ایک دن ایسا آنے والا جس دن سب اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ستانے کے ساتھ ہی دنیا سے چل دے تیرے لئے اس کی کھروری اور سخت چیزیں کافی ہونی ہوئیں تو نے دیکھ لیا ہے۔ جو کچھ کر رہا ہے۔ ہر عمل کا حساب دینا ہوگا۔ اگر تیری آنکھ ان نعمتوں کو دیکھ لے جو میں نے اپنے اولیا و صالحین کے لیے تیار کر رکھی ہیں تو تیرا دل پگھل جائے اور روح پر داز کر جائے۔

### عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس لعین سے ملاقات

ابوداؤد کتاب القدر میں فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ابلیس کی ملاقات ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران آپ کے پاس ابلیس آیا اور کہنے لگا کیا تو سمجھتا ہے کہ ہر چیز قضاء و قدر کی پابند ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ہاں! ابلیس کہنے لگا آپ اپنے آپ کو اس پہاڑ سے گرا دے اور کہہ دے کہ تقدیر میں ایسا ہی تھا۔ آپ نے فرمایا! اے لعین اللہ تعالیٰ بندوں سے امتحان لیتا ہے نہ کہ بندے اللہ تعالیٰ سے امتحان لیتے ہیں۔ ابلیس نے کہا! اے عیسیٰ علیہ السلام پسر مریم آپ وہ ہیں جو ربوبیت کی عظمتوں تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے پنگھوڑے میں کلام کیا جب کہ دودھ پیتے بچے تھے۔ آپ مردوں کو زندگی عطا کرتے ہیں ابلیس نے پھر کہا بخدا آپ ہی آسمان کے آلہ ہیں اور آپ ہی زمین کے معبود ہیں آپ کو بندہ بن کر نہیں رہنا چاہیے ابلیس نے بہت درغلانے کی کوشش کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چاہتے



تھے کہ کسی طرح اس ملعون سے جان چھوٹ جائے لیکن وہ کسی صورت دور نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ بھی کہا کہ بندگی تجھے زیب نہیں دیتی راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ سے مدد کے خواستگار ہوئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام تشریف لائے جب ابلیس کی ان دو فرشتوں پر نظر پڑی تو بھاگ نکلا۔ جب ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ پر رہنے کی کوشش کی تو فرشتوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پر مارا جس سے ابلیس بطن دادی میں جا پڑا۔ ابلیس نے دوبارہ آ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ کو بتا چکا ہوں آپ کو بندہ بن کر نہیں رہنا چاہیے۔ میں تیرے بھلے کی بات کہتا ہوں۔ میں شیطانوں کو حکم دوں گا وہ تیرا حکم مانیں گے۔ اور جب لوگ شیطانوں کو تیری اطاعت کرتے دیکھیں گے تو وہ تیری عبادت شروع کر دیں گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تو واحد خدا بن جا اللہ تعالیٰ آسمان کا الہی ہے تو زمین کا الہ بن جا۔

آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے فریاد کی اور خوب آہ وزاری کی اسی دوران اسرائیل علیہ السلام اترے حضرت اسرائیل علیہ السلام نے ابلیس کو اپنے پروں سے ایک ضرب لگائی جس سے وہ سورج سے جا ٹکرایا پھر ایک اور ضرب لگائی وہ نیچے زمین پر آ رہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزرا ایک جگہ سے ہوا دیکھا تو وہ گرا پڑا تھا۔ کہنے لگا اے عیسیٰ علیہ السلام آج مجھے آپ نے بڑی تھکاوٹ میں مبتلا کر دیا۔ پس اسی گفتگو کے ساتھ ہی ابلیس کو عین الشمس میں پھینک دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے پھر ابلیس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے احسانات اور نعمتوں کا ذکر کرتے فرماتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے صرف ماں کے ذریعہ پیدا کر کے خاص احسان فرمایا اور انہیں اپنی قدرت کاملہ کی دلیل بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو منصب رسالت پر فائز کر دیا اور کافروں کی ایذا رسانیوں سے آپ کو بچایا۔ یعنی آپ بچپن کی عمر میں پنگھوڑے میں لیٹے اور بڑی عمر میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلا رہے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آپ مٹی سے پرندے کی طرح ایک صورت اور ایک مورتی بناتے تھے جس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حکم ملتا۔ اس بے جان مورتی میں پھونکتے تو وہ میرے اذن سے پرندہ بن جاتی۔ آپ علیہ السلام میرے اذن سے مردے کو زندہ کر کے قبر سے نکال کھڑا کرتے تھے۔ یہودیوں نے جب آپ کو قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو

زندہ اٹھالیا اور ان کی ایذا رسانیوں اور مکرو فریب سے انہیں اللہ تعالیٰ نے بچا کر اپنے حریم قدس میں جگہ عطا فرمادی۔

اور تندرست کر دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور (لا علاج) کوڑھی کو اور بتاتا ہوں تمہیں جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم رکھتے ہو اپنے گھروں میں اور میں تصدیق کرنے والا ہوں اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتاب تورات کی تاکہ میں ہلال کردوں تمہارے لئے بعض وہ چیزیں جو پہلے حرام کی گئی تھیں تم پر۔ آپ کی کرامات دیکھ کر کچھ لوگ آپ کے مددگار بن گئے اور بنی اسرائیل کے بد بخت لوگ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے درپے آزار ہو گئے۔ انہوں نے وقت کے بادشاہ سے شکایت کی کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے آپ کو بادشاہ کہتا ہے بادشاہ کو بھی یہ بات پسند نہ آئی انہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنا لیا۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن میں ذکر

سورت آل عمران ۳ آیت ۴۲ ترجمہ: اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم! بے شک اللہ نے منتخب کر لیا ہے تم کو اور پاک کر دیا ہے تمہیں اور برگزیدہ بنا دیا ہے تم کو تمام دنیا کی عورتوں سے۔

آیت ۴۳ ترجمہ: اے مریم! تابع فرمان بن کر دست بستہ کھڑی رہو۔ اپنے رب کے حضور اور سجدہ کرو اور جھکا کر جھکنے والوں کے ساتھ۔

## کفالت میں لینے کی قرعہ اندازی

آیت ۴۴ ترجمہ: یہ (باتیں) غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم وحی کر رہے ہیں تمہاری طرف حالانکہ نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ ڈال رہے تھے اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لیے) کہ کون ان میں سے سرپرست بنے مریم کا اور نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مریم کو فرشتوں کی بشارت

آیت ۴۵ ترجمہ: اس وقت کہا تھا فرشتوں نے اے مریم! بے شک اللہ بشارت دیتا ہے تم کو کلمۃ من اللہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم ہوگا۔ ذی وجاہت دنیا اور آخرت میں اور اللہ

کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔

**آیت ۴۶ ترجمہ:** اور باتیں کرے گا لوگوں سے گہوارے میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوگا۔

**آیت ۴۷ ترجمہ:** مریم نے کہا (ہائے) میرے رب! کہاں سے ہوگا میرے ہاں بچہ جبکہ نہیں چھوا ہے مجھے کسی مرد نے۔ جواب دیا! اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے جب فیصلہ کر لیتا ہے وہ کسی امر کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔

### عیسیٰ علیہ السلام رسول ہوں گے رسول کی خوشخبری

**آیت ۴۸ ترجمہ:** اور تعلیم دے گا اللہ اس کو کتاب و حکمت اور تورات اور انجیل کی۔

**آیت ۴۹ ترجمہ:** اور رسول بنا کر بھیجے گا بنی اسرائیل کی طرف (پھر جب وہ مبعوث ہوا تو اس نے کہا) بے شک میں لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی طرف سے۔ بے شک میں بناتا ہوں تمہارے سامنے مٹی سے مجسمہ پرندے کی مانند پھر پھونکتا ہوں اس کے اندر سو وہ بن جاتا ہے وہ پرندہ اللہ کے حکم سے اور تندرست کرتا ہوں۔ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اور زندہ کرتا ہوں مردوں کو اللہ کے حکم سے اور بتا سکتا ہوں تم کو جو تم کھاتے ہو اور جو تم ذخیرہ کرتے ہو اپنے گھروں میں بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم ایمان لانے والے۔

**آیت ۵۲ ترجمہ:** پھر جب محسوس کیا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی طرف سے کفر و انکار تو کہا کون ہے میرا مددگار اللہ کی راہ میں کہا حواریوں نے ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ ایمان لائے ہم اللہ پر اور تم گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں۔

**آیت ۵۴ ترجمہ:** اور چلے (بنی اسرائیل عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف) چالیس اور چلا اپنی چال اللہ اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

**آیت ۵۵ ترجمہ:** جب کہا اللہ نے! اے عیسیٰ علیہ السلام! بے شک میں واپس لے لوں گا تمہیں اور اٹھالوں گا تم کو اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تم کو ان لوگوں کے (گندے ماحول) سے جو کافر ہیں اور کروں گا ان لوگوں کو جنہوں نے اتباع کی تمہاری غالب ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا قیامت کے دن تک پھر میری طرف لوٹ کر آنا ہے تمہیں۔ پس فیصلہ کروں گا میں تمہارے درمیان ان باتوں کا جن میں تم باہم اختلاف کرتے ہو۔

**آیت ۵۹ ترجمہ:** بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ کے ہاں مانند ہے آدم کی مثال کے پیدا کیا سے اللہ نے مٹی سے پھر حکم دیا اُسے کہ ہو جاسو وہ ہو گیا۔

**سورت المائدہ ۵ آیت ۱۱۰ ترجمہ:** جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم! یاد کرو میرا انعام (جو کیا میں نے) تم میں اور تمہاری والدہ پر جب میں نے مدد کی تمہاری روح القدس سے باتیں کرتے تھے تم لوگوں سے گوارہ میں اور بڑی عمر میں بھی اور جب سکھائی میں نے تم کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل اور جب بناتے تھے۔ تم گارے سے پرندے کی سی صورت میرے حکم سے پھر پھونک مارتے تھے اس میں تو بن جاتا تھا وہ پرندہ میرے حکم سے اور اچھا کر دیتے تھے تم مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب نکال کھڑا کرتے تھے تم مردوں کو میرے حکم سے اور جب روکا تھا میں نے بنی اسرائیل کو تم پر (زیادتی کرنے) سے جب لے کر گئے تھے تم ان کے پاس روشن دلیلیں تو کہنے لگے وہ لوگ جو کافر تھے ان میں سے نہیں ہے یہ مگر جادو کھلا۔

**آیت ۱۱۲ ترجمہ:** جب کہا حواریوں نے اے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کیا ایسا کر سکتا ہے تمہارا رب کہ اتارے ہم پر ایک خوان آسمان سے، کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈرو اللہ سے اگر ہو تم مومن۔

**آیت ۱۱۳ ترجمہ:** کہا عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نے اے اللہ ہمارے رب نازل فرما،

خوان آسمان سے جو بن جائے ہمارے لئے عید ہمارے پہلوں کے لیے اور ہمارے دل کے لیے اور ہونشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہمیں اور تو ہی ہے سب سے بہتر رزق دینے والا۔

**آیت ۱۱۵ ترجمہ:** کہا اللہ نے میں ضرور اتاروں کا (وہ خوان) تم پر پھر جس نے ناشکری کی

اس کے بعد تم میں سے تو میں عذاب دوں گا اس کو ایسا عذاب کہ نہیں دوں گا اس جیسا کہ اب کسی کو اہل جہاں میں سے۔

**آیت ۱۱۶ ترجمہ:** اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ

بنالو مجھے اور میری ماں کو دو معبود اللہ کے سوا؟ وہ جواب دین گے کہ پاک ہے تو نہیں زیب دیتا مجھے کہ کہوں میں ایسی بات جس کا نہیں مجھے کوئی حق۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو بے شک تجھے اس کا علم ہوتا تو جانتا ہے وہ جو میرے علم میں ہے اور نہیں جانتا میں جو تیرے جی میں ہے بے شک تو جاننے والا ہے غیب کی باتوں کو۔



## حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے نہ سولی پر چڑھے

سورت النساء ۴ آیت ۱۵۷ ترجمہ: اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے قتل کیا ہے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو رسول ہیں اللہ کے حالانکہ نہیں قتل کیا۔ انہوں نے اس کو اور نہ سولی پر چڑھایا اسے بلکہ معاملہ مشتبه کر دیا گیا ان کے لیے اور بے شک وہ لوگ جنہوں نے اختلاف کیا اس معاملہ میں ضرور بتلا ہیں شک میں اس بارے میں اور نہیں ہے انہیں اس واقع کا کچھ بھی علم۔ سوائے گمان کی پیروی کے اور نہیں قتل کیا ہے انہوں نے مسیح کو یقیناً۔

## اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا

آیت ۱۵۹ ترجمہ: اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ضرور ایمان لائے گا مسیح علیہ السلام پر اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا مسیح علیہ السلام ان پر گواہ۔

## اللہ تین نہیں ہیں (تثلیث)

آیت ۱۷۱ ترجمہ: اے اہل کتاب مت مبالغہ کرو اپنے دین کے معاملہ میں اور مت کہو اللہ کی شان میں، مگر وہ بات جو سچ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جو بھیجا تھا مریم کی طرف اور روح تھی اللہ کی طرف سے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور مت کہو کہ (اللہ) تین ہیں، باز آ جاؤ بہتر ہوگا تمہارے لئے حقیقت یہ ہے کہ صرف اللہ ہی معبود یکتا ہے۔ پاک ہے اس کی ذات اس (عیب) سے کہ ہو اس کی اولاد اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور کافی ہے اللہ کا ساز۔

آیت ۱۷۲ ترجمہ: ہرگز نہیں باعث عار مسیح علیہ السلام کے لیے یہ بات کہ ہو وہ بندہ اللہ کا اور نہ مقرب فرشتوں کے لیے اور جس نے باعث عار سمجھا اللہ کی بندگی کو اور تکبر کیا تو عنقریب اکٹھا کرے گا اللہ انہیں اپنے پاس سب کو۔

سورت مریم ۱۹ آیت ۱۶ ترجمہ: اور بیان کرو اس کتاب میں حال مریم کا جب کنارہ کش ہو کر وہ اپنے گھر والوں سے (معتکف ہو گئی) مشرقی گوشے میں۔

آیت ۱۷۱ ترجمہ: اور لڑکا لیا ان کی طرف پردہ تو بھیجا ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ اور نمودار ہوا وہ بن کر اس کے سامنے ایک پورا آدمی۔

آیت ۱۸ ترجمہ: کہا مریم نے میں بے شک پناہ لیتی ہوں رحمن کی تجھ سے اگر ہے تو اللہ سے ڈرنے والا۔

آیت ۱۹ ترجمہ: اس نے کہا حقیقت یہ ہے کہ میں بھیجا ہوا ہوں تمہارے رب کا تاکہ عطا کروں تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا۔

آیت ۲۰ ترجمہ: مریم نے کہا کیونکر ہوگا میرے ہاں لڑکا جب کہ نہیں چھوٹا ہے مجھے کسی آدمی نے اور نہیں ہوں میں بدکار۔

آیت ۲۱ ترجمہ: اس نے کہا ایسا ہی ہوگا فرمایا ہے تمہارے رب نے کہ ایسا کرنا میرے لئے بہت آسان ہے اور یہ اس لئے کریں گے کہ بنائیں ہم اسے ایک نشانی انسانوں کے لیے اور رحمت اپنی طرف سے اور ہے یہ معاملہ طے شدہ۔

آیت ۲۲ ترجمہ: سو حاملہ ہو گئیں مریم اور چلی گئیں اسی حالت میں ایک دور دراز جگہ۔

آیت ۲۳ ترجمہ: پھر لے گیا اسے دروازہ ایک کھجور کے درخت کے نیچے کہنے لگیں کاش میں مرجاتی اس سے پہلے ہی اور ہو جاتی بے نام و نشان۔

آیت ۲۴ ترجمہ: پھر پکارا اسے فرشتے نے نچلی جانب سے کہ غم نہ کرو یقیناً رواں کر دیا ہے تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ۔

آیت ۲۵ ترجمہ: اور ہلاؤ اپنی طرف کھجور کے تنے کو تو ٹپک پڑیں گی تم پر کھجوریں پکی ہوئی۔

آیت ۲۶ ترجمہ: پس کھاؤ اور پیو اور ٹھنڈی کرو اپنی آنکھیں پھر اگر دیکھو تم آدمیوں میں سے کسی کو تو (اشارے سے) کہہ دو کہ بے شک میں نے نذرمانی ہے رحمن کے لیے (چپ کے) روزے کی سو ہرگز نہیں بات کروں گی میں آج کسی شخص سے۔

آیت ۲۷ ترجمہ: پھر لائی وہ اس (بچے) کو اپنی قوم کے پاس گود میں اٹھائے ہوئے وہ کہنے لگے! اے مریم! تم نے تو کر ڈالا ہے بڑا پاپ۔

آیت ۲۸ ترجمہ: اے ہارون غالیظام کی بہن نہ تھا تیرا باپ بڑا آدمی اور نہ تھی تیری ماں بدکار۔

آیت ۲۹ ترجمہ: پس اشارہ کیا مریم نے بچے کی طرف وہ کہنے لگے کیسے بات کریں ہم اس سے جو ہے گود میں ایک چھوٹا سا بچہ۔

آیت ۳۰ ترجمہ: (اس وقت وہ بچہ) بول اٹھا بے شک میں بندہ ہوں اللہ کا عطا کی ہے اس نے مجھے کتاب اور بنایا ہے مجھے نبی۔

آیت ۳۱ ترجمہ: اور کیا ہے اس نے مجھے برکت والا جہاں بھی میں ہوں اور حکم دیا ہے اس نے مجھے نماز کا اور زکوٰۃ کا جب تک رہوں میں زندہ۔

آیت ۳۲ ترجمہ: اور حق شناس رہوں اپنی والدہ کا اور نہیں بنایا اس نے مجھے سرکش اور بد بخت۔

آیت ۳۳ ترجمہ: اور سلام ہے مجھ پر جس دن پیدا ہوا میں اور جس دن مروں گا اور جس دن اٹھایا جاؤں گا میں زندہ کر کے۔

آیت ۳۴ ترجمہ: یہ ہیں عیسیٰ علیہ السلام بن مریم (اور یہ ہے وہ) سچی بات جس کے بارے میں جھگڑتے ہیں یہ لوگ۔

### آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنتی ازواج

یہاں سیدہ مریم بنت عمران کا ذکر مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوب پاک صاف اور دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت فرمائی۔ ایک حدیث میں روایت ہے کہ آپ کو جنت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف حاصل ہوگا۔ اس طرح آسیہ بنت مزائم فرعون کی بیوی اور موسیٰ علیہ السلام کی ہمیشہ کثم سے نکاح کر دیا ہے۔

زبیر بن بکار نے ابو داؤد سے روایت کیا کہ جب حضرت خدیجہ بیمار ہوئیں آپ نے فرمایا اور یہ بھی فرمایا۔ اے خدیجہ! جب اپنی سونوں سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا۔ حضرت خدیجہ نے فرمایا کیا تم نے میرے سے پہلے بھی شادی کی تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن اللہ نے نکاح فرما دیا ہے۔

### قدرت کی کرشمہ سازی

اور لوگ یقین کر لیں کہ جو بن باپ کے بچہ پیدا کر سکتا ہے وہ انواع و اقسام کی مخلوق پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہی اللہ ہے جس نے حضرت آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا اور حوا کو بغیر عورت کے پیدا فرمایا۔ اب وہی ذات سیدہ مریم کے لطن سے بن باپ ایک بچہ پیدا

فرما رہی ہے۔ وہ ذات کسی قانون کا محتاج اور پابند نہ ہے۔ ساری مخلوق کو نر اور مادہ سے پیدا فرمایا اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے جیسے سورت التحریم آیت ۱۲ میں ہے اور (دوسری مثال) مریم بن عمران کی ہے جس نے اپنے گوہر عصمت کو محفوظ رکھا تو ہم نے پھونک دی اس کے اندر اپنی طرف سے روح۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ نے جبریل کے ذریعہ کروایا۔ مریم کے پاس جس فرشتے کو قرآن میں مذکور سورت مریم آیت ۷۱ ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا وہ جبریل تھا۔ جبریل نے سیدہ مریم کے گریبان میں نفخ روح کو پھونکا اور وہ حاملہ ہو گئیں۔

### عیسیٰ علیہ السلام کے بارے تین گروہ

سورت النساء میں تین گروہوں کا ذکر ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام رب ہیں۔ ایک گروہ کہتا ہے وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور ایک گروہ کہتا ہے کہ وہ تین میں سے تیسرے ہیں۔

**جائے ولادت:** حدیث کی رو سے آپ کی جائے ولادت بیت اللحم ہے۔

### وقت ولادت معجزات

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ جس دن عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی مشرق و مغرب کے تمام بت منہ کے بل گر پڑے اور شیاطین حیران تھے کہ یہ کیا ہوا۔ یہاں تک کہ ابلیس نے اس راز سے پردہ اٹھایا اور انہیں آگاہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہو چکی ہے اور وہ اپنی ماں کی گود میں لیٹے ہیں۔ اور فرشتے ان پر جھکے ہوئے ہیں۔ ولادت کی رات ایک بڑا ستارہ نمودار ہوا جسے دیکھ کر فارس کا بادشاہ ڈر گیا اور کاہنوں سے اس نے ستارے کے بارے پوچھا۔ کاہنوں نے بتلایا کہ شام میں کوئی با عظمت بچہ پیدا ہوا ہے۔ بادشاہ نے قاصد کے ہاتھ تحائف بھجوائے۔ جب یہ لوگ ملک شام آئے تو بادشاہ نے ان کی آمد کا مقصد پوچھا انوں نے بتایا کہ وہ ایک عظیم بچے کو تحفہ دینے آئے ہیں۔ جس کی پیدائش شام میں ہوئی ہے۔ آپ کی بچپن کی گفتگو کی وجہ سے ہر ایک جانتا تھا۔ بادشاہ نے ان کے ساتھ اپنا ایک قاصد بھی بھیجا تا کہ وہ بچے کو دیکھ آئے کیونکہ وہ اس کے قتل کے درپہ تھا۔

### مصر کی طرف ہجرت

جب یہ قاصد مریم کے پاس تحفے لے کر آئے وہ واپس جاتے ہوئے بتلا گئے کہ شام کے لوگ تیرے بچے کو قتل کر دیں گے۔ سیدہ مریم نے بچے کو اٹھایا اور مصر کی راہ لی۔ آپ ایک عرصہ



تک مصر قیام پذیر رہیں حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عمر بارہ سال کو پہنچ گئی۔

### ایلیا واپسی کا حکم

اسحاق بن بشر نے فرمایا کہ ہم سے اور لیس نے کہا! انہوں نے اپنے دادا وہب سے روایت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر جب تیرہ سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مصر سے ایلیا واپس آنے کا حکم دیا۔ آپ کی والدہ کے خالہ زاد بھائی یوسف آپ کے پاس آئے۔ وہ آپ کو واپس ایلیا لے آئے اور عیسیٰ علیہ السلام انجیل کے نزول تک اسی شہر میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تورات کا علم بھی دیا اور احیاء موتی۔ بیماروں کو شفا، غیبی چیزوں کا علم جو بزرگ گھروں میں ذخیرہ کرتے تھے جیسے معجزات سے نوازا۔ آپ پورے علاقہ میں مشہور ہوئے۔

### کتب سماویہ کا نزول

بقول عبداللہ بن صالح حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات جب نازل ہوئی تو رمضان کی چھ راتیں گزر چکی تھیں۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تو رمضان کی بارہ راتیں گزر چکی تھیں اور زبور تورات کے چار سو پچاس سال بعد نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی تو رمضان کے مہینے کی اٹھارہ راتیں گزر چکی تھیں اور انجیل زبور کے ایک ہزار پچاس سال بعد نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل فرمایا جبکہ رمضان کی چوبیس تاریخ تھی۔

### عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اٹھایا گیا

اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے معجزات سے نوازا جو اطباء و حکما کی دسترس سے باہر تھے۔ بھلا ایسا کوئی طبیب کہاں سے لاتا جو بالکل مادر زاد اندھے کو بینا کرتا، کون تھا جو کوڑھی کو شفا دیتا اور مرض مترن کے مریض کے جسم پر ہاتھ پھیر کر انہیں تندرست کرتا، مردے کو زندہ کرتا، لوے لنگڑے تندرست ہوتے، جب عیسیٰ علیہ السلام نے ان پر دلائل قائم کیے تو اکثر کفر و ضلالت اور عناد پر قائم رہے۔ چند لوگ جو نیک خواہ اور نیک طبیعت تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی اور مددگار بن گئے۔ بنی اسرائیل کے بد بخت لوگ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کے درپے آزار ہو گئے۔ انہوں نے بادشاہ سے شکایت کی۔ ان کی یہ کوشش تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام قتل ہو جائیں اور سولی پر لٹک جائیں لیکن

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا اور ان کے درمیان سے آپ اٹھالیے گئے۔ انہی بد بختوں میں سے ایک شخص کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا۔ لوگوں نے اسے عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر سولی دے دی۔ یہودی خوش ہوئے کہ ان کی محنت ٹھکانے لگی اور عیسیٰ علیہ السلام تختہ دار پر جھول گیا۔ حتیٰ کہ آپ کے ماننے والوں نے بھی پیروی کی۔ کوئی اصل حقائق ماننے کو تیار نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا: ترجمہ اور یہودیوں نے بھی (مسیح کو قتل کرنے کی) خفیہ تدبیر کی اور (مسیح کو بچانے کے لیے) اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب سے بہتر (اور موثر) خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔

## آسمان سے دسترخوان کا نزول

**سورت المائدہ:** جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ علیہ السلام کیا یہ کر سکتا ہے تیرا رب کہ اتارے آسمان سے دسترخوان ہم پر (ان کی اس تجویز پر) عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ڈرو اللہ سے اگر تم مومن ہو۔ حواریوں نے کہا ہم تو بس یہ چاہتے ہیں کہ ہم کھائیں اس سے اور مطمئن ہو جائیں ہمارے دل اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا تھا اور ہم ہو جائیں اس پر گواہی دینے والوں میں سے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! اے اللہ ہم سب کو پالنے والے اتار ہم پر دسترخوان آسمان سے۔ بن جائے ہم سب کے لیے خوشی کا دن اور رزق دے ہمیں اور تو ب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بلاشبہ میں اتارنے والا ہوں اسے تم پر پھر جس نے کفر اختیار کیا اس کے بعد تم سے توبے شک میں عذاب دوں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو تیس دن روزے رکھنے کا حکم دیا جب تیس روزے مکمل ہوئے تو خوان کا مطالبہ کیا کیونکہ وہ آسمانی خوان کھا کر اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اللہ نے ان کے روزے قبول فرمائے اور ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔ جب ان لوگوں کا اصرار بڑھ گیا تو آپ واپس شہر تشریف لائے پوسٹین پہنی جو سر سے پاؤں تک لمبی تھی۔ سر جھکا کر آہ وزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز فرمائے اور نزول مائدہ کی دعا کی۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دسترخوان نازل فرمایا جو لوگ دو بادلوں پر اترتا دیکھ رہے تھے۔ دسترخوان آہستہ آہستہ قریب آتا گیا۔ جب وہ بہت قریب آ گیا تو عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اللہ تعالیٰ باعث رحمت بنا نا زحمت نہ بنا نا اور اس میں برکت و سلامتی پیدا فرمانا۔ دسترخوان اور قریب ہوا حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس پر ایک رومال پڑا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے بسم اللہ

خیرالرازقین پڑھ کر اس سے رومال اٹھایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں سات مچھلیاں اور سات روٹیاں رکھی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ سرکہ بھی تھا۔ ایک قول کے مطابق انا اور دوسرے پھل بھی تھے۔ دسترخوان سے خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو جا تو وہ ہو گیا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کھاؤ حواری کہنے لگے جب تک آپ تناول نہیں فرمائیں گے ہم ہرگز نہیں کھائیں گے۔ آپ نے فرمایا تم نے تو اس سوال کی ابتدا کی تھی انہوں نے پہلے کھانے سے انکار کر دیا۔ آپ نے فقیروں، محتاجوں، مریضوں اور لاعلاج کوڑیوں کو جو تعداد میں ایک ہزار تین سو تھے۔ فرمایا! تم شروع کرو انہوں نے دسترخوان سے خوانِ نعمت تناول کیا تو سب تکلیفیں اور لاعلاج بیماریاں دور ہو گئیں۔ جو کئی سالوں سے انہیں پریشان کر رہی تھیں۔ جب لوگوں نے ان برکتوں کو ملاحظہ فرمایا تو بہت نادم ہوئے کہنے لگے کہ کاش ہم پہل کرتے تو نہ جانے کتنی رحمتوں سے مالا مال ہو جاتے۔ یہ کھانا ہر روز ایک مرتبہ اترتا لوگ اسے کھاتے۔ آخری آدمی بھی سیر ہو کر کھاتا۔ جس طرح پہلا کھاتا ایک قول کے مطابق تقریباً سات ہزار آدمی اس دسترخوان سے سیر ہوتے۔ پھر خوان ایک دن کے وقفے سے اترنا شروع ہو گیا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا کہ یہ کھانا صرف فقیروں اور حاجتمندوں کے لیے ہے۔ غنی لوگ اسے نہیں کھا سکتے یہ سن کر منافق چہ مگوئیاں کرنے لگے اور دسترخوان بند ہو گیا۔ لوگوں نے کھانا اکٹھا کر کے دوسرے دن کے لیے جمع کرنا شروع کر دیا تھا۔ جس سے مسخ ہو کر وہ بند اور خنزیر بن گئے۔

### عیسیٰ علیہ السلام کا رہن سہن اور خوراک و لباس

راوی کہتے ہیں اون کا لباس پہنتے۔ درختوں کے پتے کھاتے۔ جہاں رات ہو جاتی وہیں سو جاتے۔ نہ کوئی گھر تھا اور نہ گھر والے۔ نہ کچھ مال و متاع تھا اور نہ کل کے لیے ذخیرہ۔ جب کبھی قیامت کا تذکرہ ہوتا زار و قطار رونے لگتے۔ تہ بند چھوٹا تھا جس سے صرف شرمگاہ چھپی ہوئی تھی۔ پاؤں سے ننگے بکھرے بال میرے ہم نشین غربا و مساکین مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں۔ بھلا مجھ سے زیادہ غنی اور نفع حاصل کرنے والا کون ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے آدم کے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ دنیا میں مسافر بن کر زندگی گزار۔ مساجد کو اپنا گھر بنا۔ آنکھ کو رونا سکھا۔ جسم کو صبر کی تعلیم دے۔ دل کو غور و فکر سکھا، کل کی روزی کا اہتمام مت کر یہ گناہ ہے۔

## (۲۳) امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ

حضرت محمد ﷺ اول سے آخر تک کے نبی اور آپ کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ آپ عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن ہاشم تھا۔ آپ کا نسب نامہ تیسری پشت پر آنحضور ﷺ کے نسب سے مل جاتا ہے۔ ولادت: آپ ابھی بطن مادر تھے کہ آپ کے والد ماجد دنیا سے فانی ہوئے۔ آپ بروز پیر بارہ ربیع الاول ۵۷۱ء کو دنیا میں ظہور پذیر ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے آپ کا ۶۱۱۳ برس کا فاصلہ ہے۔

### ایام بچپن اور یتیمی

آپ کو آپ کی والدہ سمیت آٹھ عورتوں نے دودھ پلایا۔ والدہ ماجدہ کے سات روز توبہ کے آٹھ روز، بیچ کی عورتوں کا حال معلوم نہیں۔ جب دائی حلیمہ سعدیہ آپ کو لے کر گئیں آپ ایک ماہ کے تھے۔ جب عمر مبارک دو برس ہوئی حلیمہ سعدیہ آپ کو مکہ مکرمہ لائیں۔ آپ نے آپ کی والدہ سے کہا اس کو اور ہمارے پاس چھوڑ دیں تاکہ کچھ مضبوط ہو جائے ان دنوں مکہ میں بیماری کی وبا ہے۔ اس کا بھی ڈر ہے اگر میرے پاس رہیں گے اس سے بھی محفوظ رہیں گے۔ حضرت آمنہ نے یہ بات منظور کر لی۔ اور حضرت حلیمہ آپ کو واپس لے آئیں۔ جب چار سال عمر مبارک ہوئی تو فرشتوں نے سینہ مبارک چاک کیا اور اس میں نور اور رحمت بھر دی۔ اس واقعہ کو حلیمہ کے بیٹوں نے دیکھ کر اپنی والدہ کو بتایا جس سے وہ ڈر گئیں اور آپ ﷺ کو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا یعنی آپ چار سال سے کچھ کم عرصہ حلیمہ کے پاس رہے۔

### والدہ کا انتقال

جب آپ کی عمر مبارک چھ برس کی ہوئی تو ایک روز حضرت آمنہ آپ کو لے کر اپنے میکہ قبیلہ بنی نجار میں چلی گئی۔ ایک ماہ وہاں قیام کیا واپسی پر آمنہ نے ابوالمقام میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئیں۔ تو گویا آپ دو برس اپنی والدہ ماجدہ کی پرورش میں رہے۔



## آپ صلی اللہ علیہ وسلم دادا کی کفالت میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کی پرورش فرمائی۔ جب آپ کی عمر مبارک آٹھ برس دو مہینے دس دن کی ہوئی تو آپ کے دادا نے وفات پائی۔

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی کفالت میں

دادا کی وفات کے بعد آپ کی پرورش آپ کے چچا ابوطالب کے ذمہ ہوئی۔ آپ کے چچا تجارت کیا کرتے تھے چنانچہ آپ اپنے چچا کے ہمراہ ملک شام تجارت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ جب شہر بصرہ پہنچے تو ایک راہب بحیرہ نامی نے آپ میں چند علامات دیکھ کر آپ کو پہچان لیا۔ اور آپ کا دست مبارک پکڑ کر لوگوں کو کہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہان کے لیے رحمت کا سبب بنانے والا ہے۔ یقین جانو! یہ لوگو! جب تم سب یہاں آئے تو تمام درختوں اور پتھروں نے ان کو سجدہ کیا۔ درخت اور پتھر انبیاء کرام کے سوا اور کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ پھر اس نے حضرت ابوطالب سے کہا کہ ”تم اسے ملک شام کی طرف مت لے جاؤ کیونکہ وہاں یہودی ان کے دشمن ہیں۔ اندیشہ ہے کہ ان کو شہید نہ کر دیں۔ یہ سن کر حضرت ابوطالب نے آپ کو وہاں سے واپس مکہ مکرمہ کو روانہ کر دیا۔ دوسری دفعہ حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ نام کے ہمراہ ملک شام تجارت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ جب ملک شام میں پہنچے تو ایک راہب کے عبادت خانہ کے پاس ایک درخت کے نیچے اترے۔ تب اس راہب نے کہا اس درخت کے نیچے پیغمبر کے سوا کوئی نہیں اترتا ہے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال دو مہینے دس روز تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک مالدار بیوہ عورت تھی۔ اس تجارت کے چکر میں حضرت خدیجہ کے مال میں جو فروخت کے لیے لے گئے تھے توقع سے زیادہ منافع آیا اور غلام میسرہ نے آپ کی دیانت کی بہت تعریف کی۔ جس سے حضرت خدیجہ آپ سے شادی کرنے پر راضی ہو گئی اور آپ کی ان سے شادی ہو گئی۔ اس طرح آپ کی مالی پوزیشن سدھرنے میں مدد ملی۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک بہترین غمخوار مددگار اور خدمت کرنے والی عورت تھی۔ جو آپ کی ہر کام میں حوصلہ افزائی کرتیں۔ اس وقت آپ اپنے چچا حضرت ابوطالب کی کفالت میں تھے۔

## غار حرا

مکہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر یہ ایک پہاڑ کے اوپر غار ہے۔ حضور ﷺ وہاں تنہائی میں اللہ کی عبادت کرنے جاتے تھے۔ آپ اپنے ساتھ ستو، کھجوریں اور پانی پینے کے لیے لے جاتے اور کئی کئی دن وہاں اللہ کی عبادت میں گزار دیتے۔ جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو جاتا واپس آ جاتے اور سامان لے کر دوبارہ چلے جاتے۔

## نبوت ملنا

جب آپ کی عمر چالیس سال ہوئی آپ غار حرا میں عبادتِ خداوندی میں مصروف تھے کہ اللہ کا فرشتہ جبرائیل خدا کا پیغام لے کر آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کو نبوت کی خوشخبری سنائی اور ساتھ ہی کہا کہ پڑھ اِقْرَأِ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي كَلَّمَكَ لَمْ يَكُنِ لَكَ سِنٌ وَاَنْتَ لَمْ تَكُنْ اَبًا وَاَنْتَ لَمْ تَكُنْ اَرْمًا وَاَنْتَ لَمْ تَكُنْ اَعْمًا وَاَنْتَ لَمْ تَكُنْ اَعْمًا وَاَنْتَ لَمْ تَكُنْ اَعْمًا۔ اس نے آپ کو پکڑ کر زور سے سینے سے لگایا اور دوبارہ پھر کہا کہ پڑھ آپ نے پہلا جواب دیا دوبارہ پھر سینے سے لگایا یہ عمل چار دفعہ ہوا۔ آپ کو سورتِ علق کی پہلی پانچ آیات پڑھ کر سنائی اور غائب ہو گیا۔ آپ ﷺ پر خوف سے کپکی طاری ہو گئی۔ اسی گھبراہٹ میں گھر تشریف لے آئے۔ آپ نے یہ واقعہ گھر آ کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سنایا۔ اس نے آپ نے جسمِ اقدس پر چادر ڈالی اور کہنے لگیں۔ آپ گھبرا میں نہیں خدا آپ کو پریشان نہیں کرے گا کیونکہ آج تک آپ صادق اور امین ہیں۔ آپ نے کسی کا دل نہیں دکھایا۔ آپ کی طبیعت ٹھیک ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو بت پرستی چھوڑ کر عیسائی ہو چکے تھے۔ تورات اور انجیل کے عالم تھے۔ احوال اور واقعہ سن کر اس نے کہا یہ وہ ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا اور اس نے بتایا آپ خدا کے نبی ہوں گے مکہ کے لوگ آپ کو تنگ کریں گے کیونکہ پہلے نبیوں کے ساتھ یہ ہوتا آیا ہے۔ کاش میری اتنی عمر ہوتی میں یہ مشاہدہ کر سکتا۔ آپ پریشان نہ ہوں اللہ آپ کا مددگار ہوگا۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس سال چھ ماہ اور چند دن تھی۔

## مکہ والوں کی دشمنی

جب آپ ﷺ کو نبوت مل گئی آپ نے اللہ کے دین کی اشاعت شروع کر دی۔ اللہ

کا پیغام لوگوں تک پہنچانا شروع کیا تو مکہ کے لوگ جو بت پرست تھے آپ کی مخالفت شروع کر دی آپ کو اور جو ایمان لاتا اس کو تکالیف دینی شروع کر دیں۔

### ہجرت حبشہ

پہلے آپ ﷺ نے کفار کی بدسلوکی سے مسلمانوں کو بچانے کے لیے حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ کفار نے حبشہ کے فرمانروا سے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا مگر وہ اسلام سے دلچسپی رکھتا تھا اس نے مسلمانوں کو کفار کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔

### شعب ابی طالب میں محصور

مسلمانوں کی تعداد بھی بڑھ رہی تھی اور کفار کی اذیتیں بھی بڑھ رہی تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کفار سے معاہدہ کر لیا اور شعب ابی طالب میں پناہ لے لی۔ مگر وہاں کھانے پینے کی اشیاء کفار نے بند کر دی۔ بھوک اور پیاس سے مسلمانوں کا برا حال تھا تقریباً تین سال کا عرصہ وہاں گزارا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً انچاس برس ہو چکی تھی۔

### حضرت ابو طالب کی وفات اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات

شعب ابی طالب سے واپسی پر آپ کو دو بڑے صدے برداشت کرنے پڑے۔ آٹھ ماہ اور اکیس دن گزرے۔ آپ کے چچا جن کا سایہ آپ پر تھا وہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ابھی ان کا غم جاری تھا کہ آپ کی عم غنوار بیوی صرف تین روز کے بعد اس دنیا سے رحلت فرما گئیں یہ دونوں صدے آپ کے لیے ناقابل برداشت تھے۔

### شب معراج

جب آپ کی عمر کاون برس اور نو ماہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو جبرائیل فرشتے کے ذریعہ خانہ کعبہ (آب زم زم اور مقام ابراہیم کے درمیان سے) اٹھایا اور بیت المقدس پہنچایا۔ جسے تمام پیغمبروں کا گھر کہا جاتا ہے۔ وہاں سے آپ کے لیے براق کا بندوبست تھا۔ آپ آسمانوں کی طرف گئے اور خدا تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ کو جنت اور دوزخ کی سیر کرائی گئی اور آپ کو امت کے لیے پانچ نمازوں کا تحفہ ملا اور اسی طرح واپس آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر نماز کے فرض ملے تھے۔

## ہجرت مدینہ

کفار کی مسلمانوں کو تکلیفیں بڑھتی گئیں انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ہر قسم کا لالچ دینے کی کوشش کی مثلاً آپ کی پسند کی شادی، دولت کا لالچ، مکہ کی حکمرانی کا لالچ۔ آپ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہنا بند کر دیں۔ مگر جب ان کی تمام کوششیں بار آور ثابت نہ ہوئی۔ تو خدا نہ کرے۔ آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا اور آپ کے مکان کا گراؤ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ منصوبہ بندی کی اطلاع کر دی تھی۔ لوگوں کی امانتیں آپ کے پاس تھیں۔ آپ نے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹایا اور رات کے اندھیرے میں ان لوگوں کے درمیان سے اللہ کا کلام تلاوت کرتے نکل کھڑے ہوئے کسی نے آپ کو نہ دیکھا۔

## غار ثور

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور مکہ سے دور غار ثور میں جا پناہ لی۔ صبح ہوئی کفار نے مکان کے اندر حضرت علی کو پا کر بڑی حیرانگی کا اظہار کیا۔ آپ کچھ دن غار میں رہے۔ آپ کے دوست ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے کفار نے ڈھونڈنے کی پوری کوشش کی۔ غار کے منہ پر بھی گئے۔ مگر مٹھی نے منہ پر جالا بکھرنا قابل قیاس کر دیا تھا۔ آپ غار سے نکل کر مدینہ کو ہجرت کر گئے اس وقت آپ ﷺ کی عمر تریپن سال تھی۔ آپ ﷺ مدینہ میں دس سال رہے۔

## سراقہ کے گھوڑے کا زمین میں دھنس جانا

آپ اپنے محسن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غار ثور سے نکل کر مدینہ کی طرف چل دیئے۔ کفار آپ کی تلاش میں تھے۔ ان میں سے سراقہ نے آپ کو دیکھ لیا اور اپنا گھوڑا پیچھے لگا دیا جب قریب پہنچا تو اس گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اس طرح وہ آپ تک نہ پہنچ سکا۔

## مسجد قبا

مدینہ سے 3 کلومیٹر جنوب فاصلے پر مکہ کے راستے میں نبی کریم رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلے قبا کے مقام پر ٹھہرنا ہوا۔ آپ نے سب سے پہلے وہاں ایک مسجد تعمیر کروائی جیسے مسجد قبا کہا جاتا ہے۔



## مدینہ میں آمد اور مسجد نبوی کی تعمیر

جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو آپ کی اونٹنی ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ٹھہری وہاں ہی آپ رہائش پذیر ہوئے۔ آپ نے مہاجرین کو انصار کے ساتھ ایسے ایڈجسٹ کیا اس کی مثال نہ ممکن ہے۔ بعد میں مسجد نبوی کی زمین دو یتیم بچوں کی ملکیت خرید کر بنائی تاکہ مسلمان اپنی نماز ادا کر سکیں۔

## جنگ بدر

سورت آل عمران ۳ آیت ۱۲۳ ترجمہ: اور بلاشبہ مدد کر چکا تھا تمہاری اللہ غزوہ بدر میں حالانکہ تم اس وقت بہت کمزور تھے سو ڈرو اللہ سے تاکہ تم شکر ادا کر سکو (اس کے اس احسان کا) یہ جنگ بدر کے مقام پر مدینہ کے مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان لڑی گئی جس میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ اور کفار ایک ہزار کے قریب تھے۔ اس میں مشرکین کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر کے قریب قید ہوئے۔ جبکہ مسلمانوں کے صرف چودہ آدمی شہید ہوئے۔ اصل میں اس جنگ میں کفار مکہ کو شکست ہوئی۔ اب اس کا بدلہ لینے کے لیے انہوں نے خوب تیاریاں شروع کر دیں۔ مدینہ کے منافقین کو بھی ساتھ ملانا شروع کر دیا۔

## جنگ احد

مشرکین مکہ جنگ بدر کا بدلہ چکانے کے لیے تین ہزار جنگجو، تین ہزار اونٹ، دو سو گھوڑے اور پندرہاں عورتیں جنگی سامان کے ساتھ احد پہاڑ کے قریب پہنچ گئے۔ ادھر مسلمان ایک ہزار افراد اور ان میں سے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی اپنے تین سو آدمیوں کو لے کر واپس مدینہ لوٹ گیا اب صرف سات سو مسلمان تین ہزار مشرکوں کے مقابلہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہاڑی پر انچاس تیر انداز کھڑے کیے کیونکہ پہاڑی کے پیچھے سے حملہ کا ڈر تھا۔ جنگ کا آغاز ہوا شروع میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی مگر تیر اندازوں نے مالِ غنیمت اٹھا کرنے کے لالچ میں اپنی جگہیں چھوڑ دیں۔ دشمن نے ان کی غیر حاضری کا فائدہ اٹھایا اور پیچھے سے خالد بن ولید نے حملہ کر دیا اس طرح فتح شکست میں بدل گئی کچھ مسلمانوں نے بذدلی دکھائی نوبت یہ تھی کہ اکیلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو صحابہ کے ساتھ مقابلہ کر رہے تھے ان میں سے بھی سات صحابہ ایک ایک کر کے شہید ہو گئے صرف حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن وقاص دونوں مشرکین کا مقابلہ کر

رہے تھے۔ بخاری شریف کے حوالے سے سعد بن ابی وقاص سے۔ روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی حفاظت میں دشمن سے زور و شور سے جنگ کرتے دو سفید کپڑوں میں جوان دیکھے جو پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ اب دوبارہ تیس کے قریب مسلمان نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کفار سے لڑنے میں مصروف تھے وہ دونوں فرشتے تھے (حضرت جبرائیل اور میکائیل)۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی شکل نبی کریم ﷺ سے ملتی تھی ان کی شہادت سے مشہور یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ خدا نہ کرے شہید ہو گئے ہیں۔ اس سے بھی مسلمانوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ یہ اللہ کی بڑی ایک کرم نوازی ہوئی کہ مشرکین مکہ اور منافقین مدنیہ مل کر مدینہ پر حملہ آور نہیں ہوئے۔ مشرکین مکہ نے شہید مسلمانوں کی لاشوں پر بھی حملہ کیا جسم کے حصے ناک، کان وغیرہ کاٹ لئے۔ ہند بنت عتبہ نے حضرت حمزہ کا کلیجہ نکال کر چبایا۔ دشمن نے آپ ﷺ پر ایک پتھر پھینکا۔ آپ گر پڑے ایک نچلا دانت ٹوٹ گیا، نچلہ ہونٹ زخمی ہوا۔ ماتھا زخمی ہوا۔ آپ کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا۔

### غزوہ احزاب (خندق)

مدینہ منورہ سے تین کلومیٹر پر آپ ﷺ کی بنائی ہوئی مجلس شوریٰ کے فیصلے پر جس میں سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ ایک خندق کھودنے کا منصوبہ بنایا۔ مدینہ پر دشمن سامنے اور پشت سے پہاڑ کی وجہ سے حملہ آور نہ ہو سکتا تھا۔ باقی اطراف پانچ گز گہری خندق کھودی اور نبی کریم ﷺ نے بہادری سے کھودنے میں حصہ لیا۔ خندق کھودنے کے دوران حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو بھوک کی وجہ سے پیٹ پر باندھا پتھر دکھایا تو آپ نے پیٹ سے کپڑا اٹھایا دو پتھر بہرے ہوئے تھے۔ کفار کے بڑے لشکر کو دیکھ کر مدینہ کے منافقین جنگ میں شامل نہ ہوئے۔

### اللہ تعالیٰ کی مدد

دونوں فوجیں ایک ماہ تک آمنے سامنے پڑاؤ ڈالے رہیں۔ اس دوران ایک تو مشرکین اور یہودیوں کے درمیان نا اتفاقی ہو گئی اور دوسری وجہ اللہ تعالیٰ نے سخت سرد ہوا کا طوفان بھیجا جس سے دشمنوں کے خیمے اڑ گئے وہ سردی کی تاب نہ لاسکے اور وہاں سے واپس دوڑ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے اب مدینہ کے یہودی جن کے ساتھ سمجھوتہ کیا ہوا تھا اس جنگ میں منافقت

سامنے آگئی۔ یہ یہودی قبائل مدینہ سے اڑھائی میل جنوب کی طرف آباد تھے۔ یہ امیر تھے بڑے بڑے باغات تھے۔ عالیشان مکان تھے اور اپنی حفاظت کے لیے قلعے بنائے ہوئے تھے۔

### قبیلہ بنو نضیر

قبیلہ بنو نضیر نے مشرکین مکہ کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ترغیب دی اور مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑنے کا طے پایا۔ حضرت جبرائیل نے آنحضور ﷺ کو اس سازش سے مطلع کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو اس علاقہ سے نکلنے کی دس دن کی مہلت دی۔ مگر وہ مقابلہ کے لیے قلعوں میں بیٹھ گئے۔ مسلمانوں نے قلعوں کا محاصرہ کر لیا انہوں نے خوب مسلمانوں پر تیر برسائے مسلمانوں نے ان کے باغات کو کاٹنا شروع کر دیا اور جلانا شروع کر دیا جس سے وہ شہر بدر ہونے کو تیار ہو گئے۔ بنو نضیر نے آنحضور ﷺ کو ایک بڑے پتھر سے ہلاک کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔

### قبیلہ بنو قریظہ

بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ غزوہ احزاب (خندق) کے بعد بھی گھر پہنچے ہی تھے اور غسل سے فارغ ہوئے تھے کہ اچانک حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ ﷺ نے جنگی لباس اتار دیا۔ مگر ہم پہنے ہوئے ہیں آپ ہمارے ساتھ آئیں بنو قریظہ کو سزا دیں۔ آنحضور ﷺ نے اعلان فرمایا کہ سب مسلمان عصر کی نماز سے قبل بنو قریظہ کے قلعے کا محاصرہ کریں جو پچیس دن جاری رہا اور آخر فیصلہ ہوا کہ تمام مردوں کو قتل کر دیا جائے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے اس طرح یہ قبیلہ تباہ ہوا۔

### مسجد قبلتین

یعنی دو قبلے ایک خانہ کعبہ کی طرف اور ایک مسجد اقصیٰ کی طرف۔ ابتدا میں سب انبیاء کے لیے قبلہ (نماز پڑھنے کی سمت) مکہ مکرمہ میں بیت اللہ تھا جو اللہ کے حکم سے آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کا بھی یہی قبلہ تھا۔ بعد ازاں بنی اسرائیل کے کچھ انبیاء کے لیے یروشلم میں مسجد اقصیٰ قبلہ مقرر ہوا۔ یہ انبیاء اس طرح نماز ادا کرتے کہ منہ مسجد اقصیٰ اور بیت اللہ کی طرف ہوتا۔ بخاری شریف میں درج ہے کہ آنحضور ﷺ نے بھی مدینہ منورہ ہجرت کے بعد سولہ یا سترہ ماہ مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی کیونکہ سب انبیاء کی طرح آپ بھی

خدا کے حکم کے تابع تھے۔ آپ کی اللہ سے دعا تھی کہ وہی قبلہ ہو جو آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے لیے تھا اور آپ کو یہ بھی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ قبلہ کی تبدیلی کا حکم فرمادیں گے۔ سورت البقرہ آیت ۱۴۴ نازل ہوگئی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں۔ سو ہم تم کو اسی قبلے کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے۔ تو اپنا منہ مسجد حرام (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لو اور تم لوگ جہاں ہو کرو (نماز کے وقت) اسی مسجد کی طرف منہ کر لیا کرو۔ بخاری شریف اور مسلم شریف کی ایک حدیث کے مطابق ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبلتین میں ظہر (بعض روایات عصر) کی نماز ادا کر رہے تھے نماز کے دوران حکم نازل ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقتدی صحابہ کرام نے نماز کے دوران ہی اپنی سمت تبدیل کر لی۔

### صلح حدیبیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت خانہ کعبہ اور ادائیگی عمرہ کے سن چھ ہجری ماہ ذی القعدہ اپنے ۱۴۰۰ سے ۱۵۰۰ صحابہ کے ہمراہ اور ۷۰ اونٹ قربانی کے لیکر مکہ کی طرف روانگی کی اطلاع ملنے پر مکہ والوں نے راستے میں روکنے کا فیصلہ کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حدیبیہ کے میدان میں پہنچے آپ کی ناقہ قصواء بیٹھ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سمجھ گئے اللہ کی رضا ہے حدیبیہ میں پانی کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ ایک کنواں تھا وہ بھی خشک ہو چکا تھا آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر ناجیہ رضی اللہ عنہا کو دیا اور پانی کے ڈول میں وضو کر کے کلی فرمائی اور کہا اس پانی کو کنوئیں میں انڈیل کر تیر سے کنوئیں کی زمین کھودو ایسا کیا کنواں پانی سے بھر گیا۔ وہاں پڑاؤ ڈال دیا۔ مکہ کے قبیلہ بنو خزاعہ کے وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کی وجہ پوچھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیارت خانہ کعبہ اور عمرہ کی غرض سے آئے ہیں اور حضرت عثمان کو مکہ والوں کے پاس بھیجا اور ابوسفیان کو پیغام دیا۔ مکہ والوں نے حضرت عثمان کی واپسی میں دیر کر دی جس کی وجہ سے مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ ناعوذ باللہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۵۰۰ صحابہ سے اپنے ہاتھ پر بیعت لی کہ ہم بدلہ ضرور لیں گے۔ جب کفار مکہ کو پتہ چلا کہ مسلمان لڑنے کو تیار ہیں مکہ والوں نے حضرت عثمان کو زیارت کعبہ کی خوشی سے اجازت کی پیش کش کی مگر انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے بعد میں کر سکتا ہوں۔ اب کفار مکہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی سلامتی کا پیغام بھجوایا۔ اب انہوں نے سہیل بن عمرو جو قریش نے ثالثی بنا کر بھجوایا تھا کے ساتھ ذیل شرائط طے ہوئیں جس کی تحریر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے کی۔



(۱) دونوں فریق اہل عرب میں جس کے ساتھ چاہیں معاہدہ کر سکتے ہیں۔

(۲) دس سال بعض روایات میں دو سال تک کوئی جنگ نہ کریں گے۔

(۳) ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا نہیں کریں گے۔

یہ شرائط سہیل بن عمرو کے کہنے پر لکھی گئیں۔

(۱) اگر کوئی شخص قریش کی طرف سے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر مسلمانوں کے پاس آئے واپس کر دیا جائے گا۔

(۲) اگر کوئی مسلمان آنحضرت ﷺ کی اجازت کے بغیر قریش کے پاس جائے اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

اس معاہدے کے بعد نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو قربانیوں کا حکم دیا۔ ۷۰ اونٹ قربان کیے گئے اور سرمنڈوائے۔ اللہ کی قدرت اسی وقت اتنی تیز ہو آئی کہ وہ بالوں کو اڑا کر حرم کعبہ مروہ تک لے گئی۔ حدیبیہ کل قیام انیس دن رہا اور صلح کے بعد تین دن تک ٹھہرے۔ اسی دوران قلب اطہر پر سورت الفتح نازل ہوئی اور مسلمان فاتح کی حیثیت سے واپس ہوئے۔ کیونکہ قریش نے مسلمان قوم تسلیم کر لی تھی۔

## فتح مکہ

مسلمانوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور آنحضرت ﷺ نے اپنا سفیر حضرت ضمیر بن عبدالمطلب مکہ روانہ کیا اور تین شرائط دیں: (۱) بنو بکر فوری طور پر بنو خزاع کے مقتولین کا خون بہا ادا کریں۔ (۲) یا قریش بنو بکر کی حمایت سے علیحدہ ہو جائیں۔ (۳) یا پھر معاہدہ حدیبیہ کی تین شرطیں کا اعلان کریں۔ قریش مکہ نے سوچ بچار کے بعد تیسری شرط قبول کر لی۔ مگر بعد میں وہ اس پر پچھتائے کوئی چارہ باقی نہ رہا تو خود ابوسفیان مدینہ گیا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس جانے کی بجائے وہ اپنی لڑکی طاہرہ بنت عبدالمطلب ام حبیبہ جو نبی کریم ﷺ کی بیوی تھی کے گھر گیا۔ اس نے اپنے پاپ کو نبی کریم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے سے روک دیا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا پاک بستر ہے۔ وہاں سے نبی کریم ﷺ کے پاس گیا کوئی بات نہ بنی۔ اس کے بعد ابو بکرؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے پاس گیا۔ سب کی طرف سے مایوس ہو کر واپس مکہ چلا گیا۔ مدینہ میں جہاد کی تیاریاں مکمل ہونے پر نبی کریم ﷺ نے آٹھ ہجری رمضان کی دس تاریخ بروز

چہار شنبہ بعد نماز عصر مدینہ سے سات ہزار صحابہ کو لے کر مکہ کی طرف روانگی کی۔ مکہ سے ایک منزل کی دوری پر ڈیرے ڈال دیئے یہ مقام مرا الظہر ہے۔ ادھر تک پہنچتے پہنچتے صحابہ کی تعداد بارہ ہزار اور دو ہزار گھوڑ سوار ہو گئی۔ آپ کے حکم سے لشکر تمام وادی میں پھیل گیا اور مجاہدین مکہ پر دہشت ڈالنے کے لیے رات کو الاؤ جلا دیا۔ مکہ والے اتنا بڑا لشکر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ حقیقت حال جاننے کے لیے ابوسفیان، حکیم بن حزام، بدیل بن ورقاء باہر نکلے۔ حیران و پریشان ہو گئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملے مگر بے سود۔ حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء دونوں واپس مکہ چلے گئے۔ ابوسفیان نے مسلمانوں کا جوش و جذبہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کر دیا کہ (۱) آج کے دن جو مسجد حرام میں داخل ہو وہ امان میں رہے گا۔ (۲) جو ہتھیار پھینک کر اپنے گھر کا دروازہ بند کرے گا امان میں ہوگا۔ (۳) جو ابوسفیان کے گھر داخل ہوگا امان میں ہوگا۔ (۴) بھاگ جانے والے کا تعاقب نہیں ہوگا۔ ابوسفیان آگے سواری پر اعلان کر رہے تھے۔ جس طرح چاہو مجھے ذلیل و رسوا کر لو مگر اپنے گھروں کے دروازے بند کر لو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ناقہ قصواء پر سوار نعرہ تکبیر کی گونج میں مکہ داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا۔ صحابہ حفاظت پر معمور تھے۔ دیواروں سے تصویریں دھلوائیں کعبہ کے اندر اور باہر تین سو ساٹھ بت تڑوائے۔ کعبہ کی چابی عثمان بن طلحہ کے سپرد کی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد غزوہ حنین، غزوہ خیبر، جنگ موتہ، غزوہ تبوک لڑے گئے۔

### حجۃ الوداع

دس ہجری میں جب سارا عرب اسلام کے نور سے روشن ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ النصر نازل فرمائی۔ ترجمہ: جب اللہ کی مدد آچکی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ لوگ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں تو اللہ کی حمد کی تسبیح پڑھیے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا کام مکمل ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خالق حقیقی سے ملنے کا وقت آ پہنچا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ہجری کو حج ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ آپ ۲۶ ذی قعد کو حج کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ میں نماز عصر قصر ادا کی۔ آپ کے ہمراہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ تھے۔ آپ نے طواف کعبہ اور صفا مروہ کی سعی کی۔ ۸ ذوالحجہ کو منی تشریف لے گئے۔ نوین ذی الحجہ کی صبح میدان عرفات تشریف لائے اور خطبہ حج ارشاد فرمایا۔ جسے خطبہ حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ یہ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہے اسے عالمگیر اہمیت

حاصل ہے۔

### خطبہ حجۃ الوداع

آپ ﷺ نے فرمایا:

- (۱) اے مومن تمہارا خون تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ حتیٰ کہ تم اپنے رب سے مرنے کے بعد ملو۔
- (۲) جاہلیت کے دور کا سود ختم کر دیا سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں۔
- (۳) جاہلیت کے تمام دستور اور مراسم میرے قدموں کے نیچے ہیں۔
- (۴) جس کے پاس کسی کی چیز امانت ہو مالک کو ادا کر دے۔
- (۵) نہ ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔
- (۶) جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیئے گئے۔ سب سے پہلے اپنے خاندان سے عامر بن ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔
- (۷) مہینہ کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا کفر کے اعمال میں اضافہ ہے۔ اللہ کے نزدیک مہینوں کا شمار بارہ ہے۔ جن میں چار مہینے حرام ہیں۔ ان میں ذی قعد، ذی الحجہ، محرم اور رجب۔
- (۸) غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرو جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔
- (۹) اے لوگو! عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ تمہارا عورتوں پر حق ہے اور عورتوں کا تم پر ان سے نرم سلوک کرو اور مہربانی شفقت سے پیش آؤ۔
- (۱۰) سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کا مال اس کی مرضی کے بغیر ماسوائے اس کے خوشی سے لے۔
- (۱۱) یقیناً تمہارا رب ایک ہے اور تم سب آدم کی اولاد ہو کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں اور نہ گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر فضیلت نیکی اور تقویٰ پر ہے۔
- (۱۲) میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کا گلہ نہ کاٹنا میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تمہارے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ کتاب اللہ اور رسول کی سنت ہے۔
- (۱۳) اللہ نے میراث میں ہر وارث کا حصہ مقرر کر دیا ہے اور بذریعہ وصیت کسی کو اس کے حصے سے زیادہ دینا جائز نہیں۔

(۱۴) یاد رکھو تم میں سے ہر ایک اللہ کے دربار حاضر ہوگا اور تمہارے اعمال کے بارے پوچھ گچھ ہوگی۔

(۱۵) عمل میں اخلاص، مسلمانوں کی خیر خواہی اور جماعت میں اتحاد یہ ایسی چیزیں ہیں جو سینے کو پاک رکھتی ہیں۔

(۱۶) بیٹا اس کا ہے جس کے بستر سے پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہے۔

(۱۷) اے لوگو! میری باتیں ان لوگوں تک پہنچا دو جو یہاں موجود نہیں۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ ان لوگوں سے زیادہ بہتر یاد رکھنے والے اور حفاظت کرنے والے ہوں جو یہاں اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا! ترجمہ: آگاہ رہو کیا میں نے دین کے احکام پہنچا دیے۔ سب نے جواب دیا۔ ترجمہ: وہ بولے ہاں حضور ﷺ! آپ نے پیغام پہنچا دیا، امانت ادا کر دی اور امت کو نصیحت فرمادی۔ یہ سن کر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہاتھ اٹھا کر تین دفعہ فرمایا کہ اے اللہ تو گواہ رہنا۔

## دین کی تکمیل

ترجمہ: آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنا احسان کیا اور تمہارے لئے مذہب اسلام کو پسند کیا۔

## ارکان حج کی ادائیگی

اس خطبہ سے فارغ ہو کر آپ نے تمام صحابہ کرام کے ہمراہ بقیہ ارکان حج کی ادائیگی کی اس دوران لوگ آپ سے حج کے مسائل دریافت کرتے رہے اور آپ جواب دیتے رہے یہ حج نبی کریم ﷺ کا پہلا اور آخری حج تھا۔ اس لئے اس حج کو حج الوداع کہتے ہیں۔

## حضور ﷺ کا وصال

حضور ﷺ کا وصال مبارک حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر کے گھر میں ہوا۔ آپ ﷺ وہیں مدفون ہوئے۔ آپ ﷺ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں بارہ ربیع الاول گیارہ ہجری میں چاشت کے وقت خالق حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ آپ کی وفات پر سوائے



حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کسی صحابی کے ہوش بجا نہ رہے تھے۔ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا انکار کر رہے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ جنت المولہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ کے رستے پر سڑک کے کنارے مدفن ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں: فاطمہ رضی اللہ عنہا، رقیہ رضی اللہ عنہا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور زینب رضی اللہ عنہا۔ آپ کا بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ اور تمام بیویاں سوائے جنت البقیع میں دفن ہیں۔

## وصال کے بعد کی سازشیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبور سے جو مسجد نبوی میں دفن ہیں سے جسد مبارک کو نکالنے کی سازش تین دفعہ ناکام ہوئی۔

**پہلی سازش:** ابن نجار نے لکھا ہے کہ ۳۸۶ھ سے ۴۱۱ھ تک ایک فاطمی حکمران مصر کا بادشاہ تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ اجسام مبارک مدینہ سے مصر منتقل کیے جائیں تاکہ مدینہ کی بجائے مسلمان مصر متوجہ ہوں۔ اس نے ایک کرنڈا ابو الفتح کو مدینہ بھیجا۔ مدینہ آمد پر اس سازش کا انکشاف ہو گیا اور اسے بھگا دیا۔

**دوسری سازش:** سمہوردی کے قول کے مطابق عیسائیوں کی یہ سازش ۵۵۷ھ میں ہوئی۔ شام کے بادشاہ سلطان نورالدین زنگی کے خواب میں دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین دفعہ یہ کہتے دیکھا مجھے ان دونوں کی شرارت سے بچاؤ سلطان کو پریشانی ہوئی۔ اپنے مشیر کے ہمراہ قیمتی تحائف مدینہ تقسیم کرنے کے بہانے آیا اور تقسیم کا اعلان کر دیا۔ لوگوں میں تحائف تقسیم کیے۔ مگر وہ دونوں نشان زدہ نظر نہ آئے۔ پوچھا کوئی باقی رہ گیا لوگوں نے دوا میر متقی لوگوں کے بارے بتایا۔ زنگی نے انہیں بلوایا وہی تھے جن کی نشان دہی خواب میں ہوئی تھی۔ سلطان نے پوچھا کون ہو کہاں رہتے ہو۔ رہائش مسجد نبوی کے قریب جنوبی دیوار کے پاس تھی۔ تلاشی لینے پر سرنگ روضہ رسول تک کھودی پکڑی گئی وہ عیسائی تھے۔ ان کی سرنگ جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک طوفان، زلزلہ اور زبردست بجلی کڑکی ساتھ اب سازش پکڑی گئی۔ سلطان نے دونوں کے سر قلم کروائے اور روضہ رسول کے گرد گہری خندق کھدوائی۔ اس میں پگھلا ہوا سیسہ ڈلوایا تاکہ دوبارہ یہ حرکت نہ ہو سکے اور حفاظت کے لیے باب جبرائیل سے داخل ہوتے۔ دائیں جانب ایک جبوتر ا بنوایا۔ جس پر ایک پہرے دار بٹھوایا گیا تاکہ روضہ رسول کی نگرانی ہو۔

تیسری سازش: طبری نے اپنی کتاب الریاض النضرہ میں تحریر کیا ہے حلب شہر (شام) کے چند لوگ مدینہ کے گورنر کے قیمتی تحائف لائے۔ ان کی خواہش ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجسام مبارک کو نکال کر باہر پھینکنے کی تھی۔ گورنر کی مذہبی سوچ ایسی تھی اس نے مسجد کے خادم کو انہیں اندر داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ عشاء کے بعد چالیس کے قریب آدمی توڑ پھوڑ سامان لے کر اندر داخل ہوئے ابھی منبر تک پہنچے تھے کہ اچانک نیچے کی زمین پھٹی یہ سب لوگ بمع اوزاروں زمین میں دفن ہو گئے۔ گورنر نے خادم سے سارا واقعہ سنا اور جا کر دیکھا تو خادم سے کہنے لگا اس بارے زبان نہ کھولنا ورنہ سزا ڈاؤں گا۔

## (۲۴) انبیاء کرام لفظ نبی کا لغوی معنی

پہلے مادے کے اعتبار سے معنی ہے بلندی۔ چونکہ نبی جس قوم کی طرف نبی بن کر آتا ہے اس قوم کے ہر فرد سے ہر لحاظ سے بلند ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو نبی کہتے ہیں۔ دوسرے مادے کے لحاظ سے نباء کا معنی خبر ہے۔ پھر ظاہر ہے کہ نبی کا معنی ہوگا خبر دینے والا۔ مگر خبر دینے والے کو نبی نہیں کہا جاسکتا جیسے خبر تو ٹیلی وژن، ریڈیو، اخبارات بھی دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ باقی ہر کوئی زمین کی خبر زمین پر دیتا ہے نبی وہ ہوتا ہے جس کا قدم فرش پہ ہوتا ہے اور خبر عرش کی دیتا ہے اور قیامت تک کی خبر دیتا ہے۔

تیسرے مادہ کے اعتبار سے نبی کا معنی ہے راستہ۔ نبی مخلوق کو خالق تک پہنچانے کا واسطہ اور راستہ ہوتا ہے۔ چوتھا مادہ کے اعتبار سے نبی مخفی آواز۔ اس کے لحاظ سے نبی کو نبی اس لئے کہیں گے کہ نبی ایسی آواز (وحی) کو سنتا ہے جو دوسروں پر مخفی ہوتی ہے۔ وصال سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا و آخرت کی ہر غیب شے کا علم دے دیا گیا لیکن بعض اشیاء کو مخفی رکھنے کا حکم دیا گیا۔

## نبی کا اصطلاحی معنی

نبی کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ نبی آدم علیہ السلام یعنی انسان ہوتا ہے مذکر ہوتا ہے اور آزاد ہوتا ہے۔ اس کی طرف وحی آتی ہے اور وہ لوگوں تک پیغام الہی پہنچاتا ہے۔ ایمانداروں کو جنت کی بشارت دیتا ہے اور کفار کو دوزخ سے ڈراتا ہے اور معجزات کے ذریعے اس کی نبوت کو تائید حاصل ہوتی ہے۔

## نبی اور رسول میں فرق

رسول صاحب کتاب و صاحب شریعت ہوتا ہے اور نبی بھی ہوتا ہے۔ جبکہ نبی رسول کا پیروکار ہوتا ہے۔ نبی کو رسول نہیں کہا جاتا اور نبی صاحب کتاب اور صاحب شریعت بھی نہیں ہوتا۔

### نبوت و رسالت سے متعلقہ عقائد

- (۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کیلئے انبیاء بھیجے۔
- (۲) نبی ہونے کیلئے اس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔
- (۳) بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں بھیجیں جن میں چار کتابیں مشہور ہیں۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن عظیم سب سے افضل رسول حضور پر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ یاد رہے پہلی کتابیں صرف نبیوں کو ہی یاد ہوتی تھیں۔ یہ قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ بچہ بچہ اس کو حفظ کیے ہوئے ہے۔
- (۴) وحی نبوت انبیاء کیلئے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کے لیے مانے کافر ہے جن کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے۔
- (۵) نبوت کسی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطیہ الہی ہے۔ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے اور اس منصب کے قابل بناتا ہے۔
- (۶) جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔
- (۷) نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ یہ عصمت نبی اور ملک (فرشتے) کا خاصہ ہے یعنی نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظ الہی کی وعدہ ہے جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے۔
- (۸) اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے۔
- (۹) ان کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفر ہوتا ہے۔ پاک ہونا ضروری ہے۔
- (۱۰) اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی۔ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے

پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب جو ان کو ہے صرف اللہ کے دیئے سے ہے۔

(۱۱) انبیائے کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا ہے جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔

(۱۲) نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے۔ کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

(۱۳) جن نبیوں کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی اس دنیا میں بھیجے جن میں سے پچیس کے قریب کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے اور باقی کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۴) حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا۔ اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اپنی روح اس میں ڈالی اور اس سے اماں حوا کی تخلیق کی۔ اپنا خلیفہ بنایا۔ تمام اسماء سکھائے۔ ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کرو۔ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا۔ ابلیس نے انکار کیا اور شیطان مردود ہوا۔ حضرت آدم سے قبل انسان کا وجود نہ تھا۔ تمام انسان ان کی اولاد ہیں۔

(۱۵) نبیوں کے مختلف درجے ہیں۔ بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب سے افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام آتے ہیں۔ ان حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں۔ بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔

(۱۶) نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا اعلانیہ دعویٰ فرما کر محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اس کے مثل کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دعویٰ کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اس کو ”معجزہ“ کہتے ہیں۔ جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے تو بہت ہیں۔

### نبی کا راستہ کونسا ہے

انبیاء کرام کا راستہ یہ ہے کہ وہ کسی دنیاوی مفاد کے بغیر اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ و



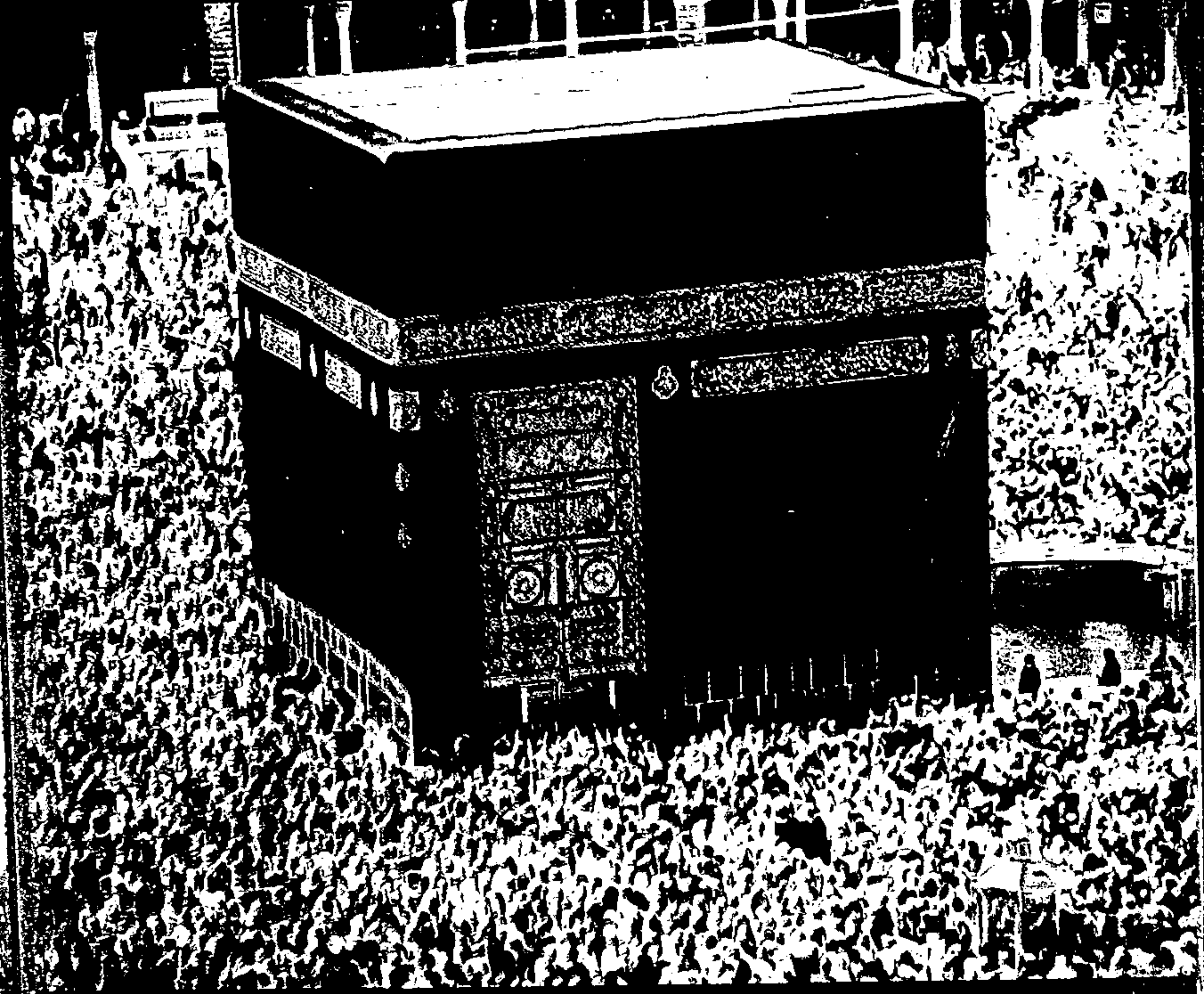
اشاعت کیلئے اپنے مال و جان کی قربانی دیتے ہیں۔ ان کے راستے میں بڑے بڑے فرعون و نمرود۔ شداد و قارون۔ ابوجہل و ابولہب آتے رہے مگر ان کی استقامت کے سامنے ان کی دال نہ گلی۔ اللہ کے دین کے راستے میں آنے والی ہر مصیبت کا بڑی جرأت سے مقابلہ کیا۔ کسی کو آگ میں ڈالا گیا۔ کسی کو آرے سے چیرا گیا۔ کوئی شدید بیماری میں مبتلا ہوا۔ کسی کو کنویں میں گرایا اور کسی کو آسمان پر زندہ اٹھایا گیا۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو طائف کے بھرے بازار میں دین حق کی خاطر لہولہبان کیا گیا۔ مکہ جیسے بابرکت شہر سے نکالا گیا۔ مگر اللہ کے دین کے جھنڈے بلند رکھے۔ بڑی استقامت کے ساتھ نعرہ تو حید و رسالت بلند کرتے رہے۔ مچھلی کے پیٹ میں رہ کر بھی اللہ کی تسبیح بیان کی۔ حسن و جمال کا پیکر گم کر کے بھی یعقوب علیہ السلام صبر و جمیل پر کار بند رہے۔ صاحب اقتدار عورت کی دعوت کے باوجود بھی یوسف علیہ السلام نے قید میں جانا قبول کر لیا لیکن اپنی عصمت کو داغدار نہ ہونے دیا۔ بچپن کی حالت میں اپنی گردن پر چھری کا چلنا تو قبول ہے مگر خدا کے حکم سے بال برابر بھی سرتابی اسماعیل علیہ السلام کو گوارا نہیں۔ علم کے حصول کے لیے موسیٰ علیہ السلام کو خضر علیہ السلام کے پاس بھی جانا پڑا تو اپنے مرتبے اور مقام کو رکاوٹ نہ بننے دیا۔ باپ (داؤد علیہ السلام) نے اگر اپنے فیصلے کے مقابلہ میں بیٹے سلیمان علیہ السلام کے فیصلے کو حق جانا تو ان کا موقف قبول کرنے میں جھجک محسوس نہ کی۔

### نبیوں کے القاب

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ جد الانبیاء، خلیل اللہ اور ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لقب ذبیح اللہ ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب روح اللہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب خاتم الانبیاء اور حبیب اللہ ہے۔

### الہامی کتب

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتب کو الہامی کتب یا آسمانی کتب کہتے ہیں۔ سب سے پہلی کتاب جو نازل ہوئی وہ تورات تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ دوسری کتاب زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ تیسری کتاب انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل آرامی زبان میں نازل ہوئی۔ چوتھی اور آخری کتاب قرآن مجید جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی زبان میں نازل ہوئی۔



از  
الحاج محمد یونس بہتر

# اذکار الانبیاء

